حضرت مولانا **طارق جمیل صاحب** مدظلہ

کے

بیانات

برائے

خواتین

پانچ بیانات کا گلدستہ

مرتب: مولانا محمد افتخار صاحب

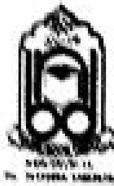
پانچ بیانات کا

مجموعہ

برائے خواتین

مولانا طارق جمیل مدظلہ

مرتب: مولانا محمد افتخار صاحب



نصیر بُک ڈپو حضرت نظام الدین نئی دہلی

نام کتاب - پانچ بیانات کا مجموعہ برائے خواتین

مرتب - مولانا طارق جمیل مدظلہ

صفحات - ۱۹۲

باھتمام - نصیر احمد

ناشر

نصیر بک ڈپو حضرت نظام الدین نئی دہلی

Scanned with CamScanner

عنوان	صفحہ نمبر

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

صحابہؓ اور صحابیاتؓ کی قربانیاں

الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نؤمن بہ و نتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا...... من یھدہ اللہ فلا مضل لہ...... و من یضللہ فلا ھادی لہ...... و نشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ...... ونشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ...... اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم...... بسم اللہ الرحمن الرحیم...... المال و البنون زینۃ الحیوۃ الدنیا...... و قال تعالی......اعلموا انما الحیوۃ الدنیا لعب و لھو...... و زینۃ و تفاخر بینکم و تکاثر فی الاموال و الاولاد...... کمثل غیث اعجب الکفار نباتہ...... ثم یھیج فتراہ مصفرا...... ثم یکون حطاما...... و فی الآخرۃ عذاب شدید...... و مغفرۃ من اللہ و رضوان...... و ما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور......

و عن ابی قلابۃ عن رجل من اھل الشام عن ابیہ قال قال رسول اللہ ﷺ...... اسلم تسلم...... قال ما الاسلام؟...... قال ان تسلم قلبک للہ...... و ان یسلم المسلمون من لسانک و یدک...... قال ای الاسلام افضل؟...... قال الایمان...... قال وما الایمان؟......قال ان تؤمن باللہ و ملئکتہ و کتبہ و رسلہ و بالبعث بعد الموت...... قال ای الایمان افضل؟...... قال الھجرۃ...... قال و ما الھجرۃ؟...... قال ان تھجر السوء...... قال فای الھجرۃ افضل؟...... قال الجھاد......قال و ما الجھاد؟...... قال ان تجاھد فی سبیل اللہ...... او تقاتل الاعداء اذا لقیتھم...... لا تغلل و لا تھجم او کما قال ﷺ......

میرے بھائیو اور بہنو!

ہم آپ...... کے سامنے ایک بہت اہم بات عرض کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں' اور بات وہ ہے جو صدیوں سے امت سے مٹ چکی ہے' زندگیوں سے نکل گئی' خواب و خیال اور تصور سے نکل گئی' جس بات کو بھولے ہوئے سال دو سال نہیں' بلکہ کئی سو سال گزر گئے ہیں' مسلمان بھول چکا ہے کہ یہ دنیا میں کیوں آیا تھا' نہ یہ بات آج مرد کے ذہن میں ہے' نہ یہ آج عورت کے ذہن میں ہے' نہ یہ بات آج کسی جوان کے ذہن میں ہے' نہ یہ آج کسی بوڑھے کے ذہن میں ہے' اور ایسا بھولے کہ یہ بھی بھول گئے کہ ہم بھولے ہوئے ہیں' جسے عربی میں...... **نسیامنسیا**...... کہتے ہیں...... **یلیتنی مت قبل هذا و کنت نسیا منسیا** ...... جیسے حضرت مریمؑ نے کہا تھا کہ مجھے ایسے بھلا دیا جاتا کہ میرا بھولنا بھی لوگ بھول جاتے۔

امت محمدیہ کی غفلت:

میری بہنو! اس زمانے میں اور اس دور میں دیندار اور بے دین مسلمان اس بات کو ایسے بھول چکا ہے کہ ہمیں سمجھ میں نہیں آتا کہ کہاں سے الفاظ لائیں اور کہاں سے مضمون لائیں' جس کے ذریعے مسلمان کو اس کی بھولی ہوئی بات یاد دلائیں' بھولا ہوا شخص یاد دلانے پر بات کو یاد کر لیتا ہے لیکن جو یہ بھول چکا ہو کہ میں بھولا ہوا ہوں' اسے یاد دلانے کے لئے بہت سی قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔

میری بہنو! وہ کیا بات ہے جس کے لئے آپ کو یہاں جمع کیا گیا ہے؟ بات یہ تھی کہ یہ امت نہ ملک بنانے آئی تھی' نہ مال کمانے آئی تھی' نہ دنیا میں بڑے بڑے نقشے بنانے آئی تھی' یہ امت حضور ﷺ کی امت تھی' اور یہ اپنے نبی کی نائب امت تھی' اور اس امت کا کام اپنے نبی کے درد اور غم کو لے کر چلنا تھا' اس امت کے اندر......

Scanned with CamScanner

☆ نہ مال کے جذبے تھے ☆ نہ ملک کے جذبے تھے

☆ نہ کپڑے لانے کے جذبے تھے ☆ نہ زیور بنانے کے جذبے تھے

☆ نہ اپنے بچوں کے لئے بڑے بڑے خزانے جمع کرنے کے جذبے تھے!

حضور ﷺ کی آمد کا مقصد:

میری بہنو! یہ امت اپنے نبی کے غم اور اپنے نبی کے درد میں ڈوبی ہوئی تھی' اس امت کے لئے حضور ﷺ کیا درد لائے؟ اور کیا غم لائے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

ما اوحی الی ان اجمع المال و اکون من التاجرین

میرے رب نے مجھے یہ نہیں کہا کہ پیسے جوڑو اور تاجر بنو!

بلکہ میرے رب نے مجھ سے کہا:

ان سبح بحمد ربک و کن من السجدین...... و اعبد ربک حتی یاتیک الیقین......

میری بندگی کرو اور میرے نام پر مٹو' یہاں تک کہ موت تیرے پاس آئے!

یہ درد اور غم آج امت سے نکلا ہوا ہے۔

اِس امت کا وظیفہ حیات:

میری بہنو! آج ہر مسلمان' ہر مرد و عورت مال کا دیوانہ بنا ہوا ہے' اور پیسے کی ایک دوڑ ہے' جس نے ساری انسانیت کو برباد کیا ہوا ہے' حضور ﷺ یہ غم لے کر آئے تھے کہ میرا کوئی امتی جہنم میں نہ جائے' اور کوئی انسان دوزخ میں نہ جائے' نبوی درد و غم اس امت کا وظیفہ حیات تھا' یہی اس امت کا کام تھا' کہ ہم نہ بیوی کے ہیں' نہ بچوں کے' ہم

تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ہیں' ہمارا کام تو اللہ کے دین کو دنیا میں مرتے دم تک زندہ کرتے رہنا ہے۔

دنیا کی جدائی:

ایک وقت تھا جب ماں اپنے بچے کو پروان ہی اس مقصد کے لئے چڑھاتی تھی' کہ بیٹا! تجھے اللہ کے کلمے کو دنیا میں بلند کرتے ہوئے مرنا ہے' اور بیوی اپنے ہاتھوں اپنے سرتاج کو روانہ کرتی تھی' کہ جا' چلا جا! کوئی بات نہیں' دنیا کی جدائی تو مقدر ہے' اگر تو اللہ کے نام پر مر گیا تو جنت میں تو ملاقات ہو ہی جائے گی' اور جنت میں اکٹھے ہو جائیں گے۔

ایک ایک امتی کی فکر:

اس دور میں امت کے اندر سے یہ غم نکل چکا ہے جو غم آپ ﷺ صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ کے ذریعے اس امت کو دے کر گئے تھے' کہ ساری دنیا کے انسانوں کو جہنم سے بچانا ہے آج اس محنت کے نہ ہونے کی وجہ سے اللہ کی محبت اور اس کے پیار کی نگاہ ہم سے ہٹی ہوئی ہے' حضور ﷺ والا غم اس کے اندر کا غم بن جائے' اور مال کے جذبے اس کے اندر سے ختم ہو جائیں' آپ ﷺ کو اتنا درد تھا کہ ایک ایک فرد کے لئے روئے ہیں اور ایک ایک امتی کی فکر فرمائی ہے۔

حضرت حمزہؓ کی شہادت:

آپ اندازہ لگائیں کہ حضرت حمزہؓ آپ ﷺ کے محبوب چچا ہیں آپس میں رضاعی بھائی بھی تھے' ایک ہی عورت کا دودھ پیا تھا' مہربان' ساتھی اور مددگار بھی تھے۔ جب احد کی لڑائی کا وقت آیا تو حضرت حمزہؓ دونوں ہاتھوں میں تلوار لے کر لڑ رہے تھے' جو سامنے آتا' کٹ جاتا تھا۔ وحشی ابن حرب ایک کافر غلام تھا' جو پتھر کی اوٹ میں چھپا بیٹھ

Scanned with CamScanner

تھا' جب حضرت حمزہؓ سامنے آئے تو اس نے پیچھے سے برچھا مارا' جو آپؓ کے پیٹ میں لگا اور آنتوں کو چیرتا ہوا نکل گیا' حضرت حمزہؓ گرے اور شہید ہو گئے۔ کافروں نے ناک' کان کاٹ دیئے' سینے کو چیر دیا' اور کلیجے کو نکال کر باہر پھینک دیا۔

حضرت حمزہؓ کا اعزاز:

جب شہداء کی تلاش ہوئی کہ دیکھو! بھئی! کون کون شہید ہوا ہے' دیکھا تو حضرت حمزہؓ نہیں ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: میرا چچا کہاں ہے؟ تلاش کرو! صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ تو شہید ہو چکے ہیں۔ آپ ﷺ دوڑ کے آئے' جب چچا کی لاش کو دیکھا تو آپ ﷺ کی ہچکیاں بندھ گئیں' اور اتنا زور سے روئے کہ میں نے حدیث شریف میں کہیں نہیں پڑھا کہ آپ اتنا زور سے روئے ہوں جتنا زور سے آپ ﷺ اپنے چچا کی لاش پر روئے۔ آپ اتنا روئے کہ دور دور تک آپ کے رونے کی آواز جا رہی تھی۔ آپ ﷺ کے رونے کو دیکھ کر صحابہ کرامؓ بھی رونے لگے' کتنا غم اور دکھ ہوا ہوگا آپ ﷺ کو اپنے چچا کے قتل پر۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے جبرائیل امین کو بھیجا کہ جاؤ! میرے نبی کو تسلی اور خوشخبری دو کہ:

گھبرائیں نہیں' ہم نے حمزہؓ کو اپنے عرش پر...... **حمزۃ اسد اللہ و اسد رسولہ**...... لکھ دیا ہے۔ کہ حمزہؓ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا شیر ہے۔

یہ سن کر آپ ﷺ کو تھوڑی سی تسلی ہوئی۔

آپ ﷺ نے ستر مرتبہ اپنے چچا پر نماز جنازہ پڑھی' ایک ایک شہید کا جنازہ لایا جاتا اور اٹھا لیا جاتا' یہاں تک ستر شہدا کا جنازہ پڑھا گیا لیکن حضرت حمزہؓ کا جنازہ سامنے ہی پڑا رہا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے قبر میں اتارا۔

جب آپ ﷺ مدینے میں داخل ہوئے تو گھر گھر سے عورتوں کے رونے کی

آواز آ رہی تھی......

☆ کسی کا باپ شہید ہوا ☆ کسی کا چچا شہید ہوا

☆ کسی کا بھائی شہید ہوا ☆ کسی کا بیٹا شہید ہوا

☆ کسی کا خاوند شہید ہوا

حضور ﷺ کو صدمہ:

انسان ہے' درد و غم تو ہوتا ہے' حضور ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے' آپ ﷺ نے فرمایا: میرے چچا پر رونے والا کوئی نہیں۔ آپ ﷺ کا خاندان تو آپ کا مخالف تھا' آپ کے خاندان میں دو ہی تو حضرات تھے جنہوں نے آپ ﷺ کا ساتھ دیا' ایک حضرت علیؓ اور دوسرے حضرت حمزہؓ۔ باقی تو سب مخالف تھے' اور وہ سارے مکہ میں تھے' آپ ﷺ اکیلے مدینہ آئے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ کے چچا پر کون روتا؟ آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے اور فرمایا:

اما حمزة فلا بواکی له......

ہائے! آج میرے چچا پر رونے والا کوئی نہیں ہے۔

حضرت سعد ابن عبادہؓ کو پتہ چلا تو انہوں نے انصار کی عورتوں سے کہا: جاؤ! حضور پاک ﷺ کے دروازے پر بیٹھو! اور ان کے چچا پر روؤ۔ (ابھی تک زور زور سے رونا حرام نہیں ہوا تھا' اس لئے عورتیں رو رہی تھیں) انصار کی عورتیں آئیں اور جب باہر بیٹھ کر انہوں نے رونا شروع کیا تو آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور پوچھا:

کیا بات ہے' کس پر رونے آئی ہو؟

عورتوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کے چچا پر رونے والا کوئی نہیں تھا' ہم آپ کے چچا پر رونے آئی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ! اللہ تمہارے گھروں کو آباد رکھے' جاؤ!

واپس چلی جاؤ' اللہ تم پر رحم کرے۔

آپ اس سے اندازہ لگائیں کہ آپ ﷺ کو اس شخص پر جس نے حضرت حمزہؓ کو شہید کیا' کتنا غصہ آیا ہوگا' لیکن آپ ﷺ کے دل میں یہ غم اور درد تھا کہ کوئی انسان بھی دوزخ میں نہ جائے' کوئی انسان آگ میں نہ جلے' چاہے وہ حضرت حمزہؓ کا قاتل ہی کیوں نہ ہو' ہر آدمی جنت میں جانے والا بنے۔

ہمارا غم:

یہی غم آپ ﷺ اپنی امت کو دے کر گئے تھے' اس تبلیغ کے کام کے ذریعے سے ہم اندر کے غم کو بدلنا چاہتے ہیں' ماں کو غم ہے کہ میرا بیٹا مال کمانے والا بنے' اور باپ کو یہ درد ہے کہ میرا بیٹا بڑا اونچا افسر بنے' میری تجارت چمکے۔

آج کا مسلمان:

میری بہنو! آج کا مسلمان مر چکا ہے' ہم ایمانی موت تو مر چکے ہیں' زندہ لاشیں ہیں جو بازاروں میں چل رہی ہیں' گھروں میں پھر رہی ہیں۔ جب ایمانی زندگی مٹ گئی تو ایک ٹھنڈی آگ ہے جو ہر گھر میں سلگ رہی ہے' اور ٹھنڈے شعلے ہیں جنھوں نے ہر گھر کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے' دل ہیں کہ جل رہے ہیں' ہڈیاں ہیں کہ خستہ ہو چکی ہیں' مال میں سکون مٹ چکا ہے' کیونکہ مسلمان اپنے درد اور غم کو بھول چکا ہے۔

اللہ پاک کا وعدہ:

یاابن آدم! تفرغ لعبادتی املاء قلبک غنی و اسد فقرک......

اے میرے بندے! تو میرے تابع ہو جا' میں تیرے دل کو سارے غموں سے

نجات دے دوں گا اور تیرے دل کو غنی کر کے میں تیرے فقر و فاقے کو دور کر دوں گا۔

وان لاتفعل...... اور اگر تو میری طرف نہ آیا اور میرے ساتھ تو نے جوڑ نہ بٹھایا تو پھر یاد رکھ لے املاء قلبک املاء یدک شغلا ...... میں تیرے اندر مصیبتیں بھروں گا اور تجھے مصروفیت میں پھنساؤں گا اور تیرے اوپر مشغولی کے عذاب کو ڈال دوں گا اور تیرے امن و سکون کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چھین لوں گا۔

مصنوعی چہرے:

میری بہنو! آج ہر روشن چہرے کے پیچھے بڑی سیاہیاں ہیں' ہر انسان نے اپنے چہرے کو مختلف رنگوں سے سجا کر اپنے اندر کی گندگیوں کو چھپایا ہوا ہے' دلوں میں سوراخ ہیں' اس لئے کہ اللہ اور اس کے رسول والا غم اندر سے نکل گیا ہے۔

☆ شداد والا غم بنا کہ عہدے ہوں ☆ فرعون والا غم بنا کہ حکومتیں ہوں

☆ قارون والا غم بنا...... کہ پیسہ اور مال ہو' زیور چاندی اور سونا ہو!

حضور ﷺ نے اپنی امت کے اندر سے یہ سارے غم نکال دیئے تھے' غم تھا تو صرف دین کا' درد تھا تو صرف دین کا۔

وحشی کو دعوت اسلام:

آپ اندازہ لگائیں' جس نے اپنے محبوب چچا کو شہید کیا' اس پر انسان کو کتنا غم اور رنج ہوگا؟ حتیٰ کہ حضور ﷺ نے جب مکہ فتح کیا تو فرمایا:

وحشی جہاں ملے' اسے قتل کر دو۔!

وحشی بھاگ کر طائف چلا گیا' کہ اب میری نجات نہیں ہے۔ میں کہاں بھاگوں؟ لیکن قربان جائیں' آپ ﷺ نے قیامت تک کی امت کو یہ بتانا تھا کہ میرے

درد اور غم کو دیکھو کہ میں کس غم کو لایا ہوں' اپنے چچا کے قاتل کو اسلام پر لانے کے لئے مدینے سے خصوصی طور پر ایک آدمی کو بھیجا' اور اسے پیغام بھیجا کہ:

اے وحشی! اگر تو کلمہ پڑھ لے گا تو تو بھی جنت میں چلا جائے گا اور تو دوزخ سے بچ جائے گا' ارے وحشی! کلمہ پڑھ لے۔

آج ایک مسلمان کو دوسرا مسلمان طعنہ دیدے تو ساری زندگی کے بائیکاٹ ہو جاتے ہیں' یہاں چچا کا قاتل ہے اور اسے اللہ کا حبیب ﷺ پیغام بھیجتا ہے کہ کلمہ پڑھ لے! تو جنت میں چلا جائے گا۔

وحشی کا جواب:

وحشی نخرے کرنے لگتا ہے اور کہتا ہے:

مجھے کلمہ پڑھنے سے کیا ملے گا؟ میں نے تو شرک کیا' میں نے شراب پی' میں نے قتل کئے' میں نے بڑے بڑے کام کئے ہیں' اور تیرا رب کہتا ہے کہ جو یہ کام کرے گا وہ دوزخ میں جائے گا۔ میرے کلمہ پڑھنے سے کیا ہو جائے گا؟

آدمی نے آ کر آپ ﷺ کو جواب دیا۔ آپ ﷺ نے دوبارہ اس کے پاس بھیجا کہ اسے کہو:

میرا رب کہتا ہے **الا من تاب**...... جو توبہ کرے...... **وآمن**...... اور ایمان لائے...... **وعمل عملا صالحا**...... اچھا عمل کرے...... **فاولئک یبدل اللہ سیاتھم حسنات**...... اللہ ان کی برائیوں کو بھی نیکیوں سے بدل دیتا ہے۔

اے وحشی! کلمہ پڑھ لے!

جواب میں وحشیؓ نے پیغام بھیجا کہ میں اتنی سخت شرطیں پوری نہیں کر سکتا کہ ایمان بھی ہو' توبہ بھی ہو' عمل بھی ہو' کوئی اور راستہ بتایئے!

آپ ﷺ پر قربان جائیں' اللہ آپ کو جزائے خیر دے' آپ ﷺ دوبارہ آدمی بھیجا' اور فرمایا:

وحشی! میرا رب کہتا ہے...... **ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء**...... کہ شرک کو تو نہیں بخشوں گا' باقی جسے چاہوں گا معاف کر دوں گا...... اب تو ایمان لے آ!

جواب میں وحشی نے کہا:

پتہ نہیں' تیرا رب مجھے بخشے یا نہ بخشے' اس نے یوں کہا ہے کہ جسے چاہوں معاف کروں۔ پتہ نہیں مجھے معاف کرے یا نہ کرے۔؟

آپ ﷺ نے پھر آدمی بھیجا' اور کہا:

اے وحشی! میرا رب کہتا ہے......اے میرے بندو! جنہوں نے ظلم کیا...... **لا تقنطوا من رحمۃ اللہ** ......میری رحمت سے ناامید مت ہونا' میں تمہارے سارے گناہ معاف کر دوں گا...... **ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا**...... توبہ کر! اے میرے بندے! اگر تیرے گناہوں سے زمین آسمان بھی بھر جائیں لیکن تو توبہ کرلے تو میں تیرے سارے گناہوں کو معاف کر دوں گا۔

وحشی کا قبولِ اسلام:

وحشی طائف سے نکلا' چہرے کو چھپائے ہوئے' چھپتا چھپاتا مدینے پہنچا' اس لئے کہ وحشی کو معلوم تھا کہ جس نے مجھے دیکھ لیا' قتل کر دے گا۔ منہ چھپائے ہوئے مسجد نبوی میں اچانک آیا' آپ ﷺ اپنے دھیان میں بیٹھے ہوئے تھے' کہ ایک دم کھڑا ہوا' چہرے سے کپڑا ہٹایا اور پکارا تھا:

وشھد شھادۃ الحق...... اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد

ان محمدا عبدہ ورسولہ!

آپ ﷺ کی آنکھ اٹھی تو وحشی کو دیکھ کر لرز گئے...... **فلم یروعہ الابی قائما اشھد شھادت الحق**...... صحابہؓ کی تلواریں نکلیں، وہ اٹھے اور کہنے لگے:

یارسول اللہ ﷺ! وحشی آ گیا، اجازت دیجئے! اس کی گردن اڑا دیں۔

وحشی کلمہ پڑھ چکا ہے، اور جنت کے راستے پر آ چکا ہے، نبی رحمت نے اپنے چچا کا درد دبا کر اور اس کی جنت کا غم لے کر کہا:

دعوہ...... **دعوہ**...... پیچھے ہٹ جاؤ...... **اسلام رجل واحد احق الی من قتل الف کافر**...... ایک آدمی میری امت کا بن کر کلمہ پڑھ لے، مجھے ہزاروں کافروں کے قتل کرنے سے زیادہ اچھا لگتا ہے۔

چچا کا غم:

آپ ﷺ پہلے تو اسے دیکھتے رہے، پھر انگلی اٹھا کر پوچھا:

أ وحشی انت......؟ تو ہی وحشی ہے؟

اس نے کہا: جی ہاں! میں ہی وحشی ہوں۔

فرمایا: **اقعد**...... میرے سامنے بیٹھ!

آٹھ برس گزر چکے ہیں، چچا کی شہادت کو۔ آدمی سال دو سال میں صدمے بھول جاتا ہے، مگر آپ ﷺ پوچھ رہے ہیں:

اے وحشی! بتا تو سہی میرے چچا کو تو نے کیسے قتل کیا تھا؟ **کیف قتلت عمی؟**

حضرت وحشی فرماتے ہیں:

میری ہمت تو نہیں تھی، پر حکم ہوا، میں نے سارا قصہ سنایا کہ حضرت حمزہؓ دونوں ہاتھوں میں تلوار لئے لڑ رہے تھے، جو سامنے آتا تھا اسے قتل کرتے تھے، مجھے میرے سردار نے

کہا تھا کہ اگر تو محمد ﷺ کے چچا کو قتل کر دے تو میں تجھے آزاد کر دوں گا۔ میں نے لالچ میں آپ ﷺ کے چچا کو قتل کیا۔

جب وحشی نے یہ کہا تو حضور ﷺ پھر رونے لگے۔ کہنے لگے:

وحشی! اللہ تیرا بھلا کرنے جا جیسے تو نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو دکھ دیا' اب اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو راضی کرنے کا بھی کام کر' اور اتنا کرلے کہ میرے سامنے مت بیٹھا کر' تجھے دیکھ کر میرے چچا کا غم تازہ ہو جاتا ہے۔

ہماری عورتوں کا غم:

میری بہنو! جس آدمی کی شکل دیکھنا گوارا نہیں ہے' اس کے لئے خواہش ہے کہ یہ بیچارا کہیں دوزخ میں نہ چلا جائے' آج حضور ﷺ والا درد نکل گیا ہے' آج کی مسلمان عورت اپنے خاوند کو اس بات پر ابھارتی ہے کہ تو کیوں نہیں کماتا جیسے فلاں کماتا ہے' تو اپنے بچوں کے لئے ایسے کیوں نہیں بناتا جیسے فلاں بناتا ہے؟

صحابہؓ کی عورتیں:

میری بہنو! صحابہؓ کی عورتیں یہ نہیں کہتی تھیں' وہ تو اپنے بیٹوں کو یوں کہتی تھیں:

تو اللہ کے راستے میں جا کر شہید کیوں نہیں ہوتا' جیسے فلاں شہید ہوا ہے' تو کیوں نہیں اللہ کے راستے میں نکلتا' جیسے فلاں نکلتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن ابوبکرؓ کا واقعہ:

حضرت عاتکہؓ بڑی خوبصورت تھیں' اور علم و شعر و شاعری میں مشہور تھیں' حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بیٹے سے شادی ہوئی۔ عبداللہ بن ابی بکرؓ بھی بڑے خوبصورت جوان تھے۔ تیس برس کی عمر تھی' شادی ہوئی تو بیوی کی محبت میں ایسے گرفتار ہوئے کہ اللہ کے راستے میں نکلنے میں سستی آنے لگی اور دین کو پھیلانا چھوڑ دیا۔

آپ کو جمع کرنے کا مقصد:

میری بہنو! آپ کو جمع کرنے کا مقصد وعظ و نصیحت نہیں ہے بلکہ ایک کام کی طرف متوجہ کرنا ہے کہ مسلمان سے آج اللہ کے دین کی نقل و حرکت چھوٹی ہوئی ہے' اور اللہ کے دین کو لے کر دنیا میں پھرنا چھوٹا ہوا ہے۔

☆ دوکانوں کی دوڑ ☆ دفتر کی دوڑ

☆ پیسے کی دوڑ ☆ تجارت کی دوڑ

☆ منصب کی دوڑ

بربادی کے سامان:

یہ اس امت کی بربادی کے سامان ہیں۔ میری ماؤں اور بہنو! تم اپنے بیٹوں اور خاوندوں کو ابھارو کہ:

اپنی آخرت بناؤ' دنیا تو مقدر کی مل ہی جائے گی۔ اے میرے بیٹے! تو آخرت بنا' اپنی دنیا کی فکر نہ کر۔ تیرا رزق اس وقت لکھا گیا جب تو میرے پیٹ میں تھا' اب تو اپنی روزی کا فکر نہ کر' تو اپنی آخرت کی فکر کر' تا کہ تیری آخرت بنے اور ہم بھی تیرے ساتھ جنت میں جا سکیں۔

ایسی خوبصورت بیوی اور ایسی شاعرہ' حضرت عبداللہؓ سست پڑنے لگے' باہر نکلنے اور اللہ کے راستے میں جانے میں سستی آنے لگی' حضرت عاتکہؓ ترغیب تو دیتی تھیں مگر بے سود۔ جب بیوی کی محبت غالب آئی تو ابوبکر صدیق نے کہا:

بیٹا! تو عورت کی محبت میں اپنے فرض سے غافل ہو گیا! اپنے منصب سے غافل ہو گیا' کیا تو اس لئے دنیا میں آیا ہے کہ گھر میں بیٹھے' نہیں نہیں! کلمے کو ساری دنیا میں بلند کرنا ہے' یہ بیوی تیرے ساتھ نہیں رہے گی' اسے طلاق دے دو! جس کی محبت نے تجھے اللہ

کے راستے میں جانے سے روکا ہوا ہے۔

حضرت عبداللہؓ کی ہمت نہ پڑے' کہ محبت اتنی شدید تھی۔ جب کہ دوسری طرف ابوبکر صدیقؓ جیسا باپ کہ جس کی ناراضگی رسول ﷺ کی ناراضگی تھی۔

میری بہنو! اُس وقت کے مرد اور عورتیں اپنے جذبے پر نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی منشاء پر چلتے تھے' جب حضرت عبداللہؓ نے دیکھا کہ باپ ناراض ہیں اور یہ ناراض ہیں تو اللہ کے رسول ﷺ ناراض ہیں' اور اللہ کے رسول ناراض ہیں تو اللہ ناراض ہیں۔ بیوی کو طلاق دیدی' مگر اس کے غم میں پریشان رہنے لگے' ایک مرتبہ لیٹے ہوئے تھے' معلوم نہ ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ گزر رہے ہیں۔ شعر پڑھنے لگے۔

اعاتك قلبي كل يوم و ليلة

اليك بما تخفي النفوس معلق

اے عاتکہ! جب تک سورج چمکتا رہے گا اور جب تک مشرق سے مغرب میں نکلتا اور ڈوبتا رہے گا' تیری یاد میرے دل میں تازہ رہے گی۔ اور موت تو آئے گی لیکن کبھی تیرا غم مجھے نہیں بھولے گا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جب یہ اشعار سنے تو کہا بیٹا! دوبارہ رجوع کرلے! چنانچہ رجوع کرلیا۔ لیکن پھر کبھی ایسا موقع نہیں آیا کہ عبداللہؓ بیوی کی محبت میں کبھی پیچھے ہٹے ہوں' چنانچہ طائف کے میدان میں حضرت عبداللہؓ کے سینے میں تیر لگا اور اسی زخم میں تڑپتے تڑپتے جان دیدی۔ تیس برس کی عمر' جوان بیوی' خود بھی جوان' جذبے بھی جوان' سارے جذبوں پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت غالب آ گئی۔ جب حضرت عاتکہؓ کو پتہ چلا تو بے ساختہ زبان سے اشعار نکلے۔ (جن کا ترجمہ یہ ہے)

اے عبداللہ! اب کبھی میرا جسم راحت نہیں پائے گا۔ اور کبھی میرے جسم پر اچھا کپڑا نہیں آئے گا۔ جب تک یہ دنیا قائم ہے اور جب تک بلبل باغ میں چہکتی رہے گی' تیری یاد بھی میرے دل میں ہمیشہ رہے گی۔

دنیا میں وصال نہیں:

اتنی محبت تھی، لیکن یہ نہیں کیا کہ اپنے خاوند کو پکڑ کر بٹھا لیا ہو بیٹھ جا! تو مجھے کہاں چھوڑ کر جا رہا ہے؟ نہیں، یہ بات ان کے سامنے تھی کہ موت تو برحق ہے **الموت حق و الحیات باطل** موت حق ہے اور زندگی باطل ہے۔ دنیا میں کبھی وصال نہیں ہے، دنیا میں فراق ہی فراق ہے۔

حضرت جبرائیل حضور ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے، اور عرض کیا:

یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں..... **عش ماشئت فانک میت** ..... اے میرے نبی! جتنی زندگی چاہے لے لیجئے، مگر موت آپ پر بھی آئے گی..... **واحبب من شئت فانک مفارقه** ..... اور آپ کس چیز سے محبت کرتے ہیں؟ جس سے بھی محبت کر لیجئے یقیناً ایک دن آپ کو جدا ہونا پڑے گا۔ جدائی یقینی ہے، دنیا میں وصال نہیں ہے۔

دنیا میں فراق ہے، آخرت میں وصال ہے۔ دنیا میں جدائی ہے، آخرت میں ملاپ ہے۔

کلمے کی ہتک:

میری بہنو! آج یہ غم اور درد ہمارے اندر سے نکلا ہوا ہے۔ آج مسلمان کے دل میں اللہ کے دین کو دنیا میں پھیلانے کا جذبہ مٹا ہوا ہے۔ نماز پڑھ کر بھی مال کمانے کی سوچتا ہے۔ حاجی ہو کر بھی مال کمانے کی سوچتا ہے۔ مولوی بن کر بھی اس کے اندر دنیا چمکتی اور دمکتی ہے۔ مال کی کمائی کے جذبے کے ساتھ ہماری نمازیں ہمیں جنت میں نہ لے جا سکیں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

Scanned with CamScanner

کم من شاب من امتی کتنے میری امت کے جوان ہوں گے' جنہیں پکڑ پکڑ کے دوزخ میں پھینکا جائے گا اور وہ کہیں گے: **واشبابا**......کوئی تو ہماری جوانی پر ترس کھائے؟ لیکن کہا جائے گا: کوئی ترس نہیں' تم کلمے کی بے عزتی کرنے والے تھے۔

کلمے کی بے عزتی کیا ہے؟ جب آدمی کلمے پر دنیا کی محبت کو غالب کر لے۔ یہی کلمے کی توہین ہے۔

☆ چاہے یہ نمازی ہے ☆ چاہے تہجد گزار ہے

☆ چاہے ہر سال عمرہ و حج کرتا ہے ☆ چاہے روزوں کا پابند ہے

لیکن یہ کلمے کی ہتک کر رہا ہے' کہ یہ دنیا کی محبت میں گرفتار ہے' اس کے سامنے آخرت نہیں ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

وکم من شیخ من امتی یقول و اشیبتا

میری امت کے کتنے بوڑھے ہوں گے جن کو پکڑ پکڑ کر دوزخ میں ڈالا جائے گا اور وہ کہیں گے' کوئی تو ہمارے بڑھاپے کو دیکھے۔

مگر کوئی دیکھنے والا نہیں ہوگا۔

و کم من نسوۃ من امتی یقول ھتک ستراو وافضیحتا!

میری امت کی کتنی عورتیں ہوں گی جنہیں ننگا کر کے اور ان کے سروں کے بالوں سے پکڑ پکڑ کے دوزخ کی آگ میں پھینکا جائے گا اور وہ پکاریں گی' ارے! کوئی ہمارا پردہ کر دے اور کوئی ہمیں دوزخ سے بچا لے۔

لیکن کہا جائے گا: تم نے دنیا میں کلمے کی توہین کی' اور آج تمہیں دوزخ کی آگ کا مزہ چکھایا جائے گا۔

کلمے کی طاقت اور زبانوں پر تالے:

جب انہیں دوزخ میں پھینکا جائے گا اور دوزخ کی آگ انہیں پکڑنے آئے گی تو سارے مل کر کلمہ پڑھیں گے' آگ پیچھے ہٹ جائے گی۔ پھر آگ ان کو کھانے کے لئے آئے گی' پھر کلمہ پڑھیں گے' آگ پیچھے ہٹ جائے گی۔

دوزخ کا داروغہ (مالک) کہے گا: اری! تجھ کو کیا ہوا؟ تو ان کو کھاتی کیوں نہیں؟

وہ کہے گی: یہ کلمہ پڑھتے ہیں' میرا کلمے پر بس نہیں چلتا۔

وہ کہیں گے: اچھا اب پکڑو!

اب جب وہ آگ پکڑنے کے لئے آئے گی اور وہ کلمہ پڑھنا چاہیں گے تو اللہ ان کی زبانوں پر تالہ لگا دیں گے۔ کیوں تالہ لگا؟ کیوں کہ ارے ظالم! تو نے دنیا کی خاطر میرے کلمے کی ہتک کی' آج میں تجھے آگ میں جلاؤں گا۔

اللہ تعالیٰ نے پہلی مرتبہ زبان پر تالہ کیوں نہیں لگایا؟ تین دفعہ مہلت دے کر یہ بتایا کہ:

اگر تو دنیا میں اس کلمے کو سامنے رکھ کر زندگی گزارتا تو تجھے دوزخ کی آگ کچھ نہ کہتی۔ لیکن تو نے کلمے کو توڑا اور تو نے میرے کلمے کی توہین کی' اور اسے دنیا میں پھیلانا اپنا کام اور اپنا مقصد نہ بنایا' اس لئے آج تجھے اس کا مزہ چکھنا ہوگا۔

یہ درد وغم' آج اچھے بھلے نمازیوں کے دل سے نکلا ہوا ہے' سب پر کمائی کا بھوت سوار ہے۔ اگر یہی بات ہے تو پھر ہم میں اور کافر میں کیا فرق ہے؟

☆ مسلمان بھی کہتا ہے' پیسہ ہو ☆ کافر بھی کہتا ہے' پیسہ ہو

☆ مسلمان عورت بھی کہتی ہے' پیسہ ہو ☆ کافر عورت بھی کہتی ہے' پیسہ ہو

پھر ایک مسلمان عورت اور کافر عورت کے دل میں کیا فرق ہے؟ ایک مسلمان مرد اور کافر مرد کے دل میں کیا فرق ہے؟

صحابہ کرامؓ کی عورتیں:

میری بہنو! صحابہؓ اور ان کی بیوی بچوں نے مال و جان قربان کر دیئے، مگر ایمان قربان نہیں کئے۔ قیامت تک کے لئے بتا دیا کہ ہماری زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کے کلمے کو بلند کرنا ہے۔ ہم دنیا میں کاروبار کے لئے نہیں آئے۔ مائیں اپنے بچوں کو بھیجتی تھیں، بیویاں اپنے خاوندوں کو بھیجتی تھیں، کہ اے خاوند! اے میرے سرتاج! نکل! اللہ کے راستے میں! بے شک تیری جدائی بڑی شاق ہے۔

میری بہنو! اگر اس زمانے کی عورت اپنے سینے پر پتھر نہ رکھتی تو آج دنیا میں کوئی کلمہ پڑھنے والا نہ ہوتا۔ اگر اُس زمانے کی بیوی آج کی بیوی کی طرح ہوتی اور اُس زمانے کی ماں آج کی ماں کی طرح ہوتی تو آج دنیا میں کوئی کلمہ نہ پڑھتا۔ ان کے بھی جذبات تھے، کہ ہمارے گھر والے ہمارے سامنے رہیں، اور ان کے بھی جذبات تھے کہ ہمارے بیٹے ہماری آنکھوں کے سامنے رہیں۔ لیکن انہوں نے سینے پر پتھر رکھ کر کہا: جاؤ بیٹو! جاؤ! ہم تم پر صبر کریں گی۔

حضرت ام فضلؓ:

حضرت ام فضلؓ کے دس بیٹے تھے، مگر ایک بھی ماں کی آنکھوں کے سامنے نہیں مرا۔

☆ فضل ابن عباس ... شام میں شہید ہوئے۔

☆ عبداللہ ابن عباس .... طائف میں شہید ہوئے

☆ عبیداللہ ابن عباس ...... یمن میں شہید ہوئے۔

☆ عبدالرحمٰن ابن عباس شمالی افریقہ میں شہید ہوئے۔

☆ قثم ابن عباس ثمر قند میں شہید ہوئے۔

Scanned with CamScanner

☆ کثیر ابن عباس ...... ینبوع میں شہید ہوئے۔

سارے بیٹوں کی قبریں مختلف جگہوں پر ہیں۔ ماں نے ایک بیٹا بھی اپنی آنکھوں کے سامنے مرتے نہیں دیکھا۔ اگر اُس وقت کی مائیں یہ کہتیں کہ ہمارے بیٹوں کے بھی کاروبار بنیں' ہماری بیٹیوں کے بھی زیور بنیں تو آج دنیا میں دین نہ آتا۔ ان کے گھر تو خالی تھے' ان کے گھروں میں کھانے کو روٹی نہیں تھی مگر وہ سارے عالم میں کلمے کو پھیلا کے دکھلا گئے۔

نبی ﷺ کا گھرانہ:

یہ نبی ﷺ کا گھرانہ ہے۔ نبی کی بیٹی ہے' اور سب سے لاڈلی بیٹی ہے۔ سب سے پیاری بیٹی ہے۔ فرمایا:

فاطمة بضعة منی......

فاطمہ میرے دل کا ٹکڑا ہے۔ جس نے فاطمہؓ تکلیف دی' اس نے مجھے تکلیف دی۔ اور جس نے فاطمہ کو خوش کیا' اُس نے مجھے خوش کیا۔ اور فرمایا:

ریحانتی...... حسنؓ اور حسینؓ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ جنہیں دیکھ کر مجھے سکون ملتا ہے۔

اتنی محبت تھی کہ ایک مرتبہ آپ جمعے کا خطبہ دے رہے تھے اور حضرت حسنؓ کھیلتے کھیلتے مسجد کے دروازے کے سامنے آ گئے۔ آپ ﷺ نے خطبہ چھوڑ دیا اور دوڑ کر حضرت حسنؓ کو گود میں اٹھایا اور منبر پر بٹھا کر خطبہ شروع فرمایا۔ اتنی محبت کے باوجود گھر میں فاقہ رہتا تھا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

اے بیٹی! میرے رب نے تو مجھ سے کہا تھا کہ چاہو تو سونے چاندی کے پہاڑ

تجھے دے دوں لیکن میں نے خود ہی انکار کر دیا۔

ساری امت کو بتایا کہ اگر یہی مقصد میں تمہارا بنا دوں کہ پیسہ کماؤ' مال بناؤ' تاجر بنو' زمیندار بنو تو سب سے پہلے میں اپنی بیٹی' داماد اور نواسوں کو سونے کے پہاڑ لے کر دیتا۔ مگر میں نے ایسا نہیں کیا۔

میری بہنو! حضور ﷺ نے آخرت کے جذبے بنائے' عورتوں کے اندر سے دنیا کے حرص و لالچ کا جذبہ نکال دیا' مردوں کے اندر سے بھی کمائیوں کے جذبے نکال دیئے۔

صحابہ کرامؓ اور ہم:

آج کے لوگ' کماتے کماتے جب بال سفید ہو جاتے ہیں تو اونچے اونچے بنگلے کھڑے کر کے اپنی ساری دولت برباد کر کے دکھاتے ہیں کہ ہم بڑے بن گئے۔ اللہ تعالیٰ جس کے مال کو برباد کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور اللہ جس کے مال کو مردود کرنا چاہتے ہیں اس کے مال سے بنگلے بنواتا ہے' اس کے مال سے بڑے بڑے محلات بنواتا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ: اللہ جس کے مال کو ٹھکراتا ہے اسے گارے مٹی میں لگا کر محلات بنواتا ہے۔ اسی لئے صحابہ کرامؓ نے محلات نہیں بنائے۔

☆ فاطمہؓ کا کوئی گھر نہیں تھا ☆ علیؓ کا گھر کوئی نہیں تھا

☆ ام سلمہؓ کا گھر کوئی نہیں تھا ☆ عائشہؓ کا گھر کوئی نہیں تھا

لیکن ان کی محنت سے سارے عالم میں ایمان پھیل رہا تھا' سارے عالم میں دین پھیل رہا تھا۔ ان کا یہ جذبہ بن گیا تھا کہ ہمیں تو بس اللہ کے نام پر مرنا ہے' اللہ کے دین کو دنیا میں زندہ کرنا ہے' ہمارا اور کوئی کام نہیں ہے۔ باپ بیٹوں کو کہتے تھے:

جاؤ بیٹا! اللہ کے نام پر مرو' ہم بھی تمہارے ساتھ جنت میں جائیں گے۔

مائیں کہتی تھیں: جا بیٹا! قربان ہو جا!

آج کسی ماں کا یہ جذبہ ہے کہ اس کا بیٹا اس کے سامنے مرے؟ ماں خواہ کتنی ہی گئی گزری کیوں نہ ہو وہ بھی یہ کہتی ہے کہ میرا جنازہ میرا بیٹا اٹھائے' میرے سامنے میرا بیٹا نہ مرے۔ لیکن صحابہؓ کی عورتیں وہ مائیں تھیں جن کا جذبہ تھا کہ ہمارے بیٹے ہمارے سامنے اللہ کی راہ میں قربان ہو جائیں۔

اسلاف کا جذبہ:

حضرت سلۃ ابن الاشیمؒ العدوی اپنے بیٹے سے کہنے لگے:

بیٹا! پہلے تو شہید ہو' تاکہ میں تیری شہادت پر صبر کروں' اور مجھے صبر کی بھی جنت ملے۔ پھر تیرے بعد میں جاؤں گا' پھر میں قتل ہوں گا' تاکہ میں تیرے ساتھ پہنچ جاؤں۔

چنانچہ پہلے بیٹا نکلا' شہید ہو گیا۔ پھر باپ نکلا' باپ بھی شہید ہو گیا۔ جب یہ خبر ملک شام میں پہنچی تو ان کی بیوی حضرت رابعہ عدویہؒ سے محلے کی عورتیں تعزیت کے لئے آنے لگیں' تو حضرت رابعہؒ نے کہا:

ان کنتن جئتن لتعذیننی...... اگر تم میری تسلی و تعزیت کے لئے آئی تو واپس چلی جاؤ...... **وان کنتن جئتن لتھنئننی**...... اور اگر تم مجھے مبارکباد دینے آئی ہو کہ میرا بیٹا اور خاوند دونوں جنت کے حقدار بن گئے ہیں تو مبارکباد دو۔ مجھے خوشی ہے' غم نہیں ہے۔ اس لئے کہ میرا بیٹا اور خاوند اللہ کے راستے میں جان قربان کر کے جنت والے بن چکے ہیں لہٰذا تم بھی مجھے خوشخبری دو۔

حضرت معاذ ابن جبلؓ کا جذبہ:

حضرت معاذ ابن جبلؓ کا جوان بیٹا' انتہائی خوبصورت' بیس برس کا نوجوان تھا' یرموک کی لڑائی میں کندھے کو تلوار لگی اور کندھا ٹوٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ اسی حالت میں

گھوڑے کولوٹا کرواپس آئے اور کہا: **یـا ابتـا!** اے میرے باپ! بس! اب میرا آخری وقت ہے۔

حضرت معاذؓ نے کہا: **و ای شئ تریدھا یبنی؟** اے میرے بیٹے! تو اور کیا چاہتا ہے کہ تو اپنے رب کے پاس چلا جائے۔

اپنے ہاتھ سے دفن کر کے حضرت ابوعبیدہؓ کے پاس آئے' کہنے لگے: ابوعبیدہؓ! مجھے مبارکباد دو! کہ میرا بیٹا میرے رب نے قبول فرمالیا ہے۔

انہوں نے بیٹوں کے لئے دوکانوں کے جذبے نہیں بنائے' مکانوں کے جذبے نہیں بنائے۔ آج کی عورت اگر اپنے جذبے کو تبدیل کرلے تو دنیا میں انقلاب آسکتا ہے۔

مگر آج کی عورت ہے کہ جو مرد کو حرام کمائی پر مجبور کر رہی ہے۔ آج کی عورت ہے کہ سارے عالم کے مردوں کو ابھار رہی ہے کہ فلاں نے اتنا کمایا؟ فلاں نے اتنا بنایا؟ تو نے کیا کیا؟ میری بہنو! صحابہ کرامؓ کی بھی تو عورتیں تھیں۔

حضرت اسماءؓ کا واقعہ:

حضرت اسماءؓ نے اپنے بیٹے عبداللہ ابن زبیرؓ کو شہادت کے لئے تیار کیا اور فرمایا:

بیٹا! تیری شہادت مجھے پسند ہے۔ اگر تو اللہ کے نام پر مر رہا ہے تو اس میں غم کی کیا بات ہے؟

کہنے لگے: اماں! پھر مجھے گلے مل لے میری آج واپسی نہیں ہوگی۔ حضرت اسماءؓ چونکہ نابینا ہو چکی تھیں' جب بیٹے سے ملنے لگیں تو معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہؓ نے زرہ پہنی ہوئی ہے' فرمانے لگیں:

بیٹا! ایک طرف تو اللہ کے نام پر مرنا چاہتے ہو اور دوسری طرف زرہ پہنی ہوئی ہے۔ یہ زرہ کیوں پہنی ہے؟ اسے اتار دو۔

Scanned with CamScanner

بیٹے نے کہا: اے میری ماں! مجھے یہ ڈر ہے کہ کہیں میری لاش کی بے حرمتی نہ کر دیں۔ اس لئے میں نے زرہ پہنی ہوئی ہے۔ فرمایا: ارے میرے جگر کے ٹکڑے سن لے!

الشاة المذبوحة لايعلمها السلخ! جب بکری ذبح ہو جاتی ہے پھر اس کی کھال کھینچو اس کے ٹکڑے کرو' بکری کو کیا پرواہ ہے؟ جب تو اپنے رب کے پاس پہنچ جائے گا تو تیرے جسم سے جو مرضی کریں' تجھے اس کی کیا پرواہ ہے؟ چنانچہ ماں نے اپنے ہاتھ سے بیٹے کی زرہ اتروائی' ایک کرتے اور دھوتی میں روانہ کیا۔ اب دونوں ہاتھوں میں تلواریں لے کر اللہ کا شیر میدان میں نکلا۔

حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ کی جرأت:

حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ ایسے جوان تھے کہ اکیلے ہزاروں کے سامنے کھڑے ہو جاتے تھے۔ لوگ ان کو کہا کرتے تھے کہ عبداللہ انسان نہیں ہیں' عبداللہ تو جن ہیں۔ اس لئے کہ ایک دفعہ حضور ﷺ نے اپنا خون حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ کو دیا تھا' اور کہا تھا کہ: جاؤ! اسے دفن کر کے آؤ!

حضرت عبداللہؓ نے جا کر وہ پی لیا تھا۔ جب واپس آئے تو آپ ﷺ نے پوچھا: بھئی! وہ دفن کر دیا؟

کہا: جی! ایسی جگہ دفن کیا ہے جہاں کوئی دیکھ ہی نہیں سکے گا۔

فرمایا: **لعلك شربت؟**

ارے! کہیں تو نے پی تو نہیں لیا؟

عرض کرنے لگے: یارسول اللہ ﷺ! میں نے پی لیا ہے۔

فرمایا: بس! تیرے اوپر دوزخ حرام ہوگئی۔

اسی خون کی طاقت تھی۔ ایسے جوان تھے کہ جن کی جوانی دیکھ کر لوگ رشک کرتے تھے۔ ماں اپنے جوان بیٹے کو اپنے ہاتھ سے مرنے کے لئے بھیج رہی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ کی شہادت:

جب چاروں طرف سے تلواروں کا مینہ برسا تو ایک پتھر سر پر لگا' اور سر سے خون کا فوارہ چھوٹ گیا جو پاؤں پر گرا تو فرمانے لگے:

ولسنا علی الاعقاب تدمی قدومنا

ولکن علی الاقدام تقتر الدماء

ہم وہ نہیں ہیں جو اللہ کے راستے میں بھاگ جائیں' اور ان کی پشت پر زخم آئیں' ہم وہ ہیں جو سینے پر زخم کھا کر اپنے پاؤں کو خون سے رنگین کرتے ہیں۔ ہم کبھی پشت نہیں دکھاتے۔

جب گرے تو اوپر سے تلواروں کا مینہ برس رہا تھا۔ کہنے لگے: **اسماء!** اے میری ماں! **ان قتلت لا تبکی لی** اے اسماء! اب تیرے پاس میرے قتل کی خبر آنے والی ہے' میرے پہ مت رونا۔ **لا یبق الاحسبی و دیفی** اس دنیا پر نہیں مرا۔

ہماری حالت:

آج کا مسلمان دنیا پر مر رہا ہے۔ انگلستان سے تابوت آ رہا ہے کہ فلاں مر گیا۔ اجی! یہ انگلستان کیوں گیا تھا؟ جی! کمائی کے لئے گیا تھا۔ امارات سے تابوت آ رہے ہیں۔ سعودی عرب سے تابوت آ رہے ہیں۔ کیوں تابوت آ رہے ہیں؟ کمائی کے لئے دھکے کھاتا پھرتا ہے۔ مسلمان غیرت والا تھا' اللہ کے نام پر مرتا تھا' دولت تو اس کے پاؤں کی جوتی تھی۔

عجیب ماں:

اے ماں! میں نے اپنے حسب اور دین کی حفاظت کی ہے۔ میں نے تیرے ساتھ کیے ہوئے عہد کو نبھایا ہے۔ اب میری موت پر رونا نہیں۔ دشمنوں نے قتل کر کے لاش کو سولی پر لٹکا دیا۔ کئی دن گزر گئے' لاش سولی پر لٹکی ہوئی ہے۔ حضرت اسماءؓ کا ایک آنسو بھی نہیں نکلا۔ ایک روز وہاں سے گزر ہوا' دیکھا تو بیٹے کی لاش لٹکی ہوئی تھی۔ فرمایا: ابھی اس سوار کے اترنے کا وقت نہیں آیا؟ پھر کہا: ارے ظالمو! اس کی لاش کو کیا کرو گے؟ یہ تو میرے حوالے کر دو! کہ میں اسے اپنے ہاتھ سے دفن کروں۔ چنانچہ انہیں لاش دے دی گئی۔ خود غسل دلوا کر دفن فرمایا۔ اور پھر ایک ہفتے کے بعد صدمے کی وجہ سے خود بھی انتقال فرما گئیں۔

ہماری بے حسی:

میرے بھائیو! آج ہمارے اندر کمائی کے جذبے ہیں' ایمان کے جذبے تو مر چکے ہیں' آج ہم مسلمان کی حیثیت سے زندہ نہیں ہیں۔

☆ کوئی تاجر بن کے زندہ ہے۔ ☆ کوئی صرافہ بازار کا بیوپاری بن کر زندہ ہے۔

☆ کوئی نمک منڈی کا تاجر بن کے زندہ ہے ☆ کوئی امپورٹ ایکسپورٹ کا تاجر بن کر زندہ ہے

☆ کوئی ڈاکٹر بن کے زندہ ہے۔ ☆ کوئی انجینئر بن کے زندہ ہے۔

مگر محمدی بن کر زندہ رہنے والا کوئی نظر نہیں آتا۔ ہمارے جذبے ہی مٹ گئے۔ کہتے ہیں ہم نے نماز پڑھی ہے۔ ہم نے روزے رکھے ہیں۔ ہم نے یہ کیا ہے' وہ کیا ہے۔ بھئی! سب کچھ کیا ہے' لیکن رسول ﷺ کے غم کو اپنا غم نہیں بنایا ہے۔ تبلیغ ایک غم اور درد ہے کہ مسلمان کے دل سے دنیا کمانے کا جذبہ نکل کر اللہ کے دین کو دنیا میں پھیلانے کا جذبہ زندہ ہو جائے' اور اللہ کے راستے میں نکل کر دنیا کے آخری کنارے پر قبر بن جائے۔

صحابہ کرامؓ کی دعا:

صحابہ کرامؓ دعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ! دور سے دور ہماری قبروں کو بنادے۔ دور سے دور میں اپنے راستے میں موت دیدے کہ یہاں جا کر یہ مرے گا وہاں سے لے کر اس کے گھر تک اللہ پاک ایک موتی کا محل بنائے گا۔ میرے بھائیو! آج یہ جذبے نہیں ہیں کہ ہم اللہ کے دین کو پھیلاتے پھیلاتے مرجائیں' بیوی بچے سامنے ہیں۔

حضرت جعفرؓ سے حضور ﷺ کی محبت:

حضرت جعفرؓ بن ابی طالب آپ ﷺ کے چچازاد بھائی تھے۔ تینتیس برس کی عمر تھی' پہلے حبشہ ہجرت کی' وہاں کے دھکے کھائے۔ مکہ کو چھوڑا' گھر بار کو چھوڑا' رشتہ داروں کو چھوڑا' صرف دین کی خاطر سب کچھ برداشت کیا۔ کئی برس تک حبشہ میں رہے۔ پانچ ہجری کو مدینہ تشریف لائے۔ خیبر کی فتح کے موقع پر واپس آئے۔ حضور ﷺ آپؓ کی آمد سے اتنے خوش ہوئے کہ فرمانے لگے:

اے جعفرؓ! مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ فتح پر زیادہ خوش ہوں یا تیرے آنے کی خبر پر زیادہ خوش ہوں۔

اتنی زیادہ خوشی ہوئی' لیکن ابھی دو برس ہی اپنے پاس رکھا تھا کہ حضرت جعفرؓ کو ملک شام میں اللہ کے دین کو پھیلانے کے لئے بھیج دیا اور کہہ دیا کہ زیدؓ امیر ہیں' وہ شہید ہو جائیں تو جعفرؓ امیر ہیں' وہ شہید ہو جائیں تو حضرت عبداللہؓ امیر ہیں۔

حضرت جعفرؓ کا جذبہ جہاد:

حضرت جعفرؓ موتہ کے میدان میں پہنچے اور حضرت زیدؓ شہید ہوئے' جھنڈا حضرت جعفرؓ کے ہاتھ میں آیا تو شیطان سامنے آ گیا۔ **تمثل له الشيطان**...... شیطان

کبھی کبھی انسانی شکل میں سامنے آجاتا ہے۔ جن پر اسے گمراہ کرنے کے لئے وسوسے سے زور نہیں چلتا تو پھر باقاعدہ انسانی شکل میں سامنے آجاتا ہے۔ حضرت جعفرؓ کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ کہنے لگا:

جعفر! تیرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں' جوان خوبصورت بیوی ہے' اور تو اس حال میں مر رہا ہے' کچھ سوچ تو سہی۔؟ **فجعل تمنيه فی الدنيا** دنیا کی تمنا دلانے آیا تھا۔

حضرت جعفرؓ نے فرمایا: الآن ؟ اب میرے سامنے آیا ہے! جب کہ یہاں زندگی اور موت کا معرکہ ہے۔ یہاں بیوی بچوں کا مسئلہ نہیں ہے' یہاں اللہ رسول کے نام پر قربانی کا مسئلہ ہے۔ چنانچہ گھوڑے سے نیچے اتر گئے۔ دل میں خیال آیا کہ کہیں بیوی بچوں کی محبت مجھے بھگا نہ دے۔ گھوڑے سے اترے اور گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے۔

اول من قطع قوائم فرسه فی سبيل الله! سب سے پہلے جس نے اپنے گھوڑے کو قتل کیا۔ کہ کہیں میں پیچھے نہ بھاگ جاؤں۔ وہ حضرت جعفرؓ تھے۔

اب تلوار ہاتھ میں لی اور یہ اشعار پڑھے ۔

یا حبذ الجنة واقترابها

طيبة و بارد شرابها

والروم روم قد دنا عذابها

كافرة بعيدة انسابها

على اذا لاقيتها ضرابها

☆ اے جنت! تو کتنی پیاری!

☆ اے جنت! تیرا پانی کتنا میٹھا!

☆ اے جنت! تیرے چشمے کیسے عمدہ!

☆ اے جنت! تیرے میں رہنا کیسا اعلیٰ!

☆ اے جنت! تو کیسی خوبصورت!

☆ اے جنت! تیرے محلات کیسے عالی شان!

جنت کو یاد کرتے کرتے آگے بڑھتے گئے۔ ایک ہاتھ کٹا' دوسرا ہاتھ کٹا' پھر دو ٹکڑے ہو کر گر گئے۔ جب جعفرؓ گرے تو حضور ﷺ نے مسجد نبوی میں دیکھ لیا۔ آپ ﷺ رونے لگے۔ اور فرمایا:

ہائے! جعفرؓ شہید ہو گیا اور جنت میں چلا گیا۔ اس کے دونوں بازو اللہ کے نام پر کٹ گئے۔ اللہ نے اس کے دونوں بازوؤں کے بدلے میں اس کو دو پر عطا کیے ہیں' ان کے ساتھ وہ جنت میں اڑتا پھرتا ہے۔

جنتی حور:

میرے بھائیو! جو شخص صحابہ کرامؓ والے درد کو اپنا درد بنائے گا' اللہ پاک اسے بھی جنت میں صحابہؓ کا ساتھ نصیب فرمائے گا اور جنت کی ہمیشہ ہمیشہ کی راحت اس کو دے دی جائے گی۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جنت کا ایک مرد اپنی جنت کی حوروں کے ساتھ بیٹھا ہو گا' کئی برس گزر جائیں گے کہ اس کے اوپر ایک نور کی چمک اٹھے گی' اوپر دیکھے گا تو ایک اور جنت کی حور اسے پکار رہی ہو گی' کہ آپ ہمارے پاس بھی تو آیئے! وہ اس کے پاس جائے گا۔ وہ پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گی۔ وہ اس کے پاس بیٹھا ہو گا تو اوپر سے ایک اور نور کی چمک اٹھے گی' وہ اوپر دیکھے گا تو ایک اور جنت کی حور اسے پکار رہی ہو گی' کہ آپ ہمارے پاس بھی آیئے! وہ اس کے پاس چلا جائے گا۔ پھر اسکے پاس بیٹھا رہے گا۔ جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر ایک نور کی چمک اٹھے گی' ایسا محسوس ہو گا جیسے سورج چمک رہا ہو۔ ساری جنت روشن ہوتی چلی جائے گی۔ وہ حیران ہو کے دیکھے گا کہ یہ روشنی اور نور کہاں سے اٹھا ہے؟ کیا دیکھتا ہے کہ دنیا کی مؤمن عورت جو اس کی بیوی تھی' وہاں سے اوپر کے درجے میں دیکھ کر ہنس رہی ہو گی۔ اسکے ہنسنے پر ساری جنت نور سے روشن ہو رہی ہو گی۔

Scanned with CamScanner

جنت میں ہمیشہ کی راحتیں:

میری بہنو! آج تو یہ جذبے ہی ختم ہو گئے۔ مردوں کو پٹی پڑھائی کہ کماؤ! اس کمائی کے بھوت نے مسلمان کے ایمان کا جنازہ نکال دیا۔ عورتوں کے جذبے صرف زیور اور کپڑے تک محدود ہیں۔

ہم نے تو ایمان پر مرنا ہے' ایمان پر جینا ہے' ایمان پر اٹھنا ہے' اور اپنی اولاد میں یہ جذبے پیدا کرنے ہیں اور اپنے گھر والوں کے اندر یہ جذبے پیدا کرنے ہیں۔ آج سادہ کپڑوں پر صبر کرو' اللہ جنت کے ستر ستر جوڑے پہنائے گا۔

جنت میں ایک فرشتہ بیٹھا ہوا ہے' جو جنت والوں کے لئے زیور بنا رہا ہے' اور جب تک قیامت آئے گی وہ فرشتہ زیور بناتا رہے گا۔ اللہ پاک اپنے بندوں کو زیور پہنائے گا' اور اپنے ہاتھ سے جنت کے چشموں کا پانی پلائے گا۔

وسقھم ربھم شرابا طھورا ۔ لے' میرے بندے! اور بندی! پی لے!

ہماری دعوت:

اس زندگی کی دعوت آج مسلمان کے دل سے نکلی اور چھوٹی ہوئی ہے۔ اس کو تقریروں سے حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ اس کو وعظ سے حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ ہم یہ عرض کر رہے ہیں کہ تبلیغ میں نکل کر اس درد کو اپناؤ' اپنی اولاد کے بارے میں یہ فکر نہ کرو کہ ان کی روزی کا کیا ہوگا؟ ان کے بارے میں یہ فکر کرو کہ ان کی قبر کا کیا ہوگا؟ ان کے حشر کا کیا ہوگا؟ ان کی آخرت کا کیا ہوگا؟ اس درد کو اپناؤ کہ ہم نے اپنے بیٹے کو اس رخ پر لانا ہے کہ یہ جنت والے بنیں اور یہ آخرت والے بنیں اور یہ دنیا کو لے کر نہ چلیں' بلکہ آخرت کو لے کر چلنے والے بنیں۔

ایک صحابیہؓ کا جذبہ:

ایک عورت آتی ہے' اور عرض کرتی ہے: یارسول اللہ! آپ کو پتہ تھا کہ میرا ایک ہی بیٹا حارثؓ تھا۔ وہ اللہ کے نام پر قربان ہوگیا۔ مجھے بتایئے! وہ کہاں ہے؟ جنت میں ہے تو صبر کروں' دوزخ میں ہے تو فریاد کروں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام حارثؓ! تو کیا سوچتی ہے؟ **انها الجنان**...... وہاں ایک نہیں بے شمار جنتیں ہیں۔ **وان ابنك اصاب الفردوس الاعلیٰ**...... اور تیرا بیٹا تو جنت الفردوس میں پھر رہا ہے۔

ایک طالبعلم کا ایمان افروز واقعہ:

ہمارے گوجرانوالہ کا ایک بہت بڑا تاجر ہے۔ اللہ نے اسے تبلیغ میں لگایا۔ اس نے اپنے بیٹے کو سکول سے اٹھالیا اور رائیونڈ مدرسہ میں اس کو داخل کروادیا۔ ہمارے ساتھ وہ پڑھتا تھا۔ ایک سال ہم سے پیچھے تھا' بڑا خوبصورت جوان تھا۔ حافظ قرآن بھی تھا' بیس برس کی عمر میں اسکی شادی کردی گئی۔ اس کی ایک بچی تھی' تعلیم کا آخری سال تھا' اس وقت میں تبلیغ میں سال لگا رہا تھا۔ مسجد میں اس کی اور میری آخری ملاقات ہوئی۔ میں جماعت میں چلا گیا۔ وہ اچانک بیمار ہوا' تین دن تک بے ہوش رہا۔ اٹھا کر ہسپتال لے گئے' جہاں اس کا انتقال ہوگیا۔

والد کا جذبہ:

اس کا باپ ایسا عجیب آدمی تھا کہ اس کا ایک آنسو بھی نہیں نکلا۔ وہیں ہسپتال سے بیٹے کو اٹھایا اور سیدھا رائیونڈ لے کر آگیا۔ کہنے لگا: یہ تمہاری امانت ہے' تم ہی سنبھالو!

نہ بہنوں کو پہنچنے دیا' نہ پھوپھیوں کو پہنچنے دیا۔ جب اسے قبر میں اتار چکے تھے تب اس کی

بہنیں اور پھوپھیاں پہنچیں۔ انہوں نے فریاد کی کہ اللہ کے واسطے ہمیں صرف ایک نظر دیکھنے دو! چنانچہ ان کے رونے پر پھٹے (تختے) ہٹا کر ان کو دکھایا گیا اور رائیونڈ کے قبرستان میں ہی اسے دفن کر دیا گیا۔

ہم اکٹھے رہتے تھے‘ میرے ساتھ اس کا بڑا تعلق تھا۔ رات کو تہجد میں جب اٹھتے تو وہ بڑی مزیدار چائے بناتا۔ مجھے بھی پلاتا اور خود بھی پیتا۔ اتنی خوبصورت آواز سے جھوم جھوم کر قرآن پڑھتا تھا کہ جی چاہتا پڑھتا چلا جائے اور ہم سنتے رہیں۔

میرا جی چاہتا تھا کہ اللہ کرے مجھے خواب میں مل جائے۔ تا کہ مجھے پتہ چلے کہ اس کے ساتھ کیا ہوا؟ اللہ کی شان! کوئی وقت قبولیت کا ہوتا ہے۔ خواب میں میری اس کے ساتھ ملاقات ہوگئی۔ ویسا ہی قد وقامت‘ سفید لباس پہنے ہوئے ہنس رہا ہے۔ میرے پاس آیا۔

میں نے کہا: ارے عبداللہ! تم مر گئے ہو؟ کہنے لگا: ہاں! میں نے کہا: تمہارا کیا حال ہے؟ کہنے لگا:

ان اصحب الجنة اليوم فى شغل فكهون۔ هم وازواجهم فى ظلل على الارائك متكئون۔ لهم فيها فاكهة و لهم ما يدعون...... سلم قولا من رب الرحيم۔

ارے طارق! کیا پوچھتے ہو؟ جنت میں ہم تختوں پر اپنی جنت کی عورتوں کے پہلو میں لیٹے ہوئے ہیں‘ اور کبھی تختوں پر بیٹھ کر جنت کے پھل کھاتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے جو ہم چاہتے ہیں وہ ہمیں دیتا ہے‘ اور جو تمنا کرتے ہیں‘ وہ پوری کرتا ہے۔ اور اس سے بڑھ کر...... **سلم قولا من رب الرحيم**...... اور ہمیں سلام بھی کہتا ہے۔ میں نے کہا: یار! تجھے موت کی کوئی تکلیف بھی ہوئی تھی؟ (تین دن تک وہ سکتہ میں رہا تھا۔)

کہنے لگا: اللہ کی قسم! مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ بس ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور اس نے

میرے انگوٹھے کو ہلایا اور کہنے لگا: عبداللہ! چلو! اللہ تمہیں بلاتا ہے۔ میں اس کے ساتھ چلا گیا۔

میں نے پوچھا: تمہاری روح کیسے نکلی؟

کہنے لگا: بس! چٹکی بجاتے ہی نکل گئی۔

اس کا باپ جانتا تھا کہ میرا اور اس کا تعلق تھا' وہ میرے پاس آ جاتا اور پوچھتا: مولوی طارق صاحب! بتاؤ! عبداللہ' زندگی کیسے گزارتا تھا؟ ایسے باپ اللہ ہر جگہ پیدا کر دے۔ مجھ سے پوچھتا:

☆ میرا بیٹا کیسے وقت گزارتا تھا؟ ☆ متقی تھا؟ وقت ضائع تو نہیں کرتا تھا؟

☆ کہیں اس کو قبر کا عذاب تو نہیں ہو رہا؟ دیکھو! کیسا درد ہے؟

آج کے والدین:

آج کے باپ کو دیکھو! اس کا درد کیا ہے؟ حرام حلال اکٹھا کھلاتا ہے۔ جب اولاد جوان ہوتی ہے تو پھر باپ کے سر میں بھی جوتے اور ماں کے سر میں بھی جوتے مارتی ہے۔ جب اپنی اولاد کو آپ حرام کھلاؤ گے تو تم توقع نہ رکھو کہ یہ تمہارے فرمانبردار بنیں گے۔ یہ تمہارے سر پر جوتے ہی ماریں گے۔ جس اولاد کی خاطر آپ اپنے سارے جذبے مٹا کر عمر برباد کر دیتے ہو' وہی اولاد جوان ہو کر تمہارے ہاتھ توڑتی ہے' کہتی ہے تو بوڑھی ہو گئی ہے' کیا بکتی ہے؟ باپ سے کہتا ہے' تو نے ہمارے لئے بنایا ہی کیا ہے؟ یہ آج کے روزمرہ کے واقعات ہیں۔

اس کا باپ جب بھی رائیونڈ میں آتا تو اپنے بیٹے کے بارے میں ہی پوچھتا۔ جب میں نے خواب دیکھا تو میں نے اس سے کہا: بھائی! آپ خوش ہو جاؤ! اللہ تعالیٰ نے مجھے تو یہ دکھایا ہے۔ اب آپ گھبرایا نہ کرو۔ مگر پھر بھی وہ پریشان پھرتا رہا۔ ایک دن بڑا

خوش میرے پاس آیا۔ کہنے لگا: مولوی صاحب! میں نے بھی اپنے بیٹے کو خواب میں دیکھا ہے۔

میں نے کہا: بھئی! آپ نے کیسے دیکھا؟

کہنے لگا: میں نے دیکھا کہ وہ بستر اٹھائے ہوئے جا رہا ہے۔ اس کی مجھے کمر نظر آ رہی تھی، چہرہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ چلتے چلتے آگے ایک دیوار آئی، اس دیوار میں وہ غائب ہو گیا اور دیوار کے اوپر بڑے نور سے لکھا گیا:

رضی اللہ عنہ...... اللہ اس سے راضی ہو گیا۔

اِس وقت ہمیں نہ ایسے باپ نظر آتے ہیں اور نہ ایسی مائیں جن کے یہ جذبے ہوں۔ ہم آپ سے یہ درخواست کرنے آئے ہیں کہ تبلیغ میں نکل کر جان، مال اور وقت لگا کر اندر کی دنیا کو کھرچ کر پھینک دیں، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کے سوا سب جذبے مٹ جائیں گے۔

یارب لك الحمد كما ینبغی لجلال وجهك وعظيم سلطانك!

اسلام میں عورت کا مقام

نحمده و نصلی علیٰ رسوله الکریم...... و علیٰ آله و اصحابه اجمعین...... اما بعد...... فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم...... بسم الله الرحمن الرحیم...... من عمل صالحا من ذکر او انثی و هو مؤمن...... فلنحیینه حیٰوة طیبة...... ولنجزینهم اجرهم باحسن ما کانوا یعملون...... و قال النبی ﷺ...... یا ابا سفیان! والله لتموتن ثم لتبعثن...... ثم لیدخلن محسنکم الجنة...... و مسیئکم النار...... او کما قال ﷺ

میرے محترم بھائیو اور بہنو!

اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر جستجو کا ایک مادہ رکھا ہے اور یہ بچپن سے بیدار ہو جاتا ہے ایک چھوٹا سا بچہ شعور میں آتے ہی سوالات شروع کر دیتا ہے۔ وہ ماں سے پوچھتا ہے: یہ کیا ہے؟ وہ کیا ہے؟ وہ اتنے سوالات کرتا ہے کہ ماں باپ دونوں تنگ آ جاتے ہیں وہ ایک ایک چیز کو دس دس بار پوچھتا ہے۔ ہم نے بھی اپنے بچپن میں یہی کچھ کیا۔ آگے ہم اپنے بچوں کو بھی یہی کچھ کرتا دیکھتے ہیں۔

مقصدِ تخلیقِ انسان:

جستجو انسان کے اندر بہت بڑی صفت ہے۔ بہت بڑی دولت ہے۔ اس مادے کو انسان کے اندر پیدا کر کے اللہ تعالیٰ ہم سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ اب میری جستجو کرو۔ میری طلب کرو۔ یہ انسان کے اندر اتنی طاقتور صفت ہے کہ اس نے ڈھونڈتے ڈھونڈتے ایٹم تلاش کر لیا۔ ایک سینٹی میٹر کے دس کروڑ حصے کئے جائیں تو اس کا دس کروڑواں حصہ ایٹم کہلاتا ہے۔ سینٹی میٹر کو تو کمزور نظر والا ویسے ہی نہیں دیکھ سکتا۔ اس کو تو وہ لکیر ہی نظر نہیں

آئے گی۔ انسان ایسی تلاش میں لگا کہ اس تک پہنچ گیا۔ پھر اس ایٹم کے اندر مزید جہان ہیں۔ الیکٹران ہیں' پروٹان ہیں' ان کو بھی اس مادہ جستجو کی وجہ سے انسان نے پہچان لیا۔ حالانکہ نظر نہیں آتے۔ آج تک کوئی ایٹم دیکھ سکا؟ الیکٹران دیکھ سکا؟ پھر کیسے پہچانا؟ شواہد ودلائل سے' واقعات وحادثات سے پہچانا کہ پیچھے کوئی ایسا نظام ضرور ہے۔

دلائلِ وجودِ حق تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ نظر نہیں آرہا۔ جنت سامنے نہیں ہے' دوزخ سامنے نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سے مطالبہ کرتا ہے کہ میری بھی تو جستجو کرو۔ ایٹم تو تمہیں نظر آتا ہے' میں نظر نہیں آسکتا؟ میرے بھی تو دلائل دیکھو! ایک دم رات کے اندھیرے چھا جاتے ہیں' بیٹھے بیٹھے کائنات اندھیر کیسے ہو جاتی ہے؟ مشرق سے ایک کرن اپنے چہرے سے نقاب اٹھاتی ہے اور عالم منور ہو جاتا ہے۔ اتنا بڑا سورج جو زمین سے بارہ لاکھ گنا بڑا ہے' روزانہ ایک جگہ سے نکلتا ہے' ایک مدار میں چلتا ہے' ایک جگہ جا کے غروب ہو جاتا ہے' ہر سال موسم بدلتے ہیں۔

☆ کبھی پت جھڑ ہے	☆ کبھی بہار ہے
☆ کبھی ربیع ہے	☆ کبھی خزاں ہے
☆ کبھی برستے بادل ہیں	☆ کبھی کوندتی ہوئی بجلیاں ہیں
☆ کبھی ڈوبتا ہوا سورج ہے	☆ گھٹتا بڑھتا چاند ہے
☆ بادِ سموم وتسیم ہے	☆ گرمی اور سردی ہے

کالے سیاہ پہاڑوں کے سلسلے ہیں' ان کے اندر سفید سنگِ مرمر چھپے ہوئے ہیں۔ کالے سیاہ پہاڑ ہیں مگر اندر سبز زمرد کے ڈھیر لگے پڑے ہیں۔ کوئلے کے انبار ہیں' اندر جا کے چمکتے ہوئے ہیرے ہیں۔ سر بفلک برف کی ڈھکی ہوئی چوٹیاں ہیں' خوبصورت درختوں سے ڈھکے ہوئے پہاڑ ہیں' گرتی ہوئی آبشاریں ہیں' بہتے ہوئے چشمے ہیں' جھرنوں سے گرتا ہوا پانی ہے' دریاؤں کی ایک روانی ہے' سمندر کی موجوں میں ایک طغیانی ہے۔

قطرہ......

☆صدف میں جا کے موتی بنا

☆سانپ کے منہ میں جا کے زہر بنا

☆ہرن کے منہ میں جا کے مشک بنا

☆بکری کے منہ میں جا کے دودھ بنا

☆آم کی جڑ میں جا کے آم بنا

☆انسان کے منہ میں جا کر زندگی کا سامان بنا

یہ کچھ نہیں بتا رہا کہ اس کے پیچھے بھی کوئی ذات ہے' جو اس سب کو چلا رہی ہے۔

ان لهذا الخلق خالق......

رب کائنات کا سوال:

قرآن اس بارے میں کہتا ہے:

قل ارائیتم ان جعل الله علیکم اللیل سرمدا...... الی یوم القیامة...... من اله غیر الله......یاتیکم بضیاء...... افلا تسمعون......

مجھے بتاؤ! اگر میں رات کے اندھیروں کو کھڑا کردوں تو کوئی ہے طاقت میرے سوا جو اندھیروں کو لے جائے اور روشنیوں کو لے کر آئے؟ تو تمہیں کچھ نہیں پتہ چل رہا کہ کوئی طاقتور ذات ہے کہ جس نے اندھیری چادر پھیلا دی۔

قل ارائیتم ان جعل الله علیکم النهار سرمدا...... الی یوم القیامة...... من اله غیر الله......یاتیکم بلیل...... تسکنون فیه...... افلا تبصرون......

اس سورج کو تمہارے سر پر کھڑا کردوں' اسے ڈوبنے نہ دوں' روشنی کو جانے نہ دوں' اندھیروں کو آنے نہ دوں' تو مجھے بتاؤ! کوئی ہے میرے سوا جو اندھیروں کو لا سکے؟ جس میں تم سو سکو' آرام کر سکو۔ کیا یہ دن کا اجالا اور رات کا اندھیرا نہیں بتا رہا کہ کوئی اللہ ہے جس کے ہاتھ میں ساری کائنات کی لگام ہے۔

قدرتِ الٰہی:

اللہ کے سوا کوئی اور طاقتور ذات ہے؟ کوئی اور ہے جو ہماری قسمت سے کھیلتا ہے؟ ایک گندے قطرے کو انسان بنا رہا ہے' اور اسے بولنے کی طاقت دے رہا ہے' سننے کی طاقت دے رہا ہے' سمجھنے کی طاقت دے رہا ہے' اور ایک گندے قطرے پر تجلی ڈال کر اسے ایسی شکلیں دے رہا ہے' کسی کو مرد میں بدلا' کسی کو عورت میں بدلا۔ کسی کو حُسن دیا' کسی کو بدصورتی دی' ایسے ہی زمین کو......

☆ کہیں فرش بنا دیا
☆ کہیں صحرا بچھا دیا
☆ کہیں پہاڑ کھڑے کر دیئے
☆ کہیں دریا بہا دیئے
☆ کہیں درختوں پہ پھل لگا دیئے
☆ کہیں کانٹے اُگا دیئے

ایک ہی پتا ہے' اس میں ایسی مہک ڈالی کہ گھر مہکنے لگا۔ ایک ہی شاخ ہے اس پر اتنے کانٹے لگے کہ قریب سے گزرنا مشکل ہو گیا۔ گلاب کو رنگ دینا' اس کی پنکھڑیوں کو جدا کرنا' اس میں خوشبو بھرنا' نہ زمین میں یہ چیز ہے' نہ پانی میں یہ چیز ہے' نہ ہَوا میں ہے......

☆ پھر یہ رنگ کہاں سے آیا؟
☆ یہ چنبیلی سفید کیسے ہوئی؟
☆ گلاب سرخ کیسے ہوا؟
☆ اس کی پنکھڑیاں جدا کیسے ہوئیں؟
☆ گائے نے چارا کھایا' یہ تھنوں میں جا کر دودھ میں کیسے تبدیل ہو گیا؟
☆ صدف نے پانی پیا' یہ اندر جا کے موتی کیسے بن گیا؟
☆ سانپ نے پانی پیا' وہ اندر جا کے زہر کیسے بن گیا؟
☆ انسان نے پانی پیا' اس کی زندگی کا سامان کیسے بن گیا؟
☆ کھیت نے پانی پیا' وہ سرسبز کیسے ہو گیا؟
☆ آم نے پانی پیا اور اس نے اپنے اندر سے گول گول لمبے لمبے سبز پیلے آم نکالے؟

Scanned with CamScanner

یہ سب کچھ کیسے ہو رہا ہے؟ اس کے پیچھے کون ہے؟ اللہ خود کہہ رہا ہے:

☆ امن خلق السمٰوات والارض...... کوئی ہے تیرے رب کے سوا' یہ سب کچھ بنانے والا؟

☆ وانزل لکم من السماء ماء...... کوئی ہے تیرے رب کے سوا پانی بنانے والا؟

☆ فانبتنا به حدائق ذات بهجه...... کوئی ہے تمہارے رب کے سوا' باغات نکالنے والا؟

☆ ماکان لکم ان تنبتوا شجرها...... ایک درخت تو پیدا کر کے دکھاؤ' اللہ کی مرضی کے بغیر؟

☆ ا الٰہ مع اللہ...... کوئی ہے اللہ کے سوا؟

اللہ رب العزت کا ہم سے مطالبہ:

اللہ پاک کا ہم سے مطالبہ ہے کہ:

میرے بندو! اور میری بندیو! تم میری جستجو کرو' تم نے چمڑے پر محنت کی اور اسے ساری دنیا میں پھیلا دیا۔ تم نے لوہے پر محنت کی' اور اسے ہوا میں اڑا دیا۔ تم نے دانے پر محنت کی اور اس سے باغیچے بنا دیے۔ تم نے پتھر پر محنت کی اور اس سے خوبصورت گھر بنا دیے۔ تم نے دھاگے پر محنت کی اور اس سے کپڑے بنا دیے۔ تم نے مردہ چیزوں پر محنت کی اور اُن میں زندگی کی برقی لہریں دوڑا دیں۔ میں تو زندہ حقیقت ہوں' جب میں مل جاؤں گا تو تمہیں سب کچھ مل جائے گا۔ ابھی تو تم......

☆ کپڑے کے غلام بن گئے ہو ☆ قینچی کے غلام بن گئے ہو

☆ چمڑے کے غلام بن گئے ہو ☆ پتھروں کے غلام بن گئے ہو

☆ چیزوں کے غلام بن گئے ہو۔

جب میری تمہاری یاری لگے گی' پھر تمہیں پتہ چلے گا کہ زندگی کسے کہتے ہیں؟ زندگی کس چیز کا نام ہے؟

Scanned with CamScanner

زندگی......

☆روٹی کا نام نہیں ☆کپڑے پہننے کا نام نہیں

☆عیش پرستی کا نام نہیں ☆خوبصورت گھر بنانے کا نام نہیں

☆بڑے بڑے کارخانے چلانے کا نام نہیں۔

اگر یہی زندگی کا مقصد ہے تو پھر موت آنے پہ یہ سب کچھ چھن کیوں جاتا ہے؟

زندگانی کی حقیقت:

کون ہے جو ہمارے ارمانوں کو پورا ہونے سے پہلے ہی ان کا خون کر کے انہیں تہہِ خاک سلا دیتا ہے' اور ساری محنت کی کمائی اوروں کے حوالے کر دیتا ہے۔ میں تو کماتے کماتے مر گیا' میری ہڈیوں کا گودا بھی خشک ہو گیا' اور میری زندگی کی ساری خوشیاں برباد ہو گئیں' کہ میرا کام چمک جائے' میری تجارت چمک جائے' میرا گھر اچھا ہو' کیسی فیکٹریوں کے محل کھڑے ہوئے ہیں۔

لیکن بہت سے بنانے والے زیرِ زمین جا چکے ہیں' آج ان کی ہڈیاں بھی ختم ہو چکی ہوں گی۔ جن کیڑوں نے ان کے گوشت کھائے ہوں گے' اُن کیڑوں کو اگلے کیڑے کھا گئے ہوں گے' اور ان کیڑوں کو اگلے کیڑوں نے دبا دیا ہوگا اور پھر وہ کیڑے اپنے ہی موٹاپے سے پھول کر مر چکے ہوں گے۔

قبر کی تپش نے ان کی ہڈیوں کو گلا دیا' ان کے گوشت کو اڑا دیا' ان کی کھال بال برابر کر دیئے' پھر زمین نے پہلو بدلا' کروٹ بدلی' تھک گئی۔ ایک طرز پر لیٹے لیٹے' جیسے ہم پہلو بدلتے ہیں' جیسے مرد و عورت سوئے ہیں کروٹ بدلتے ہیں' اسی طرح کبھی کبھی اللہ زمین کو کروٹ دیتا ہے۔

چنانچہ شیخ صاحب! میاں صاحب! چوہدری صاحب! سردار صاحب! بادشاہ صاحب! وزیر صاحب! امیرن صاحبہ! غریبن صاحبہ! امیر صاحب و بیگم صاحبہ! سب کو زمین نے پہلو بدل کر اوپر سے نیچے کر دیا اور نیچے کا اوپر کر دیا۔ وہ حسن و جمال کا پیکر جو قبر میں چورا

چورا بنا پڑا تھا' اسے بھی ہواؤں نے سلامت نہ چھوڑا۔ ظالم ہوا کا ایک جھونکا آیا' اور اس حسن کے وجود کو اس نے اسی طرح فضا میں بکھیر دیا جیسے کبھی وہ ماں کے پیٹ میں آنے سے پہلے تھا۔ اس طرح مٹ گیا' ایسے نامعلوم ہو گیا' اس طرح اس کائنات میں کھو گیا جیسے وجود میں آنے سے پہلے وہ کھویا ہوا تھا۔ اس کا کہیں کوئی نشان نہ تھا۔

پھر ایک زمانہ آیا کہ قبر بھی مٹ گئی' ہڈیاں بھی رُل گئیں' نشان بھی مٹ گئے' فضاؤں میں گم ہو گئے' کچھ ہاتھ نہ رہا' سارا کیا ہوا اور لے گئے' اور یہ خود اپنے کئے کی سزا بھگتنے قبر میں پہنچ گیا۔

کیسا مقصدِ زندگی؟

یہ کیسا مقصدِ زندگی ہے' جو چار قدم پر چل کے ساتھ چھوڑ جائے؟ یہ کیا خوشیاں ہیں جو چار دن بھی ساتھ نہ دے سکیں؟ اور آگے موت کے خوفناک گڑھے میں جا کے پھینک دیا جائے۔ یہ اقتدار کونسا اقتدار ہے' جو آ کے بیٹھے بھی نہ تھے کہ نکال دیئے گئے۔

یہ حسن کیسا حُسن ہے جو چند سال کے بعد لمبے چوڑے میک اپ کا محتاج ہوا۔ پھر چند سال کے بعد میک اپ نے بھی ساتھ چھوڑ دیا' لاکھ جھریوں کو چھپایا' لاکھ ہونٹوں کی سیاہی کو سرخی سے چھپایا' لاکھ چہرے کی پیلاہٹ کو مصنوعی سرخیوں سے سجایا' لیکن کیا کریں' ان ظالم جھریوں کا' جنہوں نے آ کر مکڑی کی طرح چہرے کا تانا بانا بُن دیا۔ اب سارے میک اپ دھرے رہ گئے' اور بڑھاپے نے پکار پکار کے کہا: اب آگے کا سامان کر! وقت آ چکا ہے۔ یہ حسن و جمال کی جگہ نہیں ہے......

یہی تجھ کو دُھن ہے رہوں سب سے اعلیٰ
ہو زینت نرالی' ہو فیشن نرالا
جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا؟
تجھے حسنِ ظاہر نے دھوکے میں ڈالا
تجھے پہلے بچپن نے برسوں کھلایا

جوانی نے پھر تجھ کو مجنوں بنایا
بڑھاپے نے پھر آ کے کیا کیا ستایا
اَجل تیرا کر دے گی بالکل صفایا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

قیامت سے پہلے دنیا کا منظر:

ہم کچھ کام کرنے کے لئے دنیا میں آئے ہیں۔ فارغ رہنے کے لئے نہیں آئے۔ وہ کام کیا ہے؟ مرنے سے پہلے اللہ کو پہچان کر اس کو راضی کرنا ہے' کہ اللہ کا سامنا ہونے والا ہے' اس کے سامنے زندگی کا حساب دینا ہے' یہ آنا' یہ مرنا' یہ کوئی بے کار ہے؟ یہ تو کافر کی سوچ ہے۔

هيهات هيهات لما توعدون...... کچھ نہیں ہے' مر گئے تو کہانی ختم ہوگئی۔ ہم کیا کہتے ہیں؟ نہیں نہیں۔ **قل بلى و ربى لتبعثن**...... **لاتاتيكم الا بغتة**...... ہم کہتے ہیں' نہیں نہیں! ایک دن حساب کا آنے والا ہے۔

ایک موت انسان کی ہے' میں مر گیا' آپ مر گئے' عورت مر گئی' مرد مر گئے' ایک دن سارا شہر مرے گا' زمین کا چپہ چپہ مرے گا' جس دن فیکٹریاں مر جائیں گی' جس دن یہ سڑکیں اور باغات مر جائیں گے۔

ایک صبح ایسی طلوع ہو رہی ہے' سورج کی نقاب کشائی کے ساتھ ہی تماشا شروع ہو جائے گا' شام ڈھلے گی' جیسے ڈھلتی ہے۔ پرندے لوٹیں گے آشیانوں کو' جیسے لوٹتے ہیں' کاروباری تھکے ہارے شام کو آئیں گے' بیویوں کو سنائیں گے' اتنا کما لیا' اتنا بنا لیا' اتنا امریکہ میں جمع ہو گیا' اتنا یورپ میں جمع ہو گیا' وہاں بنگلہ بن گیا' فلاں ملک سے مجھے اتنا آرڈر مل گیا' جرمنی سے آرڈر آ چکا ہے' امریکہ سے آرڈر آ چکا ہے' فرانس کو میں مال بھیج چکا ہوں' وہاں سے پیسے آ چکے ہیں' اِدھر پیسے بھیجے ہیں' اتنا مال تیار ہو چکا ہے۔؟

نامکمل حکایتیں:

جیسے ہم اپنے گھر جاتے ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ اتنا کپاس کو سپرے ہو چکا' اتنی کپاس چنی گئی' اتنی گودام میں آ گئی' اتنی بک گئی' ہم زمینداروں کے یہ قصے ہیں۔

ملازمین کے یہ قصے ہیں: آج افسر نے مجھے ڈانٹ دیا' فلاں فائل نامکمل رہ گئی' فلاں فائل میں نے پوری کر دی' فلاں نے مجھے بڑا بے عزت کیا' فلاں کا میں نے کام کر دیا۔

ایسے ہی ایک شام ہولے ہولے آئے گی اور دن اسی طرح دھیرے دھیرے رخصت ہو گا' اور جس طرح رات میں کہانیاں ادھوری ختم ہوتی ہیں' اور آئندہ کے لئے مکمل ہونے کا انتظار کرتی ہیں' ایسے ہی ایک شام سیالکوٹ پر آئے گی' جب ہر مرد و عورت اپنی ادھوری کہانی لے کر بستر پر چل رہا ہو گا' اور کل اس کو پورا کرنے کے منصوبے بنانے کی نیت سے سو رہا ہو گا' اور پھر اسی طرح سورج نقاب کشائی کرے گا اور پرندے اپنے گھونسلوں سے باہر آ جائیں گے۔ ہوائیں چلنا شروع ہو جائیں گی۔

☆ سورج کو پتہ نہیں' آج اس کی آخری چمک ہے!
☆ چاند کو پتہ نہیں' آج آخری غروب ہے!
☆ رات کو پتہ نہیں تھا' آج آخری اندھیرا ہے!
☆ کائنات کو پتہ نہیں' آخری دن ہے۔

پرندے گھونسلوں سے نکلے' جانور اپنے گھروندوں سے نکلے' بل سے نکلا' اپنے بھٹ سے گیدڑ نکلا' اپنی کچھار سے شیر نکلا' صبح صبح ہنگامے کھڑے ہو گئے' بچوں کو تیار کروایا جا رہا ہے' کوئی وردی پہن رہا' کسی کو پہنائی جا چکی' کسی کا ناشتہ تیار ہو رہا ہے' کسی کے منہ میں نوالا ڈالا جا چکا ہے' کوئی عورت اپنے میک اپ کو بنا رہی' بال بنائے' آئینہ دیکھ رہی' دوکاندار دوکان کھول چکا ہے' گاہک بھی جلدی پہنچ چکے ہیں' کوئی کپڑا ناپ رہا ہے' کوئی جیب سے پیسے نکال کر گننے لگا ہے' ہمارے جیسا زمیندار وہ کھیت میں پہنچ گیا' بیج ڈال دیئے۔

ایک نظام پوری طرح قائم ہے' باراتی آ رہے ہیں کہ بارات جانی ہے' بچی والے

دلہن کو سجا رہے ہیں کہ بارات کی آمد ہے' ادھر سہرے دولہا کے سر پر سج گئے' ادھر گجرے اس کے ہاتھوں میں سج گئے' اس کو میک اپ کے لئے تیار کیا جا رہا' اس کے لئے بھگیاں لائی جا رہی' مراثی ڈھول پیٹتے ہوئے آ رہے' شہنائیاں بجاتے ہوئے آ رہے' اور نائی اپنے چمچے لے کر دیگوں میں چلا رہے' اور نیچے آگ جلا رہے ہیں' کسی کو کیا خبر کہ کیا ہونے والا ہے؟

اِدھر دوکان پر استقبال ہو رہا ہے' اُدھر ٹیبل پر سائن ہو رہے ہیں' آج ایک نئی کمپنی کے سائن ہیں' آج ایک نیا آرڈر مل گیا' قلم کی حرکت ہے اور وہ سائن میں ہے' بیگم کے ہاتھ میں لقمہ ہے اور وہ بچے کے منہ کی طرف جا رہا ہے' عورت کے ہاتھ میں روٹی ہے اور وہ توے پر ڈال رہی ہے' دیہاتی عورت کے ہاتھ میں پیڑہ ہے اور وہ چاٹی سے نکال کر برتن میں ڈال رہی ہے' کسان ہل چلا رہا ہے۔

یہ سارا نقشہ آپ اپنے ذہن میں رکھیں۔ میں نے ایک ایک چیز کو تھوڑا تھوڑا بتایا تا کہ آپ کو یوں لگے کہ وہ دن بھی ایسا ہی ہوگا' اور ہر آدمی کہے گا:

مجھے کوئی فرصت نہیں' میں بہت مصروف ہوں' مجھے چھوڑ دو' مجھے بڑے کام ہیں۔

ہیبت ناک آواز:

اسی دھن میں جب ہر چیز اپنے شباب پر ہوگی' ایک دم ایک آواز آئے گی......

فاذا جاء ت الطامة الكبرىٰ...... فاذا جاء ت الصاخة...... فاذا نفخ في الصور نفخة واحدة...... ایک آواز آئے گی: **الصاخة...... الطامة......**

یہ ایسی ہیبت ناک آواز ہوگی کہ وہ ماں جو بچے کے منہ میں نوالہ ڈال رہی ہوگی' وہ ہاتھ نیچے ہو جائے گا' اور نوالہ لال کے منہ میں جانے کی بجائے دھرتی کے سینے پر جا گرے گا۔

اور جو اپنی کنگھی کر کے میک اپ سے خوش ہو رہی تھی' کنگھی گر جائے گی' گردن ڈھلک جائے گی' شیشہ یوں مُڑ جائے گا' چہرہ بھیانک ہو جائے گا۔

اور وہ ماں جو ابھی بچوں کو لوریاں دے رہی تھی' ابھی جو اپنے بچے پہ قربان ہو رہی تھی' وہ ماں اپنے بچے کو یوں اٹھا کر پھینکے گی جیسے روزانہ گندگی کو اٹھا کر باہر پھینکا جاتا ہے' اور!

☆وہ بھاگے' مراثی: ...... ڈھول چھوڑ کر!

☆وہ بھاگے' بینڈ والے: ...... اپنے بینڈ چھوڑ کر!

☆وہ بھاگے' گانے والے: ...... اپنے گٹار چھوڑ کر!

☆وہ بھاگی' عورتیں: ...... اپنی اولاد چھوڑ کر!

☆خاوند: ...... بیویاں چھوڑ کر!

☆ماں: ...... بیٹیاں چھوڑ کر!

☆بیٹیاں: ...... ماؤں کو چھوڑ کر!

دوکاندار کے ہاتھ سے قینچی گر جائے گی' وہ جو پیسے دے رہا تھا' وہ پیسے گر جائیں گے' وہ جو ہاتھ اٹھایا تھا بیج بکھیرنے کے لئے' وہ ہاتھ یوں گر جائے گا' بیج سارا ڈھیر ہو جائے گا۔ دوکان کے افتتاح کے فیتے کھڑے رہ جائیں گے۔ سائن کرنے والا قلم گر جائے گا۔ فیکٹری کھڑی رہ جائے گی۔ فیکٹریوں والے پاگلوں کی طرح بھاگیں گے' دیوانہ وار بھاگیں گے۔

لاکھوں کے نوٹ بینکوں میں چھوڑ کر بینک منیجر بھاگے' کیشئر بھاگے' پہرے دار بھاگے' چپڑاسی بھاگے۔ اسٹیٹ بینک سے لے کر ایک چھوٹا سا سود پر پیسہ دینے والا ظالم' آج کسی ظالم کی خیر نہیں ہے۔ چاروں طرف سے آواز کا دھماکہ ہوگا' گھروں کے گیٹ کھلے رہ جائیں گے' اور مالک مکان سب سے آگے بھاگ رہا ہوگا' کہ میں بچ جاؤں' میرا گھر جاتا ہے تو جائے' میری بیوی مرتی ہے تو مرے' بچے پاؤں تلے روندے جائیں گے' کوئی نہیں دیکھے گا۔

آج......

☆ خوف بڑھتا جائے گا!

☆ ہیبت بڑھتی جائے گی!

☆ آواز خوفناک ہوتی جائے گی!

☆ ایک شدت بڑھتی جائے گی!

☆ گھروں میں دراڑیں پڑتی دیکھیں گے!
☆ اپنی محنت کو ٹوٹتا دیکھیں گے!
☆ اپنے نقشوں کو بگڑتا دیکھیں گے!
☆ اپنی فیکٹریوں کو ریت کی دیوار کی طرح بیٹھتا دیکھیں گے!
☆ کائنات کو چنگھاڑتا سنیں گے!
☆ سورج اپنی آنکھوں سے پھٹتا دیکھیں گے!
☆ ستاروں کو ٹوٹتا دیکھیں گے!
☆ چاند کا نور چھنتا دیکھیں گے!

وہ آسمان جس میں کبھی جھول نہیں آیا' آج ان کے سامنے جھول جائے گا' اور پارہ پارہ ہو کر بکھرتا چلا جائے گا۔ طاقتور پہاڑ ریت کی طرح بکھرتے چلے جائیں گے۔ سمندروں میں آگ لگ جائے گی۔ جانور بے قابو ہو جائیں گے۔ درختوں میں آگ لگ جائے گی۔ زمین میں شگاف پڑ جائیں گے۔

والارض ذات الصدع......

انسان بھاگ رہے ہیں' کہیں کوئی جائے پناہ نہیں۔ کوئی راستہ نہیں۔ آج سوسائٹی کے غلاموں کی خیر نہیں۔ کہتے ہیں سوسائٹی کو دیکھنا چاہیے؟ آج دیکھو! اللہ' سوسائٹیوں کو کیسے توڑ رہا ہے؟ ایک آواز ہے' جو بڑھ رہی ہے' اور پھر ایک دھماکے کے ساتھ ساری زمین پارہ پارہ ہو جائے گی' اور اس وقت سب شہہ زور' بے زور' منہ کے بل جا گریں گے۔

فرشتوں کی موت:

پھر اللہ تعالیٰ آسمان توڑے گا' ساتوں آسمانوں کے فرشتوں کو موت کے گھاٹ اتار دے گا۔ پھر اللہ عرش کے فرشتوں کو مار دے گا۔ پھر کہے گا:

☆ جبرائیل' مرجاؤ! ☆ میکائیل' مرجاؤ!

اللہ کا عرش سفارش کرے گا: یا اللہ! جبرائیل اور میکائیل کو تو بچالے! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

اسکت! فقد کتبت الموت علی من کان تحت عرشی......

خاموش ہو جاؤ! میرے عرش کے نیچے کوئی نہیں بچ سکتا' سب مریں گے۔

جبرائیل مر گیا' میکائیل مر گیا۔ اسرافیل جو صور پھونک رہا تھا' وہ بھی چکرا کے گرا' صور ہواؤں میں اڑتا ہوا عرش پہ چلا گیا۔ اوپر اللہ رہ گیا' نیچے عزرائیل رہ گیا۔ اب اللہ پوچھے گا' بول! کون باقی ہے؟ اسے بھی پتہ ہے کہ اب میری بھی باری آ گئی۔ کہے گا: اوپر تو باقی' نیچے تیرا غلام باقی۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

مَر جا!...... **انک میت!** تیرے لئے بھی مرنا ہے۔ سب کی روح قبض کرنے والے کی آج اللہ خود روح قبض کرے گا۔ وہ ایک ایسی چیخ مارے گا کہ انسان ہوتے تو ان کے کلیجے پھٹ جاتے......

☆ آج کسی پہ رونے والا کوئی نہیں رہا!
☆ آج کسی کو دفن کرنے والا کوئی نہیں رہا!
☆ آج کسی کو کفن پہنانے والا کوئی نہیں رہا!
☆ آج کوئی مرنے والوں پہ ماتم کرنے والا نہیں!
☆ آج جائیدادوں کے چھن جانے پہ کوئی کیس کرنے والا نہیں!
☆ آج دربار موجود ہیں' درباری کوئی نہیں!
☆ تخت موجود ہیں' تخت نشین کوئی نہیں!
☆ شاہی موجود' شاہ کوئی نہیں!
☆ کاسہ گدائی موجود' گداگر کوئی نہیں!

اللہ وحدہ لاشریک کی بادشاہی:

جب اللہ سب کو موت دے دیگا' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

من کان لی شریکا فلیات...... ہے کوئی میرا شریک' جو میرا مقابلہ کرے؟ تین مرتبہ

یہی کہے گا۔ ہے کوئی میرے مقابلے میں؟ کوئی ہو تو سامنے آئے؟ پھر اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کو جھٹکا دے کر کہے گا:

☆ **انا الملك** ...... میں بادشاہ ہوں!

پھر دوسرا جھٹکا دے کر کہے گا: **انا القدوس السلام المؤمن** ...... میں ہوں قدوس وسلام ومؤمن۔ پھر تیسرا جھٹکا دے کر کہے گا: **انا المهيمن العزيز الجبار المتكبر** ...... میں ہوں مہیمن' عزیز و جبار ومتکبر۔ پھر اللہ تعالیٰ کہے گا:

☆ **اين الملوك......؟** بادشاہ کہاں چلے گئے؟

☆ **اين الجبارون......؟** وہ ظالم کہاں چلے گئے؟

☆ **ايـن الـمـتـكـبـرون......؟** وہ مال پہ اکڑنے والے' وہ حسن پہ اکڑنے والے' وہ جائیدادوں پر اکڑنے والے' فیکٹریوں پہ' کاروبار پہ' شہنشاہیوں پہ اکڑنے والے کہاں ہیں؟

☆ **لـمـن الملك اليوم؟** کون ہے آج بادشاہ! کوئی جواب نہ دے گا۔ اللہ خود ہی کہے گا: **لله الواحد القهار** ...... آج اکیلے اللہ کی بادشاہی ہے۔

اگر یہاں دنیا میں قصہ ختم ہو جاتا تو بھی مسئلہ آسان تھا' کہ ٹھیک ہے مر گئے' مٹی ہو گئے' کام ختم ہو گیا' مگر مسئلہ یہ نہیں ہے۔ میرے بھائیو اور بہنو! مَر کے مَرتا کوئی نہیں ہے' مَرنے کے بعد ہر کوئی اگلی زندگی میں چلا جاتا ہے......

☆ جہاں اللہ خود حساب لینے والا ہے!

☆ جہاں جزا اور سزا کا نظام ہے!

☆ جہاں عزت اور ذلت کے ابدی معیار ہیں!

☆ خوبصورتی' بدصورتی کی ابدی شکلیں ہیں!

☆ جہاں کامیابی' ناکامی کی ابدی کہانیاں ہیں!

☆ جہاں ذلت آئی' تو اس کی انتہا نہیں!

☆ عزت آئی' تو اس کی انتہا نہیں!

اللہ راضی ہو گیا' تو جنت دے گا۔ ناراض ہو گیا' تو جہنم دے گا۔ اگر ہم مر کے مر جاتے' تو

Scanned with CamScanner

بھی ہمیں کوئی پرواہ نہ ہوتی۔ نماز پڑھیں' چاہے نہ پڑھیں۔ پردہ کریں' چاہے نہ کریں۔ سچ بولیں' چاہے جھوٹ بولیں۔ بدکاری کریں' یا پاکدامنی سے رہیں۔ سود کھائیں' یا چھوڑیں۔ ظلم کریں' یا عدل کریں۔ پھر کوئی قصہ نہیں تھا۔

قیامت کا منظر:

میرے بھائیو اور بہنو!

عنقریب ایک بہت بڑی زندگی کا دروازہ کھلنے والا ہے۔ آپ آگے کی طرف تصور کریں' تو آپ کی زندگی کا کوئی آخری کنارہ نہیں ہے۔ آپ کی زندگی کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ اللہ خود آئے گا:

☆ **وجاء ربك والملك صفا صفا**...... اب اللہ کی کہانی' اللہ کے قرآن سے سن لو:

☆ **يوم يات**......! وہ دن آئے گا! کیسے آئے گا؟

☆ **لاتكلم نفس الا باذنه**...... اس دن کسی سے بول نہیں سکو گے' تمہاری زبانیں بند ہوں گی' لب سیئے جا چکے ہوں گے۔

☆ **يوما عبوسا قمطريرا**...... دن کو اللہ تعالیٰ عبوس کہہ رہا ہے۔ **قمطرير** کہہ رہا ہے۔ یہ ایسی خوفناک تشبیہ ہے کہ اس کو اردو میں بتانے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں۔ اللہ اس دن کس ہیبت ناک طریقے سے بیان فرما رہا ہے:

☆ **يوم يجعل الولدان شيبا** ...... جس دن بچہ بوڑھا ہو جائے گا!

☆ **وجآى يومئذ بجهنم** ...... جب جہنم لائی جائے گی!

☆ **وبرزت الجحيم للغوين** ...... دوزخ کو بھی نافرمانوں کیلئے سامنے کیا جائے گا!

☆ **وازلفت الجنة للمتقين** ...... جنت بھی لائی جائے گی!

☆ **ونضع الموازين القسط** ...... ایک ترازو بھی لایا جائے گا!

☆ **وان منكم الا واردها** ...... پل صراط کو بھی بچھایا جائے گا!

Scanned with CamScanner

☆ وجاء ربك والملك صفا صفا...... اللہ خود بھی تشریف لائیں گے!

☆ وجاء ربك والملك ...... ساتھ فرشتے بھی آئیں گے!

☆ يوم يقوم الروح والملئكة...... آج سب فرشتے دم بخود کھڑے ہونگے

آج اللہ کے سامنے کوئی بولنے والا نہیں ہوگا۔

ويحمل عرش ربك فوقهم يومئذ ثمانية...... عرش کا سایہ سروں پہ آ جائے گا' اسے آٹھ فرشتوں نے اٹھایا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا' میرے بندو! انی انصت لکم منذ ان خلقتکم الی یوم احییتکم...... میں نے تمہیں جس دن پیدا کیا اور جس دن تمہیں موت دے کر اٹھایا' اس دوران میں نے تمہیں کچھ نہ کہا' بس تمہیں دیکھتا رہا' اور تمہاری سنتا رہا۔ میں تمہیں دیکھتا رہا:

☆ قرآن سن رہا ہے؟ کہ گانا سن رہا ہے؟

☆ حلال کھا رہا ہے؟ کہ حرام کھا رہا ہے؟

☆ نماز پڑھ رہا ہے؟ کہ چھوڑ رہا ہے؟

☆ یہ عورت پردہ کر رہی ہے؟ کہ بے پردہ پھر رہی ہے؟

☆ یہ محبت سے چل رہے ہیں؟ کہ نفرت سے چل رہے ہیں؟

☆ یہ تکبر میں ہیں؟ کہ تواضع میں؟

☆ یہ زکوۃ دے رہے ہیں؟ کہ کھا رہے ہیں؟

☆ ان کا ترازو صحیح تول رہا ہے؟ کہ غلط؟

بس! میں دیکھتا رہا' میں سنتا رہا۔

اللہ تعالیٰ کی صفات:

☆ وما كان ربك نسيا ...... اور تیرا رب بھولتا نہیں!

☆ لا يضل ربي ولا ينسى ...... نہ بھولے نہ چوکے!

☆ لا تاخذه سنة ...... نہ اونگھے!

Scanned with CamScanner

☆ ولا نوم ...... نہ سوئے!

☆ ولاتحسبن الله غافلا ...... نہ غافل!

☆ ملكان الله ليعجزه من شي ...... نہ عاجز!

نہ غافل' نہ جاہل' نہ بھولے' نہ چوکے' نہ سہو' نہ نسیان' نہ غفلت' نہ ضعف' نہ کمزوری۔ طاقت' قوت' قدرت' ہیبت' جلال' کبریائی' بطش' عزت' مہیمن' کیا کیا اللہ اپنی قدرت کے نام بتاتا ہے۔

الملك القدوس — السلام المؤمن
المهيمن العزيز — الجبار المتكبر
الخالق البارى — المصور الغفار
القهار الوهاب — الرزاق الفتاح
العليم القابض — الباسط الخافض
الرافع المعز المذل — السميع البصير
الحكم العدل — اللطيف الخبير
الحليم العظيم — الغفور الشكور
العلى الكبير — الحفيظ المقيت
الحسيب الجليل — الكريم الرقيب
المجيب الواسع — الحكيم الودود
المجيد الباعث — الشهيد الحق
الوكيل القوى — المتين الولى
الحميد المحصى — المبدى المعيد
المحى المميت — الحى القيوم
الواجد الماجد — الواحد الاحد
الصمد القادر — المقتدر المقدم

المؤخر الاول	الآخر الظاهر
الباطن الوالی	المتعال البر
التواب المنتقم	العفو الرؤف
مالك الملك ذو الجلال والاكرام	المقسط الجامع
الغنی المغنی	المانع الضار
النافع النور	الهادی البديع
الباقی الوارث	الرشيد الصبور جل جلاله

اتنی قدرتوں اور جلال کے ساتھ آج وہ عدالت میں خود بیٹھا ہے۔

جنت اور جہنم کی پکار:

جہنم میں لپک اور بھڑک ہے اور جنت کی خوشبو اور مہک ہے۔ جنت کہہ رہی ہے یا اللہ!

تعبت اثماری...... و اتردت انهاری......واشفقت الی اولیائی......

فجعل الی باهلی......

☆ اللہ! میرے پھل پک گئے!	☆ میری نہروں کا پانی چھلک پڑا!
☆ میرے جام!	☆ میری شراب!
☆ میرا دودھ!	☆ میری نہریں!
☆ میرا شہد!	☆ میرا لباس!
☆ میرا زیور!	☆ میرا سونا!
☆ میری چاندی!	☆ میری مسہریاں!

اے مولا! میرے محل انتظار میں ہیں اپنے نیک بندے اور بندیوں کو جلدی بھیج دے۔

اُدھر جہنم پکار رہی ہے: **اللهم بعد قعری وعظم جمری واشتد حری**۔ اے اللہ!

☆ میرے انگارے بڑے موٹے ہو گئے!

☆ میری غاریں بڑی گہری ہو گئیں!

☆ میری آگ بڑی تیز ہوگئی!

☆ سلاسلی ...... میری زنجیریں!

☆ واغلالی ...... میرے طوق!

☆ وحمیمی ...... میرے کھولتے پانی!

☆ وغساقی ...... میری کانٹے دار جھاڑیاں!

☆ وغسلینی ...... میرا گندا پانی!

بدکار مردوں اور بدکار عورتوں، فاحش مردوں اور فاحشہ عورتوں کے زخموں سے جو گندگی اکٹھی ہوگی، وہ اللہ کھولائے گا۔ پھر وہ شرابیوں کو پلائے گا، اور فاحشوں کو پلائے گا، یہ غسلین ہے۔

یہ وہ گندگی ہو جو جسموں سے نکلے گی، پیپ، خون، پسینہ، لوتھڑے، بوٹیاں اور گند، یہ سب ایک حوض میں جمع کر کے اسے کھولایا جائے گا، پھر اسے پیالوں میں بھرا جائے گا۔
ارشاد ہوگا: پلاؤ! سب سے پہلے شرابیوں کو پلایا جائے گا۔ پھر نافرمانوں کو پلایا جائے گا۔
وہ کہے گی: یااللہ! عجل الی باھلی...... اے اللہ! جلدی بھیج دے۔
اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

لکلیکما ملأ کما...... ٹھہرو، ٹھہرو! تم دونوں کو میں نے ابھی بھرنا ہے۔ اے دوزخ تو بھی بھرے گی اور اے جنت! تو بھی بھرے گی۔

ناکام انسان:

اب اللہ تعالیٰ کہے گا: تیار ہو جاؤ! اپنے کیے کی سزا بھگتنے کے لئے! یہ وہ وقت ہے جب بچہ بھی بوڑھا ہو جائے گا۔ مر کے مر جاتے تو چھٹی ہو جاتی۔ مر کے مرنا نہیں ہے۔ یہ سب کچھ ہونے والا ہے۔ اور جب کوئی آدمی ناکام ہو جائے گا اور اس کی نیکیوں کا پلڑا ہلکا ہو جائے گا، گناہوں کا پلڑا اونچی ہو جائے گا تو فرشتہ اعلان کرے گا: ناکام ہوگیا! اللہ فرمائے گا: خذوہ...... پکڑو! فرشتے بھاگیں گے، اور پتہ ہے اس کو کہاں سے

پکڑیں گے؟اس کے منہ میں ہاتھ ڈالیں گے'اس کا نیچے والا جبڑا کھول کر اس کے منہ میں ہاتھ ڈال کر' ٹھوڑی کے ساتھ جھٹکا دیں گے' نیچے والا سارا جبڑا نکل کر باہر آ جائے گا۔ اس کو ننگے بدن گھسیٹیں گے۔ وہ کہے گا: رحم کرو!

فرشتے کہیں گے: تم پہ رحمٰن نے رحم نہیں کیا' ہم کہاں سے رحم کریں؟

کسی عورت کی ناکامی کا فیصلہ ہو گیا کہ ہار گئی' بازی۔ اس کی ساری متاع لٹ گئی۔

کہا جائے گا: پکڑو اسے! فرشتے بھاگیں گے! اور اسے سر کی چوٹی سے پکڑیں گے' ایک جھٹکا دیں گے۔ وہ کہے گی: رحم کرو! فرشتے جواب دیں گے: رحمٰن نے رحم نہیں کیا' ہم کہاں سے رحم کریں؟

یہ تو ابھی پکڑ ہو رہی ہے' ابھی آگے گھر آ رہا ہے۔ کس چیز کا گھر؟ آگ کے پردے......

☆ **نارا احاط بھم سرادقھا:** ابھی بستر بچھائے جائیں گے۔

☆ **لھم من جھنم مھاد:** انگارے اکٹھے کر کے جوڑ کے مسہری بن جائے گی۔ اوپر بستر بچھایا جائے گا۔

☆ **و من فوقھم غواش:** آگ کی چادروں کو گھرا کو کے ان کے بستر بنا کر' اسے اندر ڈال دیا جائے گا۔

کامیاب انسان:

میرے بھائیو اور بہنو!

مسئلہ بڑا مشکل ہے! مگر ہم نے آسان سمجھ رکھا ہے۔ ہم نے روٹی ہی کو کام بنا لیا ہے۔ دنیا کی زیب و زینت پر ہی دیوانے ہو گئے۔ کامیابی کا فیصلہ ہو گیا کہ:

یہ عورت کامیاب ہو گئی! یہ مرد کامیاب ہو گیا!

جب یہ اعلان ہو گا تو اس کے ساتھ ہی ایک نعرہ بلند کرے گا: **ھاؤم......**

یہ ایک نعرہ ہے' جسے قرآن ایک لفظ دیتا ہے۔ اس کا اردو ترجمہ نہیں ہے۔ لیکن ہم اس کا مطلب یہ لے سکتے ہیں: آ جاؤ! آ جاؤ!

جب آدمی بازی جیت جائے گا تو اس کے منہ سے خوشی سے بے ساختہ یہ نعرہ نکلے گا' آدمی بے قابو ہو جائے گا۔ یہاں لوگ چار پانچ سال کا الیکشن جیتتے ہیں تو کیا کیا ڈھول باجے بجاتے ہیں؟ دیوانے کیسے کیسے نعرے لگاتے ہیں؟ وہاں بھی کامیاب ہونے والیاں اور کامیاب ہونے والے دیوانے ہو جائیں گے۔ لوگ متوجہ ہوں گے: کیا ہوا؟ اپنا پیپر کھولے گا! اپنا پرچہ کھولے گی! پھر کہے گی:

اقرؤ کتابیه...... میرا پیپر نہیں دیکھتے ہو؟ میں پاس ہو چکی ہوں! اری بہن! تو کیسے پاس ہو گئی؟ ہم تو برباد ہو گئے۔ ارے بھائی! تو کیسے پاس ہو گیا؟ ہم تو برباد ہو گئے۔

جواب ملے گا: **انی ظننت انی ملاق حسابیه**......

مجھے پتہ تھا' میں نے اللہ کو حساب دینا ہے۔ میں تیاری کرتا رہا' میں تیاری کرتی رہی۔ میں دیوانہ نہیں تھا' کہ سیالکوٹ کی گلیوں میں زندگی برباد کر دیتا۔ میں دیوانی نہیں تھی کہ چار روزہ زندگی کے لئے اپنے آپ کو بیچ دیتی۔ میں تیاری میں لگی رہی۔

مسافر شب سے چلتے ہیں جو جانا دور ہوتا ہے

حضرت رابعہ بصریؒ:

حضرت رابعہ بصریؒ میں عورت ہونے کے لحاظ سے کوئی خوبی نہیں تھی۔ عورت میں کشش کے لئے ضروری ہے کہ:

☆ خاندانی ہو ☆ خوبصورت ہو ☆ مالدار ہو ☆ بانجھ نہ ہو

ان چاروں میں سے ایک چیز بھی رابعہؒ میں نہ تھی۔ خاندان کے لحاظ سے غلام ہیں۔ شکل وصورت میں کالی ہیں۔ اور مال' غلام کو کہاں سے ملے گا؟ بانجھ بھی ہیں۔ صاحب اولاد بھی نہیں ہے۔ مگر میں کیوں تیرہ سو سال بعد اس کا نام یہاں زندہ کر رہا ہوں؟ اس کا نام کیوں بلند ہو رہا ہے؟ اس زمانے کی بڑی بڑی بیگمات' بڑی بڑی حسین' بڑی بڑی نازنین' ہیروں میں چمکنے والی' سونے چاندی میں لگی ہوئیں' آج ان کا نام کوئی ہے۔ بنو امیہ کا دور ہے' جن کے حرم میں دنیا کی حسین ترین عورتیں داخل تھیں' آج ان کا کوئی نام نہیں

ہے۔ مگر ہر طرف رابعہ رابعہ ہو رہی ہے۔ رات کو نہا کر کپڑے بدل کر اپنے خاوند سے پوچھتیں: میری ضرورت ہے؟ وہ کہتے: کوئی نہیں ہے۔

پھر پوچھتیں: مجھے اجازت ہے؟ وہ کہتے: اجازت ہے۔

پھر مصلی اور رابعہ ایک ساتھ رات گزارتے تھے۔

حضرت حسن بصریؒ کی خواہش:

حضرت رابعہ بصریؒ کے خاوند جوانی میں فوت ہو گئے۔ چنانچہ حضرت حسن بصریؒ جیسی عظیم شخصیت خود چل کے آئے۔ نکاح کا پیغام لے کر آئے۔ حسن بصریؒ اپنے وقت کے سب سے بڑے امام تھے جن کو لوگ بیٹیاں دینے کے لئے مارے مارے پھرتے تھے۔ یہ خود چل کر گئے کہ میں آپ سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ پردے میں بات ہو رہی ہے۔ وہ کہنے لگیں: میرے چار سوالوں کا جواب دے دو میں نکاح کر لیتی ہوں۔ کہنے لگے فرمایئے!

کہنے لگیں: یہ بتاؤ! میں جنتی ہوں کہ دوزخی ہوں؟ حضرت حسن بصریؒ خاموش رہے۔

پھر کہنے لگیں: یہ بتاؤ! جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اعمال نامہ بکھیرے گا تو کسی کے سیدھے ہاتھ میں آئے گا اور کسی کے الٹے ہاتھ میں۔ میرے کس ہاتھ میں آئے گا؟ سیدھے یا الٹے ہاتھ میں؟ آپ چپ ہو گئے۔ پھر فرمانے لگیں: یہ بتاؤ! جب اعمال تولے جائیں گے تو کسی کی نیکیاں گھٹیں گی، کسی کی بڑھیں گی، میری نیکیاں بڑھ جائیں گی کہ گھٹ جائیں گی؟ حضرت حسن بصریؒ پھر چپ رہے۔

وہ پھر کہنے لگیں: اچھا یہ بتاؤ! جب پل صراط سے گزارا جائے گا، کچھ گر جائیں گے، کچھ پار لگ جائیں گے۔ میں پار لگنے والوں میں ہوں یا گرنے والوں میں؟

حضرت حسن بصریؒ فرمانے لگے: رابعہ! تیرے کسی سوال کا جواب میرے پاس نہیں۔

فرمانے لگیں: حسن! جاؤ! مجھے تیاری کرنے دو میں فارغ نہیں ہوں۔ میرے سامنے بہت بڑی گھاٹی آ رہی ہے، مجھے تیاری کرنے دو میں فارغ نہیں ہوں۔

موت کی فکر:

ہمارے سامنے ایک منزل ہے۔ہم راہی ہیں۔مقیم نہیں' مسافر ہیں۔آپ سمجھتے ہیں کہ یہ تبلیغ والے آئے ہیں' تین دن کے لئے یہ مسافر ہیں' اور سیالکوٹ میں رہنے والے مقیم ہیں۔اللہ کی قسم! آپ بھی مسافر اور ہم بھی مسافر ہیں۔اس سفر کا اختتام جا کر موت پہ ختم ہوگا۔پھر آگے ایک نئی زندگی شروع ہونے والی ہے' جس کا اختتام کوئی نہیں ہے۔اس زندگی کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنا ہے۔یہ عزت کی چیز ہے۔کوئی کب تک رہے گا؟ آخر تو جدائی ہے۔آخر تو وصال ہے۔روزانہ اٹھنے والے جنازے بتاتے نہیں ہیں کہ یہ ٹوٹ جانے کا گھر ہے۔پڑی ہوئی میتیں یہ بتاتی نہیں ہیں کہ یہ جگہ جی لگانے کی نہیں ہے۔ہوش میں آئے تو بڑی خوبصورت دنیا دیکھی' پتہ بھی نہیں تھا کہ موت کیا ہوتی ہے؟ پھر چاروں طرف دیکھا' وہ دادی مرگئی' وہ دادا مر گیا' وہ نانی مرگئی' وہ نانا مر گیا۔پتہ چلا یہاں سے لوگ جاتے بھی ہیں۔

میری والدہ گزشتہ سال فوت ہوئیں۔میں حج پہ تھا۔ان کی میت پڑی ہوئی تھی اور لوگ رو رہے تھے۔میری بھتیجی کوئی تین برس کی ہوگی۔وہ میری بیوی سے پوچھتی ہے: چچی! یہ لوگ کیوں رو رہے ہیں؟ میری بیوی نے کہا: بیٹی! آپ کی دادی اماں فوت ہوگئی ہیں۔وہ بچی کہتی ہے: فوت! کیا ہوتا ہے؟

میری بیوی نے کہا: مر گئی ہیں۔وہ پھر پوچھتی ہے: مر گیا! کیا ہوتا ہے؟

اسکے گھر میں یہ پہلا حادثہ ہے اور عمر تین چار برس ہے۔اس نے تو صرف ہنستا دیکھا تھا' آج اتنے لوگوں کو روتے دیکھا تو پریشان ہے کہ لوگ روتے کیوں ہیں؟ میری بیوی نے پھر کہا: آپ کی دادی اماں' اللہ کے پاس چلی گئی ہیں۔اللہ کے پاس کہاں چلی گئی ہیں؟ یہ تو یہاں سوئی پڑی ہیں' یہ بولتی کیوں نہیں؟ یہ اٹھتی کیوں نہیں؟ اور یہ روتے کیوں ہیں؟

یہ پہلی ضرب لگی ہے اس معصوم شیشے پر' اور پھر یہ لگتی رہیں گی۔یہاں تک کہ ایک دن اپنا آئینہ بھی ٹوٹ جائے گا۔ہم کیسے دیوانے لوگ ہیں؟ یہ کیسی دیوانی عورتیں ہیں؟ اور یہ کیسا دیوانوں کا جہان ہیں؟

Scanned with CamScanner

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کا وصال:

حضرت فاطمہؓ کا جب وصال ہونے لگا تو آپ بیمار تھیں۔ حضرت علیؓ کسی کام سے باہر گئے ہوئے تھے۔ اپنی خادمہ کو بلا کر فرمایا: میرے لئے پانی تیار کر! چنانچہ خادمہ نے پانی تیار کیا۔
پھر فرمایا: مجھے غسل کروا! غسل کروایا گیا۔ پھر کپڑے پہنے۔ اور فرمانے لگیں: میری چارپائی درمیان میں کردے! چنانچہ انہوں نے چارپائی کو درمیان میں کردیا۔ پھر لیٹ گئیں اور قبلے کی طرف منہ کرلیا۔ پھر فرمایا: اب میں مر رہی ہوں۔ میرا غسل ہو چکا ہے' خبردار! میرے جسم کو کوئی نہ دیکھے! بس یہی میرا غسل ہے۔ یہ کہہ کر انتقال فرما گئیں۔

حضرت علیؓ کو صدمہ:

حضرت علیؓ آئے تو دیکھا' کہانی ختم ہو چکی ہے۔ چوبیس سال کی عمر میں حضرت فاطمہؓ نے انتقال فرمایا۔ جب ان کی خادمہ نے تمام واقعہ سنایا تو فرمانے لگے:
اللہ کی قسم! ایسا ہی ہوگا جیسے فاطمہؓ کہہ گئیں۔
چنانچہ جب قبر میں دفن کردیا گیا' لوگ بھی کھڑے ہوئے ہیں' حضرت علیؓ نے ایک منظر قائم کیا' آواز دی: یا فاطمہؓ...... دو تین مرتبہ آواز دی' کوئی جواب نہ آیا۔ پھر یہ اشعار پڑھے۔ ترجمہ:

یہ فاطمہؓ کو کیا ہوا......؟
یہ تو میری ایک پکار پر تڑپ کے اٹھ جاتی تھیں......!
آج میری صدا......!
صدائے بازگشت بن چکی ہے اور جواب نہیں آرہا......
یہ جواب کیوں نہیں آرہا......؟
ارے محبوب......!

Scanned with CamScanner

صرف قبر میں جاتے ہی ساری محبتیں بھول گئے......؟

ہاں! کوئی کب تلک ساتھ رہتا ہے......؟

آخر ساتھ ٹوٹ ہی جاتے ہیں......

میں نے انہی ہاتھوں سے......

اپنے محبوب نبی ﷺ کو دفن کیا......

آج......

انہی ہاتھوں سے میں نے فاطمہؓ کو گم کر دیا......

مٹی میں کھو دیا......

مجھ پر یہ بات کھل گئی......

کہ یہاں کسی کی دوستی سلامت نہیں رہ سکتی......

اور ایک دن مجھ پر بھی یہ رات آنے والی ہے......

جس دن میرا بھی جنازہ اٹھ جائے گا......

تو رونے والوں کا رونا میرے کس کام کا......؟

ہمیں کیا' جو تُربت پہ میلے رہیں گے

تہہِ خاک ہم تو اکیلے رہیں گے

سامانِ آخرت:

وہ کون سا سرمایہ ہے جو موت کے بعد کام آئے گا؟ وہ پیسہ تو نہیں ہے! دولت تو نہیں ہے! حسن و جمال تو نہیں ہے! حسب و نسب تو نہیں ہے۔ حسب نسب کسی کو بچا سکتا تو ابولہب دوزخ میں نہ جاتا۔ حسب نسب کسی کو گراتا تو بلال حبشیؓ جنت میں نہ جاتا۔ حسب نسب کسی کو گراتا تو میں رابعہ بصریؒ کا قصہ تیرہ سو سال بعد نہ سناتا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ پر مر مٹنے کی بات ہے' آگے کیا لے کر جانا ہے؟ تبلیغ اسی بات کی تیاری اور محنت ہے کہ آگے سرمایہ لے جاؤ۔ آگے کا سرمایہ پیسہ نہیں' دولت نہیں' اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو راضی کرنا ہے۔

اس کی منشا پر مرمٹنا ہے' اس کی خواہش پر اپنی خواہش کو قربان کرنا ہے۔ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم نے ایسے ماحول میں آنکھ کھولی جہاں اپنی خواہش کی پوجا ہوتی ہے۔

افرأیت من اتخذ الٰہه هواہ......

ذرا اس کو دیکھو تو سہی! اس مرد کو تو دیکھو! اس عورت کو دیکھو! جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنالیا ہے' خواہش کو خدا بنانے کا کیا مطلب؟ جو جی میں آئے وہ کرنا ہے۔ قرآن پکارا' نہیں سننا۔ شریعت پکاری' نہیں سننا۔ نبی پکارا' نہیں سننا۔ مگر ہم نے جو جی میں آیا' وہ کرنا ہے۔ اس خول سے باہر نکلو۔

امت کے لئے نبی الرحمۃ ﷺ کے آنسو:

میرے بھائیو اور بہنو! اللہ کے محبوب ﷺ کی زندگی پر آؤ! اس جیسا شفیق کوئی نہیں' اس جیسا مہربان کوئی نہیں' جو امت کے ایک ایک فرد کے لئے رویا ہے۔ تڑپ تڑپ کر تئیس برس گزارے ہیں۔ اسی نبی ﷺ کی زندگی کے ہم باغی ہوگئے۔ کوئی ماں مجھے دکھاؤ جو اپنے بچے کے لئے تئیس برس چھوڑیے' تئیس مہینے رو کر دکھادے۔ تئیس مہینے چھوڑیے! تئیس ہفتے رو کر دکھادے۔ تئیس ہفتے رہنے دیجئے! تئیس گھنٹے مسلسل رو کے دکھادے۔ نہیں پاؤ گے ایسی ماں دھرتی پر۔ مگر میں بتاتا ہوں! چودہ سو بائیس سال پہلے مدینے کو دیکھو! ایک ذات ہے' جس پر کائنات بھی فدا اور قربان ہے۔

- ☆ جو جہاں قدم رکھتا ہے' زمین ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔
- ☆ جہاں ماتھا رکھتا ہے' تحت الثریٰ تک زمین گلزار ہو جاتی ہے۔
- ☆ جدھر سے گزر جاتا ہے وہاں بہار آجاتی ہے۔
- ☆ جہاں بیٹھتا ہے تو عرش کی تجلیاں اس پر سایہ کرلیتی ہیں۔
- ☆ جو زمین پر بیٹھے جنت و جہنم کو دیکھتا ہے۔
- ☆ لوحِ محفوظ کو پڑھتا ہے۔

جس کی زمین پر اتنی بلند پرواز ہے کہ پہلا آسمان پیچھے دوسرا پیچھے تیسرا پیچھے چوتھا پیچھے پانچواں پیچھے چھٹا پیچھے ساتواں آسمان اس کی گرد کو بھی نہ پا سکا۔ سدرۃ المنتہیٰ بھی اس کی گرد دیکھتا رہ گیا پر اسے نہ دیکھ سکا۔ عرشِ معلیٰ بھی جس کی منزل نہیں نشانِ منزل بنا۔ وہ عرش سے بھی اوپر اٹھتا چلا گیا عرش بھی اس کی گرد دیکھتا رہ گیا۔ آگے ستر ہزار نور کے پردے تھے وہ بھی اٹھتے چلے گئے اور اللہ خود اس کے سامنے آ گیا۔

فکان قاب قوسین او ادنیٰ......

ایسی بڑی ہستی آپ کے لئے مدینے میں بیٹھ کے آنسو بہا رہا ہے! اس کی داڑھی مبارک تر ہو چکی ہے اس کا سینہ بھیگ چکا ہے وہ سجدے میں ہے اور زمین پر اس کے آنسوؤں سے کیچڑ بن چکا ہے۔ اس کی بیوی پیچھے بیٹھ کر رو رہی ہے کہ اتنا کیوں تڑپ رہے ہیں؟ دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں کہ اتنا لمبا سجدہ لگتا ہے انتقال کر گئے ہیں۔ اتنا طویل سجدہ زندہ آدمی نہیں کر سکتا۔ فوت ہو گئے ہیں یہ لمبے سجدے کس لئے ہیں؟ یا اللہ! میری امت بخش دے۔

صحابہؓ و اہلِ بیت کو بشارت:

مزے کی بات یہ ہے کہ صحابہؓ تو سارے بخشے جا چکے ہیں ان کی جنت کا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی زندگی میں ہی وعدہ کر لیا۔

☆ **رضی الله عنهم و رضوا عنه** یہ ہم سے راضی ہم ان سے راضی۔

☆ **وكلا وعد الله الحسنیٰ** سارے صحابہؓ کے لئے ہم نے جنت کا وعدہ کر دیا۔

☆ حسنؓ! جنت کے سردار!

☆ حسینؓ! جنت کے سردار!

☆ فاطمہؓ ! جنت کی عورتوں کی سردار!

☆ علیؓ کا گھر حضور ﷺ کے گھر کے سامنے!

ازواج مطہرات کی قرآن پاک میں عجیب انفرادیت بیان ہوئی۔

مرأۃ اور زوج کا فرق:

اللہ تعالیٰ نے ساری عورتوں کو قرآن میں مرأۃ کے لفظ سے خطاب کیا ہے۔
امرأۃ عمران...... عمرانؑ کی بیوی' نوحؑ کی بیوی' لوطؑ کی بیوی' فرعون کی بیوی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ کی بیویوں کو ایک جگہ بھی امرأۃ کے لفظ سے خطاب نہیں کیا' بلکہ ہمیشہ لفظ زوج سے خطاب فرمایا۔ **واذ اسر النبی الی بعض ازواجه حدیثا......**
دوسری جگہ فرمایا: **مرضات ازواجك......**
تیسری جگہ فرمایا: **وازواجه امهتهم......**
کہ یہ میرے نبی کی ازواج ہیں۔ ہمارے نبی کی بیویوں کو اللہ تعالیٰ زوجہ کہتا ہے۔
چلو نوحؑ اور لوطؑ کی بیویاں تو نافرمان تھیں' مگر ابراہیمؑ کی بیوی سارہؑ تو فرمانبردار تھیں۔ اسحاقؑ کی والدہ' یعقوبؑ کی دادی' یوسفؑ کی پڑدادی تھیں' وہ تو مقدس ترین عورت ہے اس کو بھی اللہ تعالیٰ **امرأۃ** فرمارہے ہیں۔ لیکن ہمارے نبی ﷺ کی بیگمات کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں **زوجة**۔ **زوجة** اور **امرأۃ** میں کیا فرق ہے؟ **امرأۃ** اسے کہتے ہیں جس سے شادی ہوجائے' اور آپ کا اور اس کا ایک نسب کا سلسلہ چل پڑے۔ جب کہ **زوجة** اس شریک حیات کو کہتے ہیں جو:

☆ خاوند کی ہمراز بن جائے۔
☆ شریکِ غم بن جائے۔
☆ شریکِ سفر ہو۔
☆ شریک حضر ہو۔
☆ خاوند کی خوشی اس کی خوشی ہو۔
☆ خاوند کا غم اس کا غم ہو۔
☆ خاوند کی راحت' اس کی راحت ہو۔
☆ خاوند کا رونا' اس کا رونا ہو۔

☆ خاوند کی آہ اس کی آہ ہو۔

☆ خاوند کا درد اس کا درد ہو۔

جو اپنے خاوند کے دم میں دم بھرے۔ قدم سے قدم ملا کے چلے اور اس کی پشت پناہ بن جائے۔ اس کا سہارا بن جائے اس پر فدا ہو جائے۔ اس کو عربی میں زوج کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے نبی ﷺ کی بیگمات کو ازواج فرما رہے ہیں اور انہیں خطاب دے رہے ہیں کہ یہ مسلمانوں کی مائیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ انہیں عزت دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

لستن کاحدمن النساء......

اے میرے نبی کی بیویو! تمہارے جیسی کائنات میں کوئی عورت ہے ہی نہیں۔

اے نبی ﷺ! آپ کے تو سارے گھر کا مسئلہ حل ہو گیا' پھر کیوں رو رہے ہیں؟

رحمت اللعالمین کا امت کے لئے تڑپنا:

آپ ﷺ عرفات میں کیوں رو رہے ہیں؟ منیٰ میں کیوں رہے ہیں؟ حرم میں کیوں رو رہے ہیں؟ رات کو ان کے رونے سے عرشوں پہ ہلچل کیوں مچی ہوئی ہے؟ یہ رونا بعد میں آنے والی امت کے لئے ہے۔ کہ میری اگلی امت بخشی جائے۔ وہ تباہی سے بچ جائے۔ تئیس برس روئے اور ایسا روئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو بھی رحم آتا تھا کہ اتنا تو نہ رویا کر۔ میں نے کب کہا تھا' اتنا رویا کر۔ ایسا روئے کہ میری امت کے مرد بخشے جائیں۔ عورتیں بخشی جائیں۔ بڑے بخشے جائیں۔ چھوٹے بخشے جائیں۔ نافرمان بخشے جائیں۔ سارے بخشے جائیں۔ اور پھر:

ولہ ازیز کازیز العرجل......

آپ ﷺ کے سینے سے ایسی آواز آتی تھی جیسے ہانڈی کھولتی ہے۔

اللہ کے سامنے گڑگڑا کر کہہ رہے ہیں:

یا اللہ! ابراہیمؑ نے کہا تھا: معاف کر! تیری مرضی، نہ کر تیری مرضی۔ عیسیٰ نے کہا تھا: معاف کر، تیری مرضی، نہ کر تیری مرضی۔ یا اللہ! میں یہ نہیں کہتا، بلکہ میں کہتا ہوں:

امتی امتی...... امتی امتی......

میری امت کو معاف کر دے۔ یا اللہ! نہیں کرنا، پھر بھی کر دے نا۔ اور پھر اتنا روئے کہ آپ ﷺ کی ہچکی لگ گئی۔ پھر جبرائیلؑ ہانپتے کانپتے بھاگے آئے اور عرض کی: یارسول اللہ! اللہ پوچھ رہے ہیں، کیا ہوا؟ آپ ﷺ نے کہا: مجھے میری امت کا غم رُلا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اچھا! روئیں نہیں، میں آپ کی امت کے بارے میں آپ کو خوش کر دوں گا۔

غیر اسلامی رسم ورواج:

ہم نے اسی کی نافرمانی کرنی ہے؟ اسی کے طریقوں کو ذبح کرنا ہے؟ میرے بھائیو اور بہنو! کچھ تو سوچو! جو آپ کے لئے پس گیا، اس کے بارے میں کبھی تو اپنے دل میں جھانک کے دیکھو! کبھی تو بیٹھ کے اپنے ضمیر کی صدا کو سنو! کہ وہ کیا کہتا ہے؟ اللہ کی قسم! مردہ سے مردہ ضمیر بھی پکارے گا کہ جو کچھ ہو رہا ہے، غلط ہو رہا ہے۔ شادیوں میں یہ مہندی کہاں سے آ گئی؟ مہندی کے نام پر شریعت کی دھجیاں اڑا دیں اور مہندی کے نام پر فحاشی کے بازار گرم کر دینا، یہ کہاں سے آ گیا؟ یہ تو ہندوؤں کی رسم ہے، مسلمانوں نے کہاں سے لے لی؟

☆ کوئی فاطمہؓ کی مہندی رچی دکھا دے۔
☆ کوئی خدیجہؓ کی مہندی کی شمعیں دکھا دے۔
☆ کوئی رقیہؓ و زینبؓ و ام کلثومؓ کی مہندی کی شمعیں دکھا دے۔
☆ کوئی فاطمہؓ کی بارات دکھا دے۔
☆ کوئی بینڈ باجے دکھا دے۔
☆ کوئی لڑکیوں کا ناچنا دکھا دے۔

جن بچیوں کی حیا کو دیکھ کر فرشتے بھی حیا کر جاتے تھے انہیں کی بے حیائی کو دیکھ کر شیطان بھی آنکھیں چرا گیا۔ جن نوجوانوں کے تقدس کو دیکھ کر فرشتے بھی حیران ہوتے تھے انہی نوجوانوں کی فحاشی کو دیکھ کر شیطان بھی آنکھیں چرانے لگا۔ ہم کیا کر بیٹھے؟ بھائیو اور بہنو! ہم نے اُس کے خلاف بغاوت کی ہے جو ہمارے لئے آخر دم تک روتا روتا دنیا سے اٹھ گیا۔

نبی الرحمت ﷺ کو اُمت کی فکر:

ایک پہر گزر چکا ہے بارہ تاریخ آچکی ہے پیر کا دن ہے کائنات میں وہ حادثہ ہونے والا ہے جو نہ کبھی پہلے ہوا نہ بعد میں ہوگا۔ جبرائیل کانپتے کانپتے اندر آئے ساتھ ایک فرشتہ اُترا جو پہلے نہ بعد میں کبھی اترا۔ دونوں باادب کھڑے ہو گئے۔

آپ ﷺ نے پوچھا: کیا بات ہے؟

جبرائیل امین نے عرض کی: یارسول اللہ! ملک الموت باہر کھڑا ہے اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے۔ اجازت ہو تو آجائے ورنہ واپس چلا جائے۔ (ہم کس کی نافرمانی کر رہے ہیں؟ جس کے سامنے ملک الموت بھی دب کے کھڑا ہو جائے اندر نہ آسکے؟)

آپ ﷺ نے فرمایا: آجائے۔ وہ آگیا!

ملک الموت بولے: یارسول اللہ! آپ ﷺ کے رب کا حکم تھا اجازت لے کر اندر جاؤں ورنہ واپس آجاؤں۔ (یہ کام پہلے نہیں ہوا نہ آئندہ ہوگا) یارسول اللہ! اللہ نے اختیار دیا ہے چلیں! یا رہیں۔ آپ ﷺ نے جبرائیل ؑ کو دیکھا انہوں نے فرمایا: اللہ آپ کی ملاقات کا شوق رکھتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ! اور اللہ سے پوچھ کے آؤ کہ میرے بعد میری امت کے ساتھ کیا کرے گا؟

ہم اس کی زندگی کو ٹھکرا رہے ہیں ہم اس کے طریقوں کے باغی ہو گئے؟

☆ بھائی سود چھوڑ دو!

کہا: پھر تجارت کیسے ہو؟

☆ بہن! تو پردہ کر لے!

Scanned with CamScanner

کہا: پھر سوسائٹی میں رہیں گے کیسے؟

☆ کیا عجیب جوابات ہیں!

☆ بھائی! یہ مہندی چھوڑ دو! یہ ظلم ہے۔

کہا: معاشرے میں زندہ رہنا ہے' لوگوں کے ساتھ چلنا ہے' پھر نبھے گی کیسے؟

ادھر کی وفائیں دیکھو! اور اپنی جفائیں دیکھو۔ ایسی جفا تو جانور بھی نہیں کرتا۔ یہ تریسٹھ برس کا تھکا ہارا مسافر ہے۔ اپنی زندگی کا سب کچھ لگا چکا ہے۔ پھر بھی جاتے جاتے امت کا سوال کیا۔ پہلے پوچھ کے آؤ! اللہ! میری امت کے ساتھ کیا کرے گا؟ ایسا درد و غم تھا۔

آخری لمحات:

جب آپ ﷺ جنت البقیع سے واپس آئے اور سر میں درد اٹھا' درد بڑھتا گیا' اور بخار کی شکل تبدیل کر گیا۔ آپ ﷺ جس گھر میں ہوتے' پوچھتے' کل میں کہاں ہوں گا؟ سب کو اندازہ ہو گیا کہ حضور ﷺ اماں عائشہؓ کے گھر ٹھہرنا چاہتے ہیں۔ تمام بیبیوں نے آپس میں مشورہ کیا' آپ ﷺ حضرت زینبؓ کے گھر میں تھے' یا حفصہؓ کے۔ سب نے مشورہ کر کے کہا: یا رسول اللہ! ہم سب بخوشی اجازت دیتی ہیں کہ آپ باقی وقت عائشہؓ کے گھر گزاریں۔ آپ ﷺ نے سب کا شکریہ ادا کیا' اور کہا: اللہ تمہارا بھلا کرے۔ آخری دم تک عدل کا دامن نہیں چھوڑا' چنانچہ اماں عائشہؓ کے گھر تشریف لے گئے۔

آخری نصیحت:

پھر آپ ﷺ نے عباسؓ و علیؓ کو بلایا' اور ان کے سہارے مسجد میں تشریف لے گئے۔ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

اے لوگو! میں نے تم میں ایک عرصہ گزارا ہے' اس زندگی میں ممکن ہے میں نے قول و فعل کے اعتبار سے کسی پر کوئی زیادتی کی ہو۔ میں حاضر ہوں' مجھ سے بدلہ لے سکتا ہے۔

ایسی شفقت تھی' ایسی محبت تھی' جاتے ہوئے بھی یہی سوچ ہے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:

حضور ﷺ کا سر میرے سینے پر رکھا ہوا ہے' جسم آپ کا دراز تھا' آپ ﷺ نے جبرائیل سے کہا: جاؤ! اللہ سے پوچھو! میرے بعد میری امت کے ساتھ کیا کرے گا؟

جواب آیا: ہم آپ ﷺ کی امت کو تنہا نہیں چھوڑیں گے۔ ساتھ دیں گے۔

کہا: بس! الئن قرت عینی......

اب میری آنکھیں ٹھنڈی ہیں' عزرائیل! اپنا کام کرو!

اللھم الرفیق الاعلیٰ...... اللہ! اوپر والوں کا ساتھ دیدے!

جب حضرت عائشہؓ نے یہ آواز سنی تو کہا: بس! اللہ کا رسول ہمارا ساتھ چھوڑ گیا۔ ادھر عزرائیلؑ نے اپنا کام شروع کیا' اور عین اس وقت میں بھی اپنے وقت کو اپنی امت کیلئے خرچ کیا۔

الصلوٰۃ و ما ملکت ایمانکم......

اے میری امت کے بیٹے اور بیٹیو! نماز نہ چھوڑنا' ماتحتوں پر ظلم نہ کرنا!

ہماری جفائیں:

آج کتنی عورتیں نمازی ہیں؟ کتنے مرد نمازی ہیں۔

و ما ملکت ایمانکم......

ماتحتوں' نوکروں اور غریبوں سے اچھا سلوک کرنا۔ نوکرانیوں پر ظالم نہ بن جانا۔ اچھا سلوک کرنا۔ چائے کی پیالی ٹھنڈی دے دی تو گالیاں' جھاڑو صحیح نہیں دیا تو پٹائی' یہ ظلم نہ کرنا۔ میری آخری نصیحت ہے کہ غریبوں سے اچھا سلوک کرنا' اور نماز کو ہاتھ سے نہ جانے دینا۔

دیکھو تو سہی! ان گھروں میں کیا ظلم ہو رہا ہے؟ بازاروں میں کیا ظلم ہو رہا ہے؟ اذان پہ کتنے مرد اٹھ کے مسجد کو چلتے ہیں؟ کتنی عورتیں مصلے پر بیٹھتی ہیں؟ نبی الرحمت ﷺ کی وفائیں دیکھ لو اور اپنی جفا بھی دیکھ لو! وہ ہستی جس کی جان نکالتے

Scanned with CamScanner

ہوئے عزرائیلؑ رو پڑے۔

میں نے چند مہینے پہلے یہ حدیث پڑھی کہ جب عزرائیلؑ نے حضورﷺ کی روح نکالی تو ان کے بھی آنسو بہہ پڑے اور کہنے لگے:

ہائے محمد! یہی کہتے ہوئے آسمان کو اٹھ رہا تھا اور روتا ہوا جا رہا تھا۔

لوگو! اس نبیﷺ کے طریقوں پر آ جاؤ۔

دشمنانِ اسلام کی اطاعت' آخر کب تک؟

یہ کیا ظلم ہے؟ صبح صبح اٹھ کے دیکھو! چار چار سال کے لڑکے گلے میں ٹائیاں لٹکائے ہوئے' پتلونیں شرٹیں پہنے ہوئے سکول جا رہے ہیں۔ اس معصوم پر کتنے بڑے ظالم ماں باپ مسلط ہیں؟ جنہوں نے اتنی صاف تختی پہ اللہ کے دشمنوں کی تصویر بنا دی۔ وہ اللہ کے دشمن' اللہ کے نبی کے دشمن' آپ کے دشمن۔

☆ آج بھی ان کے ہاتھوں میں دُہری دھار کا خنجر ہے!

☆ آپ کی نسل کی شہ رگ کاٹنے کے لئے ان کے ہاتھ میں سستی نہیں!

☆ ادھیڑنے کے لئے ان کے دانتوں میں خم نہیں آیا!

☆ اتنی تباہی پھیلا کر بھی ان کے دل میں کوئی نرم گوشہ نظر نہیں آیا!

☆ اُن کے طریقے ☆ اُن کے لباس

☆ اُن کی معاشرت ☆ ان کی زندگی

☆ اُن کی طرز کی شادیاں

ایسی جفا تو کتا بھی نہیں کرتا۔ وہ بھی ایک روٹی کھا کر ساری زندگی آپ سے بھا جاتا ہے۔

☆ کس معاشرت کو ہم نے خرید لیا؟

☆ کس کے طریقوں سے پیار کیا؟

اس معصوم بچے کا کیا قصور ہے؟ جو آج سے ہی کافر کے لباس کو پہن کر جا رہا ہے۔ کل جب یہ بڑا ہوگا' یہ کہاں حضورﷺ کی سنت پر آئے گا؟ یہ کیا اندھیر نگری

ہے؟ ماں باپ بچے کے پیچھے لگے ہوئے ہیں' داڑھی منڈاؤ! یہ کوئی شکل ہے بنانے کی؟ یہ ظالم کیا جواب دیں گے؟ جب اللہ کے سامنے کھڑے ہوں گے اور اللہ کے رسول ﷺ سے آنکھیں چار ہوں گی؟ اس وقت یہ ماں اور بیوی کیا جواب دیں گی؟

ہاں! میری بیٹی! تجھے میرا خیال نہ آیا؟ سارے امتی حضور ﷺ کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں۔ کیوں میرے بیٹے! تجھے میری سنت سے پیار نہ ہوا؟ تجھے میرے طریقے اچھے ہی نہ لگے؟

میں تو تمہارے لئے پس گیا۔ وہ دشمن جنھوں نے تمہاری نسلوں کو کاٹ کے رکھ دیا' تم انہیں کی جھولی میں جا گرے۔ تمہیں میرا خیال ہی نہ آیا؟ اس سوال کا کوئی جواب ہے؟

کوئی چھپنے کی جگہ نہیں' کہ کہیں ڈوب کر مر ہی جائیں۔ آج موت بھی مر چکی ہے۔ کوئی راہ فرار نہیں جہاں جا کے ہم کونے میں دبک جائیں۔ ہم اللہ کے نبی ﷺ کو نظر نہ آئیں' اور اللہ کے سامنے کھڑے نہ کئے جائیں۔ بھائیو! یہ کیسی جفا ہے؟

مغربی تہذیب:

اللہ اور اس کے رسول کی زندگی پر آؤ! اللہ کی پسند' اپنی پسند بناؤ۔ اللہ کے محبوب کی پسند' اپنی پسند بناؤ۔ یہ دنیا دیوانی ہے۔ میرے رب کی قسم! یہ اندھے ہو چکے ہیں۔ انہیں نظر نہیں آ رہا۔ مغرب کی تہذیب کیا ہے؟ آپ نے کبھی غور نہیں کیا' مغرب میں تو سورج بھی جا کے ڈوب جاتا ہے' آپ مغرب کے پیچھے چل کر کہاں طلوع ہونا چاہتے ہیں؟ ذرا اللہ کی ترتیب پر تو غور کرو! میں تو صرف مشرق و مغرب پر قیاس کر کے آپ سے بات کر رہا ہوں۔ مغرب وہ خوفناک اندھیرے ہیں جہاں سورج کی روشنیاں بھی بیکار ہو جاتی ہیں۔ نہ جانے ہم مغرب کی تہذیب سے کیا ڈھونڈنا چاہتے ہیں؟

☆ مشرق' روشنیوں کی جگہ ہے!
☆ مغرب' اندھیروں کی جگہ ہے!
☆ مشرق' طلوع کی جگہ ہے!
☆ مغرب' غروب کی جگہ ہے!
☆ مشرق' اجالے لاتا ہے!
☆ مغرب' اندھیرے لاتا ہے!
☆ مشرق' روشن زندگی ہے!
☆ مغرب' سیاہ زندگی ہے!

سورج جیسا دہکتا ہوا چراغ، جہاں جا کے اندھا ہو جائے۔ یہ ہماری نسل، ہماری بیٹیاں، ہمارے بھائی اور ہماری بہنیں، یہ اس مغرب میں کونسی روشنی تلاش کرنا چاہتے ہیں؟ جہاں سورج بھی روشنی نہیں دکھا سکتا۔ اللہ نے ہمارے نبی ﷺ کو مشرق کے درمیان میں پیدا کیا، ہمارے نبی کے دیس کو مشرقِ وسطیٰ کہتے ہیں۔ مشرق روشنی کی جگہ۔ پھر اس کے درمیان سے نبوت کا آفتاب طلوع ہوا ہے، اس آفتاب کو چھوڑ کر ہم ان کے پیچھے جا رہے ہیں جو اپنی ذات میں انسان ہی نہیں رہے۔

امت مسلمہ کی حالت زار اور ہماری بے حسی:

میرے بھائیو اور بہنو! اپنی پسند بدلو! ہماری تو پسند ہی بدل گئی۔ ہمارے ذوق بدل گئے، وفا اور جفا کا توازن تو کرو، وفا اور جفا کا موازنہ تو کرو!

☆ ہمارے بچوں اور بچیوں کے جلنے کی بو ابھی تک فضاؤں میں ہے۔
☆ ان کی لاشیں ابھی تک چوراہوں میں پڑی ہیں۔
☆ ان کے جسم سے اٹھنے والا دھواں، ابھی نہیں بجھا۔
☆ ان کے سینوں سے نکلنے والی چیخیں ابھی تک اس فضا میں سنائی دے رہی ہیں۔
☆ گھروں سے اٹھنے والی گرد و غبار کے بگولے اور آگ کی تپش، ابھی تک ٹھنڈی نہیں ہوئی۔
☆ ابھی لاشوں کو گدھ نوچ رہے ہیں۔
☆ ابھی درندے کھا رہے ہیں۔
☆ انہیں قبریں نصیب نہیں ہوئیں۔
☆ پھر بھی ان ظالموں کے غلام؟
☆ پھر بھی ان کی زندگی سے پیار؟
☆ یہ کون سی امت ہے؟
☆ یہ کون سا اسلام ہے؟

Scanned with CamScanner

☆ یہ کون سی تہذیب ہے؟

کبھی اپنی شناخت کرو! کہ ہم کون ہیں؟

زندگی کا سب سے پہلے سوال یہ ہے کہ میں کون ہوں؟ اور میں دنیا میں کیوں آیا ہوں؟ میرا کیا مقصد ہے؟ اور میں کہاں جارہا ہوں؟ اپنی شناخت تو کرو کہ......

☆ ہم کون ہیں؟ ☆ ہم نے کہاں جانا ہے؟

☆ ہماری منزل کیا ہے؟ ☆ ہم کس کے پیچھے چل رہے ہیں؟

☆ عزتوں سے کھیلنے والے!

☆ زندگیوں سے کھیلنے والے!

☆ خون کی ہولی کھیلنے والے!

☆ خون کی ندیاں بہانے والے!

انہیں کی تہذیب پسند ہے؟؟ اس چار برس کے بچے کا کیا قصور ہے؟ جس کے گلے میں ٹائی لٹکا دی ہے' یہ ساٹھ برس تک ٹائی نہیں لٹکائے گا تو اور کیا کرے گا؟ یہ صلیب لگانے کی کیا ضرورت ہے؟ بے پردہ پھرنے کی کیا ضرورت ہے؟

پردے کا حکم اور ایک صحابیہؓ کا عمل:

رات کو حکم آیا کہ پردہ کرنا ہے۔ کسی کو پتہ چلا' کسی کو نہیں چلا۔ صبح مسجد میں عورتیں پردے میں آئیں۔ ایک عورت کو پتہ نہیں تھا' دیکھا ساری عورتیں پردے میں ہیں۔ کہنے لگی: ارے! تمہیں کیا ہوا؟ دوسری عورتوں نے کہا: تمہیں نہیں خبر؟ کہا: نہیں۔ انہوں نے کہا: رات پردے کا حکم آ گیا۔ کہنے لگی: اوہو! مجھے تو پتہ ہی نہیں چلا۔ اسی وقت ایک بچے کو دوڑایا' جاؤ! جا کے چادر لے کر آؤ۔ بچہ گیا اور چادر لے آیا' اور پردے کے ساتھ گھر پہنچی۔

خاوند نے کہا: ایسی بھی کیا بات تھی؟ اتنے اہتمام کی کیا ضرورت تھی؟

فرمانے لگیں: اللہ کے حکم کو سننے کے بعد میری ہمت نہیں ہوئی کہ ایک قدم بھی اس کی نافرمانی میں اٹھاؤں۔

بلاضرورت عورت کا نام ظاہر کرنے کی ممانعت:

سارے قرآن میں کسی عورت کا نام نہیں' سوائے حضرت مریمؑ کے۔ الف لام سے والناس تک ہزار دفعہ پڑھ لو۔ حضرت مریمؑ کے سوا کسی عورت کا نام مذکور نہیں۔
حضرت مریمؑ کا نام بھی اس لئے ظاہر کیا کہ اللہ تعالیٰ پر الزام لگ گیا:
لوگوں نے کہا: عیسیٰ اللہ کے بیٹے ہیں۔
اللہ نے کہا: اوئے احمقو! میرا نہیں! مریم کا بیٹا ہے۔
اس الزام کو دھونے کے لئے اللہ نے حضرت مریمؑ کا نام لیا' مریم کی ماں کا نام نہیں بتایا' دوسری نیک عورتوں کا نام نہیں بتایا' بلکہ بری عورتوں کا نام بھی نہیں بتایا گیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا قرآن میں انداز ہے' کہ عورت کا نام نہیں' البتہ خاوند کی نسبت سے فرعون کی بیوی' نوحؑ کی بیوی' لوطؑ کی بیوی' ابراہیمؑ کی بیوی' عمرانؑ کی بیوی۔ حتیٰ کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ کی بیویوں میں سے بھی کسی کا نام نہیں لیا۔

☆ خدیجہؓ ...... کیوں نہیں کہا؟
☆ حفصہؓ ...... کیوں نہیں کہا؟
☆ عائشہؓ ...... کیوں نہیں کہا؟
☆ سارہؑ ...... کیوں نہیں کہا؟
☆ زلیخاؓ ...... کیوں نہیں کہا؟

علماء فرماتے ہیں کہ اللہ جل جلالہ بغیر ضرورت کے عورت کا نام بتانا بھی ناپسند فرماتے ہیں۔ عورت کا نام بھی چھپانے کی چیز ہے تو چہرہ کھولنے کی اجازت شریعت کیسے دے گی؟ اس کے نام کو بھی چھپانے کا حکم ہے' سوائے ضرورت کے۔
جو اللہ کہے کہ نام کا بھی پردہ رکھو وہ اللہ تعالیٰ چہرہ کھولنے کی اجازت کیسے دے سکتا ہے؟ باہر نکلنے سے نہیں روکا گیا۔ پردے میں جانے کا حکم دیا ہے۔ باہر نکلنے کا ایک طریقہ بتایا ہے' ایک راستہ بتایا ہے' ایک کہانی سنائی ہے۔

قرآن میں حیا کا ذکر:

موسیٰؑ نے مدین پہنچ کے دیکھا کہ بکریوں کو پانی پلایا جارہا ہے۔

☆وجد من دونهم — آگے دیکھا'

☆امرأتين — دو عورتیں کھڑی ہیں

☆ما خطبكما — تم پانی کیوں نہیں پلا رہیں؟

☆لانسقي حتىٰ يصدر الرعاء — ہمارا بھائی کوئی نہیں ہے' ہم خود نکال نہیں سکتیں

☆ابونا شيخ كبير — باپ ہمارا بوڑھا ہے۔ جو پانی بچ جائے گا وہ ہم پلائیں گی۔

موسیٰؑ نے کہا: میں تمہاری بکریوں کو پانی پلاتا ہوں۔

سب کو پیچھے ہٹایا' اس ڈول کو دس آدمی کھینچتے تھے' موسیٰؑ نے اکیلے کھینچا' اور ان کی بکریوں کو پانی پلا دیا۔ پھر جا کے سائے میں بیٹھ گئے۔

کہا: یا اللہ! بھوک لگی ہے' کھانا کھلا! **رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر**

دونوں بہنیں گھر پہنچیں' ابا بولے: جلدی آ گئیں؟

ابا: ایک آدمی نے پانی پلا دیا۔ دوسری بولی: ابا: اس کو کچھ معاوضہ ملنا چاہیے۔

کہا: اچھا جاؤ! اسے بلا کے لاؤ' کہ ہمارے ابا' تمہیں تمہاری محنت کا صلہ دینا چاہتے ہیں

اب یہ لڑکی گھر سے موسیٰؑ کو بلانے آئی۔ اس قصے کو سنانے کی ضرورت کیا تھی؟ حالانکہ قرآن میں اختصار چلتا ہے' موسیٰؑ کا پانی پلانا' پھر درخت کے نیچے بیٹھنا' پھر لڑکی کا بلانے آنا' موسیٰؑ کو ساتھ لے کر جانا' یہ سارا قصہ کیوں سنایا؟

دراصل یہاں اللہ تعالیٰ عورتوں کو ایک قانون بتانا چاہتے ہیں' ایک طریقہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ اسلام میں ایسی سختی نہیں ہے کہ عورت گھر سے ہی نہ نکل سکے۔ نکل سکتی ہے لیکن نکلنے کا طریقہ کیا ہے: **فجاء ته احدهما تمشي على استحياء......**

اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ایک بیٹی آئی' موسیٰؑ کو بلانے کے لئے۔ لیکن اس میں

تین لفظوں کا اضافہ کر کے اس کی چال کا انداز بھی بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اس بچی کی حیاوالی چال ایسی پسند آئی کہ قیامت تک اسے قرآن کا حصہ بنادیا۔

فجاء ته احدهما ...... ان میں سے ایک بچی آئی!

تمشی! ...... چل رہی تھی

علی استحیاء ...... حیا پر۔

اس لفظ میں جو خوبصورتی ہے' میں وہ بتانا چاہتا ہوں' اللہ پاک نے حیا کو ایک سواری سے تشبیہ دی ہے جب کہ بیٹی کو سوار سے تشبیہ دی ہے۔ سواری جس طرح سوار کی غلام بن کے چلتی ہے' کہ لگام کھینچی' رک گئی۔ لگام چھوڑی' چل پڑی۔ ادھر ہاتھ موڑا' مڑ گئی۔ ذرا ایڑ لگائی' چل پڑی۔ جس طرح سواری' سوار کے ہاتھوں غلام بن جاتی ہے...... **تمشی علی استحیاء**...... وہ بچی حیا کے اوپر اس طرح قابو پارہی تھی۔ جس طرح سوار کے سامنے سواری مسخر ہوتی ہے' اسی طرح حیا اس بچی کے سامنے مسخر تھی۔ گویا وہ بچی نہیں چل رہی تھی' میرے بندو! یوں سمجھو! ایک حیا تھا' جو خود چل کے آ رہا تھا۔ کوئی یہ دیکھنا چاہے کہ حیا کسے کہتے ہیں؟ تو اس بچی کی چال کو دیکھ لے۔ معلوم ہو جائے گا کہ حیا کس چیز کا نام ہے؟

اللہ پاک نے یہ تین الفاظ بڑھا کر ساری دنیا کی عورتوں کو بتایا کہ اگر باہر جانا ہے تو یہ شکل ہے۔ **تمشی علی استحیاء**...... وہ حیا کی گٹھڑی بن کے آ رہی تھی۔ حیا کی چادر میں لپٹ کے آ رہی تھی' سراپا حیا بن کے آ رہی تھی۔

حضرت موسیٰ کا حیا:

موسیٰ کا حیا بھی بتایا گیا' مگر اس کو قرآن کا حصہ نہیں بنایا۔ اس کو تاریخ اور حدیث کا حصہ بنایا۔ جب کہ بچی کے حیا کو قرآن کا حصہ بنادیا۔ یہ بتادینا مقصود تھا کہ بچی میں حیا کی ضرورت زیادہ ہے۔ وہ موسیٰ کے پاس آئی اور کہنے لگی:

ان ابی یدعوك......لیجزیك اجر ما سقیتلنا...... میرے ابا بلا رہے ہیں۔
موسیٰ کہنے لگے: چلو! وہ آگے چلنے لگی تو حضرت موسیٰ نے کہا: لڑکی! میرے پیچھے چل! مجھے پیچھے سے راستہ بتا کہ کدھر چلنا ہے' کدھر مڑنا ہے؟

پاک نبی' معصوم نبی' اپنی آنکھوں پر بھروسہ نہیں کر رہا' حالانکہ کلیم اللہ ہیں' کوئی ہمارا نمازی نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ جی دل کا پردہ ہونا چاہئے! اللہ کے بندو! دل تو پہلے ہی پردے میں ہے' وہ کونسا ننگا ہے؟ پردہ تو چہرے کا ہوتا ہے۔

اصلی زیور:

ہم اللہ کو پسند آ جائیں' جتنی کوئی عورت چھپی ہوتی ہے' اتنی ہی اللہ تعالیٰ کو پسند آ جاتی ہے۔

یابن آدم اکم تتزین للناس فھل تزینت لاجلی۔

میرے بندے! ہمیشہ تو لوگوں کے لئے سنورتا رہا' کبھی میرے لئے بھی سنور کے آتا۔ میری بندی! تو اوروں کے لئے سجتی رہی' سنورتی رہی' کبھی میرے لئے بھی سج کے آتی' سنور کے آتی۔

اللہ کے لئے ہم کیسے سنوریں؟

حیا' پاکدامنی' شرم' تقویٰ' توکل' زہد' نماز' تہجد' تلاوت' ذکر' یہ اللہ تعالیٰ کے لئے سجنے سنورنے کی چیزیں ہیں۔ ہمارے ماتھے کا ٹکہ وہ زیور نہیں جو سنار بناتا ہے' بلکہ سجدے کا نشان ہے جو اللہ ماتھے پہ بنا دیتا ہے۔ ہمارے ہاتھوں کے کنگن وہ چوڑیاں نہیں جو سنار بناتا ہے' ہمارے ہاتھوں کا کنگن وہ سخاوت ہے جو اللہ کے نام پر کی جائے۔ ہمارے پاؤں کی پازیب وہ نہیں جو چھن چھن کرکے آئے' بلکہ عورت کا حیا سے اٹھایا ہوا وہ قدم ہے جو عورت کو سراپا حیا بنا دے۔

Scanned with CamScanner

دوسو برس کا غم:

ہم نے تو اپنی تاریخ ہی بھلا دی۔ ہم نے صرف آج ہی ذلت میں قدم نہیں رکھے' یہ تو دوسو برس کا دکھڑا ہے' میں دو گھنٹے میں کیسے سناؤں۔ کس طرح ہم اپنی منزل سے بھٹکے اور پھر بھٹکتے ہی چلے گئے۔ اتنا دور ہو گئے' منزل سے ایسے نا آشنا ہو گئے جیسے کٹی ہوئی پتنگ' کہ اسے کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ کون سی جھاڑی اس کا مقدر ہے؟ کونسی تار اس کا مقدر ہے؟ کون سے بچے آپس میں ٹکرا کے مجھے چھیننے کی کوشش کریں گے؟ کچھ بھی پتہ نہیں۔ میں آپ کو کس طرح بتاؤں کہ باطل نے کیسے محنت کر کے ہمیں آج اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے دور کر دیا۔ کبھی بھٹکا ہوا راہی بھی چین سے چل سکا ہے؟ راستے کا پتہ نہ ہو' نیچے پانچ کروڑ کی گاڑی ہو' آدمی کی آنکھیں تو پھٹ ہی جاتی ہیں۔ میں کیا کروں' کہاں جاؤں' راستہ نظر نہیں آ رہا' ہم تو زندگی کی راہوں سے ہی بھٹک گئے' ہمیں فیکٹریوں سے چین کہاں ملے گا؟ ہمیں زیور اور سونے چاندی سے چین کیسے ملے گا؟

اسلام میں عورت کا مرتبہ:

اللہ تعالیٰ نے عورت کو مقام بخشا' قرآن میں اس کا تذکرہ فرمایا' عزت دی' حیا دیا۔ اس سے پہلے تو عورت کو کوئی پوچھتا ہی نہیں تھا۔

☆ یہود کے نزدیک عورت ڈائن تھی!

☆ کافروں کے نزدیک جانور تھی!

☆ عیسائیوں کے لئے فقط شہوت کے لئے تھی!

اسلام آیا' اس نے عورتوں کے بارے میں عجیب انداز اختیار کیا۔

لذکر مثل حظ الانثیین......

ذرا سوچو تو سہی! اللہ نے جائیداد میں عورت کو کیسے اہمیت دی ہے۔ لڑکے کے دو حصے' لڑکی کا ایک حصہ۔ لڑکے کو دو روپے' لڑکی کو ایک روپیہ۔ مگر اللہ تعالیٰ عورت کی جائیداد کو

پہلے ثابت کر کے اس پر مرد کی جائیداد کو قیاس کروا رہا ہے۔ حالانکہ مرد کا مقام تو اوپر تھا' ہونا یہ چاہیے تھا:

للانثیٰ مثل نصف حظ الذکر ...... عورت کو مرد کا آدھا ملے گا۔

اپنے رب کی مستورات پر مہربانی سنو! اللہ تعالیٰ نے عورت کے حق کو پہلے ثابت فرمایا' اس لئے کہ عورتوں کو تو کوئی کچھ دیتا ہی نہیں تھا۔ بس! جو جہیز دے دیا وہی اس کا حصہ سمجھا جاتا۔ ہمارے زمینداروں میں تو کوئی بچیوں کو کچھ نہیں دیتا۔ جہیز اور کپڑے ہی اس کا حصہ شمار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کا کوئی حصہ نہیں رکھا جاتا۔ کوئی خال خال زمیندار ہیں جو اپنی بچیوں کو جائیداد میں سے بھی حصہ دیتے ہیں۔ ہمارے پورے علاقے میں سب سے پہلے میرے والد صاحب نے بیٹیوں کو حصہ دیا' سارے زمینداروں نے شور کیا:

ایہہ! تو کی مصیبت پادتی اے' ہن ساڈیاں کڑیاں وی ساڈے منہ نو آ سن!

(یہ آپ نے کیا مصیبت ڈال دی ہے' اب ہماری لڑکیاں بھی ہم سے اپنے حق کا مطالبہ کریں گی۔)

حالانکہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے: لذ کر ...... مرد کو کتنا ملے گا؟ مثل حظ الانثیین ...... جتنا دو بیٹیوں کو ملتا ہے۔

عورت کے حق کے بارے میں قرآنی نکتہ:

عورت کا حق ثابت کر کے اس پر مرد کے حق کا وزن کروایا ہے۔ اگلی بات سنیے! کچھ حق مرد کا ہے' کچھ حق عورت کا ہے۔ بہت سی چیزوں میں مرد کا حق عورت کے حق سے مقدم ہے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ حق ثابت کرنے لگا تو پہلے عورت کا حق بیان کیا' پھر مرد کا حق بیان فرمایا۔ حقوق کی اہمیت میں مرد کا حق فائق ہے: الرجال قوامون علی النساء ...... مردوں کا درجہ عورتوں پر حاوی ہے۔ عورت مرد کے تابع ہو کر چلے مگر خالق کی نافرمانی میں نہیں۔ مرد کہے تو نے پردہ نہیں کرنا' عورت کے لئے یہ اطاعت جائز نہیں۔ مرد کہے تو نے میرے ساتھ سینما چلنا ہے' یہ اطاعت جائز نہیں۔

دلچسپ واقعہ:

ہمارے خاندان میں ایک بزرگ خاتون تھیں، وہ دونوں میاں بیوی بہت لڑتے تھے۔ خاتون چھری اٹھالیتیں اور اپنے خاوند سے کہتیں:

(ہن میں تیرا ڈھڈ چیر دے نا ہے)

(اب میں نے تمہارا پیٹ پھاڑ دینا ہے۔)

میں تبلیغی سفر سے واپس آیا تو ایک بار میں نے دیکھا کہ وہ خاتون اپنے میاں کے ساتھ فلم دیکھنے جارہی ہے، چنانچہ میں نے کہا: کیوں اماں؟ خاوند کے ساتھ فلم دیکھنے کیوں جارہی ہے؟

اس نے جواب دیا: بیٹا؟ کیا کروں؟ میرا مجازی خدا جو ہوا۔ نہ مانوں تو کیا کروں۔؟

میں نے کہا: جدو چھری چالیتی ایں، اس ویلے مجازی خدا کتھے جاندا اے؟

(جب چھری اٹھالیتی ہو، اس وقت مجازی خدا کہاں چلا جاتا ہے؟)

اللہ رب العزت کی نافرمانی میں خاوند کی اطاعت نہیں۔ اسی طرح اللہ کی نافرمانی میں خاوند کے لئے بیوی کی اطاعت بھی جائز نہیں۔ لیکن حقوق کی رعایت دونوں کی ہے۔

☆ عورت کہے، میں نے بیٹی کی مہندی رچانی ہے! ...... یہ اطاعت جائز نہیں۔

☆ میں نے ناچ گانا کروانا ہے! ...... یہ اطاعت جائز نہیں۔

☆ بیٹی کے لئے ایک لاکھ کا جوڑا بناؤ! ...... یہ اطاعت جائز نہیں۔

میاں صاحب پکڑے جائیں قیامت کے دن، کہ ظالم! اس ایک لاکھ کے جوڑے میں دس غریب بچیوں کی شادی ہوسکتی تھی؟ تمہیں اس لئے پیسہ دیا تھا کہ ایک رات کے جوڑے پر ایک لاکھ لگا دینا۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ نے مالیات میں پکڑ لیا تو بڑی مصیبت میں پھنس جائیں گے۔

قرآن میں مومن عورت کی رعایت:

عورت اور مرد کے حقوق ہیں' لیکن جیسے جائیداد میں اللہ تعالیٰ عورت کے حق کو ثابت کر کے مرد کے حق کو قیاس کر رہا ہے' اسی طرح اگلی بات بھی سیکھیے! **ولھن مثل الذی علیھن**...... ان عورتوں کا تمہارے اوپر حق ہے' جیسا کہ مردوں کا ان عورتوں پر حق ہے۔ حالانکہ ہونا یہ چاہیے تھا کہ ان مردوں کا تم (عورتوں) پر حق ہے جیسا کہ تمہارا مردوں پر حق ہے۔ مگر عورت کے حق کو پہلے بتایا' مرد کے حق کو بعد میں بیان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں عورت کی کتنی رعایت فرما رہے ہیں۔ اور یہ اللہ کی اتنی بھی نہ مانیں کہ اپنی معاشرت کو ہی حضور ﷺ کے طریقے پر لے آئیں۔ اپنی زندگی سے بے پردگی کو نکال دیں۔ اسراف کو نکال دیں۔ اگلی بات سیکھیے!

عورتیں پہلے جنت میں جائیں گی:

جب جنت میں جانے کا وقت آئے گا' مرد پیچھے چلیں گے' عورتیں آگے ہوں گی۔ درجے کی وجہ سے نہیں' کہ نبیوں سے کون آگے بڑھ سکتا ہے؟ لیکن نبیوں کی بیویاں بھی نبیوں سے پہلے جنت میں چلی جائیں گی۔ کس لئے؟ اس لئے کہ جنت کا حسن ان کے اندر اتر جائے' عورتیں جنت کے حسن سے آراستہ ہو جائیں' پھر ان کے خاوند جنت میں داخل ہوں گے' تو یہ آگے بڑھ کر انکا استقبال کریں گی۔ اللہ تعالیٰ نے وہاں بھی ان کی رعایت فرمائی۔ کتنی بڑی رعایت دی جا رہی ہے۔ جنت میں مسلمان عورت کا درجہ جنت کی حور سے بڑا ہے۔ حالانکہ جنت کی حور مشک' عنبر' زعفران' کافور اور اللہ کے نور سے بنی ہے۔ نہ پیشاب' نہ پاخانہ' نہ خون' نہ موت' نہ بڑھاپا' نہ بیماری' نہ لڑائی' نہ جھگڑا' نہ بے وفائی۔ مگر نبی ﷺ نے فرمایا: دنیا کی مومن عورت' حوروں سے افضل ہے۔ کس لیے؟ **بصلاتھن...... وصیامھن...... و عبادتھن لله عز و جل**۔ نماز پڑھتی ہیں' روزے رکھتی ہیں' اللہ کی غلامی کرتی ہیں۔ ایمان والی عورت' جنت کی حور سے ستر ہزار گنا زیادہ خوبصورت ہوگی۔

بہشت کا مناظرہ:

جنت میں ایک مناظرہ ہوگا' جنت کی حوروں اور ایمان والی عورتوں کے مابین۔ حالانکہ ایمان والی عورتوں میں حبشی بھی ہیں' رابعہ بصریؒ بھی' ام ایمنؓ بھی' جو حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ کی باندی تھیں' اسامہؓ کی ماں' آپ ﷺ ان کو بھی ماں جیسا سمجھتے تھے' حبشی عورت ہیں۔ لیکن آپ ﷺ نے فرمایا:

جو کسی جنت کی عورت کو دیکھنا چاہے' تو ام ایمنؓ کو دیکھ لے۔

مناظرہ ہو رہا ہے۔ اُدھر جنت کی حوریں' اِدھر ایمان والی عورتیں۔ جنت کی حوریں فخر کر رہی ہیں:

☆ نحن الخالدات فلا نموت — ہم ہمیشہ زندہ ہیں' ہمیں موت نہیں آئی!
☆ نحن الناعمات فلا نبعث — ہمیشہ جوان ہیں' بڑھاپا نہیں آیا!
☆ نحن الراضیات فلا نسخط — ہمیشہ ساتھ رہتی ہیں' چھوڑتی نہیں!
☆ نحن المقیمات فلا نرحل — ہمیشہ خوش رہتی ہیں' کبھی لڑائی نہیں کی!

یہ چاروں باتیں دنیا کی عورتوں میں نہیں۔ موت بھی ہے' بڑھاپا بھی ہے' ساتھ کا چھوٹنا بھی ہے' لڑائی بھی ہے۔ گویا دنیا کی عورتوں میں یہ چار عیوب ہیں۔ اس کا جواب ایمان والی عورتیں یوں دیں گی:

☆ نحن المصلیات فما صلیتن — ہم نے نماز پڑھی' تم نے کوئی نہیں پڑھی!
☆ نحن الصائمات فما صمتن — ہم نے روزے رکھے' تم نے نہیں رکھے!
☆ نحن المتصدقات فما تصدقتن — ہم نے اللہ کے نام پر مال خرچ کیے' تم نے نہیں کیے!
☆ نحن المتوضئات فما توضئتن — ہم نے اللہ کے نام پر وضو کیے' تم نے نہیں کیے!

مؤمن عورتوں کی جیت:

اماں عائشہؓ فرماتی ہیں:
فغلبن هن...... ان چار صفات کی وجہ سے ایمان والی عورتیں جنت کی حوروں پر چھا جائیں گی۔اسی طرح ایمان والی عورت جنت کی حور سے ستر ہزار گنا زیادہ حسین وجمیل ہو جائے گی۔ یہاں مردوں پر غالب رہتی ہیں، وہاں حوروں پہ بھی غالب آجائیں گی۔

یہاں بھی زندہ باد! وہاں بھی زندہ باد!

بہشت میں داخلہ اور انعام:

اور سنیے! کالی عورتیں اور جو کالے مرد ہیں، اللہ تعالیٰ جنت میں انہیں ایسا حسن دیں گے کہ ایک ہزار سال کے فاصلے پر اگر کوئی کھڑا ہوگا، وہاں تک ان کے چہرے کا نور دکھائی دے گا

وان بیاض الاسود یری من مسافت الف عام......

ایک ہزار سال کے فاصلے تک اللہ اس کا حسن دکھائے گا۔اور دیکھنے والے کو پتہ چلے گا کہ اچھا! یہ ہے جو دنیا میں اچھی شکل وصورت کا نہیں تھا، آج اللہ نے کیسا حسن عطا فرمایا ہے؟

غرباء وفقراء کی فضیلت:

جنت میں سب سے پہلے اللہ کا رسول داخل ہوگا۔آپ ﷺ کے ساتھ غریب لوگ داخل ہوں گے۔فقیر لوگ داخل ہوں گے۔مالدار جنتی، غریبوں سے پیچھے ہوں گے۔حضور ﷺ سب سے آگے، بلالؓ ساتھ، پیچھے ابوبکرؓ وعمرؓ عثمانؓ وعلیؓ ہوں گے۔طلحہؓ، زبیرؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، سعیدؓ اور عبدالرحمٰنؓ ہوں گے۔ پھر غریب لوگ ہوں گے۔ سواریاں تیار ہوں گی۔ ہر آدمی اپنی سواری پہ اڑتا ہوا چلے گا، اور اپنے اپنے ٹھکانے کی طرف اڑے گا۔ جنت کے دروازے پر خدام اس کا استقبال کریں گے۔ کچھ آگے حوریں استقبال کریں گی۔ جب اپنے گھر کے دروازے پر پہنچے گا تو اس کی ایمان والی بیوی باہر

آ کر اس کا استقبال کرتے ہوئے اس کے ہاتھوں میں ہاتھ دے گی اور کہے گی:

☆ انت حبی و انا حبک — میں تیرے لئے محبوب' تو میرے لئے محبوب!

☆ اناالخالدت فلا اموت — اب میں کبھی نہیں مروں گی!

☆ انا الناعم فلا ابعث — اب میں کبھی بوڑھی نہیں ہوں گی!

☆ انا المقیم فلا ارحل — اب میں کبھی تجھے چھوڑ کے نہیں جاؤں گی!

☆ انا راضی فلا اسخط — اب تیری میری کبھی لڑائی نہیں ہوگی!

اب ہم ہمیشہ کے لئے اکٹھے ہو گئے' اب کبھی جدائی نہ ہوگی۔

میرے بھائیو!

ہم پاگل نہیں ہیں' کہ بیوی بچے چھوڑ کر باہر پھر رہے ہیں۔ دیوانے نہیں ہیں کہ آپ کو گھروں سے نکالنا چاہتے ہیں۔ ہمیں آپ کی عورتوں سے دشمنی نہیں ہے۔ ہمیں بہنوں سے دشمنی نہیں۔ ہم آپ کو اور ان کو ہمیشہ جنت میں اکٹھے رہنے کا راستہ بتا رہے ہیں۔

ہمارے ایک ساتھی سے ان کی بیوی ناراض ہوگئی' کہ تو گھر میں وقت نہیں دیتا۔ کہنے لگے:

اللہ کی بندی! موت تک کی تو بات ہے۔ جنت میں جا کے پہلے تین سو سال تیرے لئے مخصوص کرتا ہوں' اس دوران کسی سے نہیں ملوں گا۔

ایام حج کا دلچسپ واقعہ:

ہم حج پر گئے۔ مزدلفہ کی طرف پیدل آ رہے تھے' ہم ایک کنارے پر بیٹھ گئے۔ منیٰ میں داخل ہونے کے لئے بہت سے لوگ آ رہے تھے۔ ایک بڑھیا اور بوڑھا ہمارے قریب پہنچے کہ اماں بیٹھ گئی جب کہ بوڑھا کھڑا رہا۔ ہمارے علاقے کے معلوم ہوتے تھے' بوڑھا اپنی زبان میں بڑھیا سے کہنے لگا:

اٹھ اڑیے! سارا سفر پیا اے! (اٹھ کھڑی ہو! سارا سفر باقی ہے!)

وہ کہنے لگی: میں تھکی پئی آں بیٹھوں مجیں ٹریا جاندا اُمن!

(میں تھک گئی ہوں' اب مجھ سے نہیں چلا جاتا)

بوڑھے نے کہا: بندے ڈھیر ہو جاسن' شیطاناں نو وی چوٹھا اے!
(آدمی زیادہ ہو جائیں گے' شیطانوں کو بھی مارنا ہے۔)
مجا سی' مُنے مُنے نکالیے! (کام بڑھ جائے گا' ابھی ختم کر لیتے ہیں!)

وہ کہنے لگی: کرماں والیا! میں تھک پئی آں' بیٹھوں مُن نہیں ٹریا جاندا!
(اللہ کے بندے! میں تھک گئی ہوں' اب مجھ سے نہیں چلا جاتا!)

بابا چمک پڑا' ذرا سختی سے بولا: اٹھ نی! (اری! اٹھو!)

وہ کہنے لگی: نہیں اٹھنی آں! جو مرضی کرنا ایں' کر لے؟
(میں نے نہیں اٹھنا' جو مرضی ہے کر لو)

وہ کہنے لگا: ایتھے تیرے پیکے کوئی نہیں' جتھے رُس کے ٹُر جاسیں!
(یہاں تیرے سسرال نہیں ہیں' جہاں روٹھ کے چلی جاؤ گی!)

دیکھو! یہ اماں اور ابا کتنے نیک ہیں؟ حج پہ آئے ہوئے ہیں' بوڑھے ہیں' اللہ کی محبت کھینچ لائی ہے' اور عین حج کے میدان میں احرام کی حالت میں لڑ رہے ہیں۔ جب کہ احرام کی حالت میں تو پرائے سے لڑنا بھی حرام ہے' چہ جائیکہ میاں بیوی آپس میں لڑیں۔ لیکن آج جنت میں آگئے۔ چل بھئی! سب لڑائیاں ختم۔

ہمیشہ کی راحتیں:

☆ یہ میاں بیوی جنت میں بیٹھیں گے ☆ اوپر پھلوں کے اشجار!
☆ نیچے نہروں کے جال! ☆ لٹکے ہوئے پھل!
☆ اڑتے ہوئے پرندے! ☆ بہتے ہوئے چشمے!
☆ اٹھکیلیاں لیتی ہوئی ہوائیں! ☆ مدھم سروں میں جنت کے گیت و سنگیت
☆ فرشتوں کی قطاریں! ☆ غلاموں کی ڈاریں!

الغرض! نعمتوں کی بوچھاڑ۔ جب یہ نشے کی انتہا پر ہوں گے' فرشتے آ کر کہیں گے:
السلام علیکم......

ایک خوشی کی لہر اٹھے گی' آج وہ دن آ گیا' کہ فرشتے ہمیں سلام کر رہے ہیں۔ نورانی مخلوق ہمارے سامنے جھکی ہوئی ہے۔ فرشتوں کے سلام کا نشہ ابھی باقی ہوگا کہ عرش کے پردے اٹھ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ سامنے آ کر فرمائیں گے:

سلٰم قولا من رب الرحیم...... تمہارا رب بھی تمہیں سلام پیش کرتا ہے۔

آ ہاہا! اب شان دیکھو! کیا شان ہوگی؟ آج سنگِ مرمر پر ہے اور کل جا کر تہہ خاک کیڑوں کی غذا ہے۔

آج دیکھو! جو آپ کے گھر میں نوکرانی تھی' بھانڈے (برتن) مانجا کرتی تھی' آج اسے دیکھو! کتنے اونچے تخت پر بیٹھی ہوئی ہے۔ وہ جو باہر فروٹ کی ریڑھی لگاتا تھا' آج دیکھو! کتنے عالیشان تخت پر بیٹھا ہے؟ کہ اللہ کہہ رہا ہے' اے میرا بندہ! تجھے میرا اسلام ہو۔

پھر اللہ تعالیٰ سب سے پوچھے گا:

ھل رضیتم......؟	میرے بندے! میری بندیو! خوش ہو' راضی ہو؟
کہیں گے:	یا اللہ! کیسے راضی نہ ہوں' سب کچھ تو مل گیا۔
اللہ تعالیٰ کہیں گے:	اب میں تمہیں اس سے بھی اچھی چیز دوں؟
کہیں گے:	یا اللہ! اس سے اعلیٰ کیا ہے؟
اللہ فرمائیں گے:	جاؤ! میں تم پہ راضی ہو گیا' اب کبھی ناراض نہ ہوں گا۔

تبلیغ کی محنت:

تبلیغ وہ محنت ہے' جو آدمی کو اسلام پر لے کر آتی ہے' اور اسلام وہ راستہ ہے جو اس کو جنت تک پہنچاتا ہے۔ ہم آپ کو تبلیغی جماعت میں شامل کرنے نہیں آتے' میں اور آپ من چاہی سے ہٹ کر' رب چاہی پہ آ جائیں' یہی ہمارا کام ہے۔ اللہ فرمائیں' کر! تو کر دیں۔ اللہ کہے چھوڑ دو! تو چھوڑ دیں۔ بس ہمارے اندر کا سسٹم بیدار ہو جائے۔ در اصل ہمارا اندرونی سسٹم بیدار نہیں ہے' اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت نہیں ہے۔

Scanned with CamScanner

فرعون کی باندی:

فرعون جیسا متکبر بادشاہ ہو اور کہے: میں ہی رب ہوں۔ اب تک کوئی اس کی بات کو چیلنج نہ کر پایا ہو اس کے گھر کی دو کہانیاں آپ کو بتانا چاہتا ہوں:

فرعون کی باندی مسلمان ہو گئی' اسکی دو بیٹیاں تھیں' فرعون نے ان کو پکڑ والیا' پہلے آگ جلائی' اوپر کڑاہا رکھا' اس میں تیل ڈال کر اسے کھولایا' پھر کہنے لگا:

بول! اب کیا کرے گی؟ مجھے رب مانتی ہے کہ موسیٰ کے رب کو رب مانتی ہے؟ ایک چیز مان لے۔ اگر مجھے رب مانے تو مبارک' ہر چیز دوں گا' اگر نہ مانے گی تو تیار ہو جا! پہلے تیری بیٹیاں اور پھر تیری باری آئے گی۔ باندی نے جواب دیا: میری دو ہی بیٹیاں ہیں' اور ہوتیں تو وہ بھی قربان کر دیتی' جو مرضی ہے کرلو!

ہماری بہن پردہ کرنے کو تیار نہیں' یہ ماں اپنی بچیاں جلانے کو تیار ہے۔ نوجوانوں کو بھی عورتیں بننے کا شوق ہے۔ سونے کی زنجیریں گلے میں ڈالے ہوئے ہیں' سونے کی انگوٹھیاں سجائے ہوئے ہیں۔ بھائی! یہ چیزیں عورتوں کے لئے ہیں' مردوں کے لئے نہیں۔ یہ شوق آگے جا کے پورے ہونے والے ہیں۔

کتنی مائیں اس مجمعے میں بیٹھی ہیں؟ آپ تصور کریں' کہ ایک ماں سامنے بیٹھی ہے دہکتی ہوئی آگ ہے' اس کی بچی کو پکڑا جاتا ہے' اور وہ پکارتی ہے' اماں! مگر اس کے باوجود ماں کے عزم وارادے میں کوئی تزلزل نہیں آتا' حالانکہ اس کا ایک بول اس کی بچی کی زندگی بچا سکتا ہے۔ یہاں کفر کا بول بول کے' آگے جا کر توبہ کر لے' اس کے لئے جائز ہے۔ مگر نہیں نہیں! ایک مقام آتا ہے جب زندہ رہنے سے مرجانا محبوب ہو جاتا ہے۔

ماں کی استقامت وقربانی:

انہوں نے اس کے سامنے اس کی بچی کو پکڑا' بچی تڑپ رہی ہے' مچھلی کی طرح۔ اماں! اماں پکار رہی ہے' سارے دربار پہ سناٹا ہے' ماں ہے کہ صبر کی تصویر بنی ہوئی ہے۔

Scanned with CamScanner

اس کے سامنے بچی کے سر کو تیل میں ڈالا جاتا ہے' وہ ایسے تل جاتی ہے جیسے مچھلی تلی جاتی ہے۔ مگر اب بھی ماں کے پایہ ثبات میں کوئی لغزش نہیں آتی۔ جب اس ماں کے دل سے ہائے نکلی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھوں سے پردہ ہٹا دیا' اس نے دیکھا کہ میری بچی کی روح جارہی ہے' اور کہہ رہی ہے:

اماں! ٹھہرو! ٹھہرو! ابھی جنت میں اکھٹے ہونے والے ہیں' بے صبری نہ کرو!

اس کے بعد چھوٹے بچے کو پکڑا' جو دودھ پیتا تھا۔ دودھ پیتا تو پرایا بچہ بھی بہت پیارا لگتا ہے' اپنا بچہ کیسے پیارا نہیں ہوگا؟ ماں کی گود سے کھینچا' اس بیچاری معصوم کو تو اندازہ ہی نہیں تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے؟ پہلی کو تو کم از کم پتہ چل گیا تھا' اس لئے وہ تو اماں! اماں! پکاری تھی! یہ تو خالی رونے کے سوا کچھ نہیں کرسکی۔ ماں نے اپنی آنکھوں کے سامنے معصوم جگر کو تلتے ہوئے دیکھا ہے' پھر اللہ نے آنکھوں سے پردہ ہٹایا' بچی کی روح کو نکلتے دیکھا' اور پھر وہ بولی:

اماں! صبر' صبر! جنت میں اکھٹے ہو جائیں گے۔

جب اس ماں کو پکڑنے لگے تو اس نے کہا: مجھے پکڑنے کی ضرورت نہیں' میں خود ہی کود جاؤں گی۔ لیکن میری ایک درخواست ہے۔

فرعون نے کہا: کیا؟

کہنے لگی: جب میں بھی جل جاؤں تو ہم ماں بیٹیوں کو جدا نہ کرنا۔

چنانچہ ان تینوں کی ہڈیاں جھاڑ کر زمین میں دبادی گئیں۔

جنت کی خوشبو:

اس کہانی کو دو ہزار برس بیت گئے!

صُبحیں آئیں! شامیں آئیں!

موسم بدلے! رُت بدلی!

Scanned with CamScanner

طوفان اٹھے! آندھیاں بگولے آئے!

چالیس برس اوپر گزر گئے' دس برس اور گزرے' دو ہزار پچاس برس گزرنے کے بعد ہمارا نبی بیت المقدس سے آسمان کو چلا' اللہ کی ملاقات کو۔ نیچے سے جنت کی خوشبو اٹھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: جبرائیل! یہ جنت کی خوشبو کہاں سے آرہی ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! فرعون کی باندی اور اس کی بچیوں کی' جہاں ان کی ہڈیاں دفن ہیں' یہ خوشبو وہاں سے آرہی ہے۔

فرعون کی بیوی کا قبولِ اسلام:

یہ منظر دیکھ کر فرعون کی بیوی مسلمان ہوگئی۔ کہ کوئی ماں ایسی ظالم نہیں ہوسکتی' یہ ضرور حق ہی ہے جس نے یہ سب کچھ کروادیا۔ فرعون جو اوروں کو عبرت دلا رہا تھا' اس کے گھر میں کلمہ داخل ہوگیا۔ سب سے محبوب بیوی مسلمان ہوگئی۔

امنا برب هارون و موسیٰ......

انہوں نے کہا یہ تو لینے کے دینے پڑ گئے۔ تو کیا کر بیٹھی؟

اس نے کہا: بس! مجھے سمجھ میں آگیا' سچا دین ہے' ورنہ کوئی ماں ایسے نہیں کرسکتی۔

فرعون کو بھی اس بیوی سے بہت زیادہ محبت تھی' اسی کی وجہ سے تو موسیٰ کو چھوڑ دیا تھا۔ بڑا سمجھایا' مگر وہ نہ مانی۔ فرعون نے حکم دیا: اسے جیل میں ڈال دو۔ وہ بخوشی جیل چلی گئیں۔ فاقے دیئے' برداشت کیئے۔ دربار میں لایا گیا' کونسا دربار؟ جہاں آسیہ کا حکم چلتا تھا' آج وہ محرم سے مجرم بن کے کھڑی ہے۔ ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے ہیں۔

فرعون نے کہا: کوڑے مارو! تاکہ اس کا دماغ ٹھکانے آئے۔

چنانچہ ایک زناٹے دار آواز سے کوڑے اس کی کمر کو سینک رہے ہیں' اللہ کی محبت میں خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں' پاؤں تک خون جارہا ہے' مگر وہ کہہ رہی ہیں:

فاقض ما انت قاض...... جو کرنا ہے' کرلے! اب حکم نہیں ٹوٹے گا۔

ہم مہندی نہ چھوڑیں' وہ جان چھوڑ دیں۔ ہم بے پردگی نہ چھوڑیں' وہ زندگی چھوڑ دیں۔

حضرت آسیہؓ کی آزمائش اور انعام:

جب فرعون نے دیکھا کہ ہر حربہ بیکار ہے تو اس نے کہا: اسے سولی پہ لٹکا دو!

سولی کیا تھی؟ ہاتھ میں کیل گاڑھ کر لکڑی کے ساتھ جوڑتے تھے اس طرح پاؤں سے کیل لگا کر لکڑی کے ساتھ جوڑتے تھے اور چھوڑ دیتے تھے۔ جب اس کے ہاتھوں میں کیل گاڑھے گئے جن ہاتھوں نے کبھی تنکا بھی ٹیڑھا نہ کیا تھا۔ فرعون نے کہا: اس لکڑی کو نیچے لٹا دو اور اس پر پتھر رکھ دو۔ جس کے نیچے یہ سسک سسک کر مرے۔

اس وقت یہ عورت پکار اٹھی! اور ایسا دکھڑا سنایا کہ اللہ پاک نے اس دکھڑے کو قیامت تک تاریخ میں بھی رکھا، حدیث میں بھی رکھا اور قرآن کا بھی حصہ بنا دیا۔ قیامت تک حضرت آسیہؓ کی یہ کہانی سنائی جائے گی۔

رب ابن لی عندك بیتا فی الجنة...... میرے مولا! اپنے پڑوس میں گھر دے! **ونجنی من فرعون و عمله ونجنی من القوم الظلمین**......

فرعون اور اس کی ظالم قوم سے مجھے بچالے۔ اس درد سے انہوں نے یہ دعا مانگی کہ اللہ نے قبول فرمالی اور اپنے پڑوس میں گھر بھی دے دیا۔ ہمارے نبی ﷺ کے لئے جنت میں ایک مقام ہے جس کا نام وسیلہ ہے، یہ اللہ کے عرش کے بالکل ساتھ ہے، جو یہاں پہنچ گیا وہ اللہ کے سب سے قریب ہو گیا۔ جب حضرت خدیجہؓ کا انتقال ہونے لگا تو آپ ﷺ نے کہا: خدیجہؓ! جب تو جنت میں جائے تو اپنی سوکن کو میرا سلام کہنا۔ انہوں نے کہا:

میری سوکن؟ میں تو پہلی بیوی ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں نہیں! جنت میں فرعون کی بیوی آسیہؓ سے اللہ نے میرا نکاح پڑھ دیا ہے، اور عیسیٰؑ کی والدہ سے اللہ نے میرا نکاح پڑھ دیا ہے۔

میری بہنو! ان عورتوں سے حشر کا شوق رکھو! اے میرے بھائیو! ان لوگوں کے ساتھ حشر کا شوق رکھو۔ ہم کن کے پیچھے جا رہے ہیں؟ جن کی منزل کوئی نہیں۔ گانا، بجانا، ناچنا، پہننا، کیا اسی کا نام زندگی ہے؟

بنگلہ دیش کا ایک واقعہ:

میں بنگلہ دیش سے آ رہا تھا۔ میرے ساتھ ایک گورا بیٹھا ہوا تھا۔ ایک گھنٹہ تو میں نہیں بولا' میں نے سمجھا کہ انگریزی تو مجھے بھول گئی ہوگی۔ پچیس برس ہو گئے انگریزی بولے ہوئے۔ اب مجھے کہاں سے یاد ہوگی؟ پھر مجھے خیال آیا کہ اسے دعوت دوں۔ خیال ہوا کہ بولا نہیں جائے گا۔ ایک گھنٹہ اسی کشمکش میں گزر گیا۔ کھانا Servet ہو گیا' آخر مجھ سے رہا نہ گیا' میں نے کہا: یا اللہ! بہت بولی ہے' تو ہی یاد کروا دے۔ چنانچہ میں نے اس سے بات شروع کی۔ کوئی پندرہ بیس منٹ کے بعد میں نے محسوس کیا کہ چالیس فیصد الفاظ آنا شروع ہو گئے۔ جو میں کہنا چاہتا تھا' اس سے کہہ دیا۔

میں نے اس سے ایک سوال کیا کہ یہ بتاؤ! تمہاری ساری زندگی ہے ناچنا' شراب' ڈسکو کلب' جوا۔ تمہاری ساری زندگی اسی کے گرد گھومتی ہے۔ تم اپنے ضمیر سے پوچھو' کیا اتنی بڑی کائنات کا اور اتنے بڑے وجود کا یہی مقصد ہے؟

☆ ناچا جائے! ☆ گایا جائے!

☆ اپنے دوست تبدیل کیے جائیں! ☆ رات کو شراب پی جائے!

☆ اور پھر بے سدھ ہو کر پڑے رہیں! ☆ ہفتہ اتوار کو سب کچھ لٹا دیا جائے!

اگلے روز پھر بیل کی طرح کام شروع کر دیا جائے! میں نے کہا: اپنے دل سے سوال کر کے مجھے جواب دو! کیا زندگی کا مقصد یہی ہے؟ وہ خاموش ہو گیا۔ کچھ توقف کے بعد کہنے لگا: یہ بات تو مجھ سے آج تک کسی نے پوچھی ہی نہیں۔ میں نے کہا: تو بتا! کیا اسی لئے ہم دنیا میں آئے ہیں؟ کچھ سوچ کر کہنے لگا: نہیں! میں نے کہا: اگر زندگی کا مقصد یہی ہے تو ہمیشہ مقصد کے پانے کے بعد انسان اطمینان محسوس کرتا ہے' سکون محسوس کرتا ہے' تم اپنے دل سے سوال کرو' کبھی زندگی میں چین محسوس کیا؟ کہنے لگا: نہیں! میں نے کہا: تو پھر زندگی میں کہیں خلا ہے۔ ہم وہ اسلام لائے ہیں' جس میں یہ زندگی مکمل ہے۔

(مگر ہم کیا کریں، ہم نے تو اپنے پاؤں پر خود ہی کلہاڑی ماری ہوئی ہے۔) اب میں نے اس سے اسلام کی بات شروع کی، کہ اسلام ایک پاکیزہ مذہب ہے، اس کی یہ یہ خوبیاں ہیں۔ میرے منہ سے نکل گیا اسلام میں شراب حرام ہے، یہ آدمی کو پاگل کر دیتی ہے۔

کہنے لگا: ہائیں! تمہارے ہاں شراب حرام ہے؟ میں نے کہا: ہاں! کہنے لگا: میں ساری دنیا پھرتا ہوں، سب سے بہترین شراب کراچی میں جا کے پیتا ہوں۔

بس! اس کے بعد میں چپ ہو گیا۔ میں نے سوچا اب اسے کیا کہوں؟ میرا دل پارہ پارہ ہو گیا۔ آج کا مسلمان کافر کے لئے رکاوٹ بنا ہوا ہے۔ خیر! میں نے اس سے کہا: ہمیں نہ دیکھو! ہماری کتاب پڑھو! ہم تو کمزور ہیں، جب کہ ہماری کتاب سچی ہے، تم وہی پڑھ لو!

میرے بھائیو اور بہنو!

اس موجودہ زندگی پر چل کر انجام بڑا خوفناک اور خطرناک ہے۔ اس سے توبہ کرو اور اللہ و رسول ﷺ ایک زندگی لائے ہیں۔ جس میں مردوں کے بھی ذمے ہے، محنت کرنا۔ عورتوں کے بھی ذمہ ہے محنت کرنا۔ ہمارا نبی آخری نبی ہے۔ اس کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ چنانچہ ساری دنیا کے انسانوں کو بتانا، سمجھانا ہمارے ذمے ہے۔ یہی تبلیغ کی محنت ہے کہ اللہ کی راہ میں مرد بھی نکلیں، عورتیں بھی نکلیں۔ ساری دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچائیں۔

سیالکوٹ والے ہر وقت دنیا میں گھوم پھر رہے ہیں، یہ کہتے ہیں کہ ہمارے ہر وقت دو سے تین ہزار آدمی ہواؤں میں ہوتے ہیں۔ طاقت تو موجود ہے، لیکن ایسی چیز پر لگ رہی ہے جو موت پہ ختم ہو جائے گی۔

دنیا و آخرت کے نفعے:

ہم اس سے اگلی بات بتا رہے ہیں کہ اس طاقت کو اللہ کے کلمے کو پھیلانے پہ لگا دو تو امر ہو جاؤ گے۔ یہاں کے نفعے بھی ملیں گے، آگے کے نفعے میں بھی ملیں گے۔ یہاں بھی عزت پاؤ گے، آگے بھی عزت پاؤ گے۔ ہم کوئی تبلیغی جماعت کی وجہ سے نہیں آپ کو دعوت دے رہے ہیں۔ ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے ہٹے ہوئے ہیں، ہم نے وہ زندگی سیکھنی

ہے۔ اس زندگی کو سیکھنے کے لئے ہم کہتے ہیں' وقت لگاؤ! اور ساری دنیا میں جانا ہے' کہاں کہاں انسانیت آپ کی منتظر ہے؟

اسلام میں خواتین کا کردار:

دنیا میں مردوں کی بہ نسبت عورتیں زیادہ ہیں۔ اس لحاظ سے عورتوں کا کام بھی مردوں سے زیادہ ہے۔ حضرت عائشہؓ نے 1/4 حصہ اسلام کا امت تک پہنچایا ہے۔ یعنی تین حصے' ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہؓ سے ملے جب کہ ایک چوتھائی حصہ صرف اکیلی حضرت عائشہؓ سے ملا۔

عورتوں کا بڑا اعزاز:

خلفاء راشدین میں سے حضرت ابوبکر صدیقؓ ' حضرت علیؓ کو حضور ﷺ نے خود مسلمان کیا' حضرت عمرؓ کو ان کی بہن فاطمہؓ نے مسلمان کیا' جب کہ حضرت عثمان غنیؓ کو ان کی پھوپھی حضرت سودا بنت قریظہؓ نے مسلمان کیا۔ اپنی بہن فاطمہؓ کی پٹائی پر حضرت عمرؓ کا دل نرم ہوا' قرآن اٹھا کے دیکھا' کلمہ پڑھا اور حضور ﷺ کے دربار میں حاضر ہو کر اسلام کی دولت سے مالا مال ہو گئے۔ اسی طرح حضرت عثمان غنیؓ کو جب ان کی پھوپھی نے دعوتِ اسلام دی کہ اے بھتیجے! اسلام سچا دین ہے' مسلمان ہو جاؤ! چنانچہ حضرت عثمان غنیؓ نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ اس طرح چار خلفاء راشدین میں سے دو نے عورتوں کی دعوت کی بنا پر اسلام قبول کیا۔ عورتوں کے لئے یہ بہت بڑے اعزاز کی بات ہے۔

ہمارا مشن:

ساری دنیا کے انسان اللہ تعالیٰ کے احکامات پر آ جائیں' حضور ﷺ کے طریقے اپنا لیں' یہی ہمارا مشن ہے' آج پوری دنیا میں الحمدللہ! اسلام کی اشاعت کیلئے جماعتیں اور وفود جا رہے ہیں۔ پوری دنیا میں چونکہ عورتوں کی تعداد زیادہ ہے' اس لئے ان میں زیادہ محنت کرنے کی ضرورت ہے۔

بیرون ممالک کے چند واقعات:

☆ ہم 1998ء میں کینیڈا گئے' ٹورنٹو شہر میں' جہاں کی تہذیب عریاں ہے' ہم نے آٹھ دن قیام کیا۔ الحمدللہ! ستر عورتوں نے برقعہ پہنا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ صرف پردہ کرلیا' بلکہ یہ خواتین ملازمت پیشہ تھیں' کئی کئی ہزار ڈالران کی تنخواہیں تھیں' انہوں نے وہ نوکریاں ہی چھوڑ دیں' بے پردہ باہر جانا چھوڑ دیا' آمدن اگرچہ رک گئی یا کم ہوگئی مگر ان اللہ والیوں کا کہنا یہ تھا کہ:

کوئی بات نہیں' ان شاء اللہ! آج کے بعد اللہ کا حکم نہیں ٹوٹے گا۔

☆ تبلیغ کے سلسلے میں جب شکاگو گیا تو عورتوں کی طرف سے پرچہ موصول ہوا کہ:

آج تک ہمیں کبھی کسی نے زندگی کی راہ نہیں بتلائی۔ آپ کا ہم پر احسان ہے کہ آپ ہمیں سیدھی راہ بتلا کے جارہے ہیں' آج کے بعد وہی ہوگا جو اللہ اور اس کا رسول ﷺ چاہتے ہیں' وہ نہیں ہوگا جو ہم نے آج تک کیا ہے۔

☆ لاس اینجلس سے ہم نکلنے لگے تو وہاں کی عورتیں' ہماری عورتوں سے چمٹ گئیں' اور رونا شروع کردیا۔ کہنے لگیں:

خدا کے لئے! ہمیں چھوڑ کے نہ جاؤ! ہمیں مزید پختہ کر کے جاؤ۔ ابھی تو ہمیں صرف روشنی نظر آئی ہے' اگر تم چلی گئیں تو شاید ہم دوبارہ اندھی ہوجائیں۔

بھائیو! یہ تو صرف تین مثالیں تھیں' درحقیقت پوری دنیا ہی راہ حق کی متلاشی اور دعوتِ اسلام کی پیاسی ہے۔

مبارک زندگی:

میرے بھائیو اور بہنو!

خود بھی دین پر آؤ' گھروں میں نمازوں کو زندہ کریں' پردے کو اپنائیں' اپنے خاوندوں کو اللہ کی راہ میں بھیجیں' اپنے بچوں کو ابھی سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مبارک زندگی پر چلنے کی تربیت دو اور انہیں کے سانچوں میں ڈھالنے کی کوشش کریں کہ اللہ

کو حقیقتاً خوبصورت نظر آئیں اور اللہ پاک کو تو وہی خوبصورت نظر آئے گا جو اس کے نبی کے طریقے پر چلے گا۔ جو دشمن کے طریقے پر چلے وہ تھوڑا ہی خوبصورت نظر آیا کرتا ہے۔

ظاہر اور باطن کی درستگی:

آپ خود سوچیے! اگر پاکستانی میجر ہندوستانی میجر کی وردی پہن کر کھڑا ہو جائے تو اسکے ساتھ افواج پاکستان کیا حشر کریں گی؟ وہ لاکھ کہے: جناب! میرا دل دیکھو! میرا دل مسلمان ہے میرا دل سچا پاکستانی ہے میری وردی کو کیا دیکھتے ہو؟ اندر ٹھیک ہونا چاہیے! باہر کی خیر ہے؟ کیا اس میجر کا یہ جواب معتبر ہوگا؟ کہا جائے گا: تو غدار ہے دشمن کے روپ میں ہے۔ وہ جواب دے: مجھ سے قسم اٹھوالو! قرآن پر حلف لے لو بیت اللہ میں لے جاؤ۔ جواب دیا جائے گا: نہیں! نہیں! تو دشمن ہے کیوں کہ تیرا روپ تجھے دشمن ثابت کرتا ہے۔ اس لئے خدارا! اپنے بچوں کو نبی کا روپ سکھاؤ دشمن کے روپ کی نفرت ان کے دلوں میں بٹھادو۔ جب افواج پاکستان روپ بدلنے کی بے غیرتی برداشت نہیں کرسکتیں تو اللہ تعالیٰ کیسے برداشت کرے گا کہ اس کے نبی کا کلمہ پڑھ کر اسی کے دشمنوں کے طریقوں پر زندگی گزاریں۔

ظاہر و باطن:

اس لئے بھائیو اور بہنو! ظاہر و باطن دونوں درست کرو اور کم از کم اتنا تو ہو کہ آج کے بعد!

- ☆ کوئی بہن بے پردہ نہ ہو!
- ☆ کوئی بھائی سودی کاروبار نہ کرے!
- ☆ کوئی بے نمازی نہ رہے!
- ☆ کوئی انتقامی معاشرہ نہ ہو!

اپنے بچوں اور بچیوں کو ابھی سے حیا اور پردہ سکھائیں تا کہ آئندہ آنے والی زندگی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی منشا کے مطابق گزار سکیں۔

اللھم صل علی محمد کما تحب و ترضی لہ۔

خواتین کی اتباع رسولؐ

بسم الله الرحمن الرحیم

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم!

اللہ تعالیٰ کا وعدہ:

میرے محترم بھائیو اور بہنو!

انسان کے جسم میں ایک دل ہے' اور یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ' دستور اور سنت ہے کہ وہ اس میں دو غم جمع نہیں کرے گا۔ دو راحتیں جمع نہیں کرے گا۔ مطلب یہ کہ جسے دنیا کا غم لگ گیا' اللہ اس کے دل سے آخرت کا غم نکال دے گا اور جسے آخرت کا غم لگے گا' اللہ اس کے دل سے دنیا کا غم نکال لے گا۔

یعنی جو دنیا کی عیش و عشرت کے پیچھے پڑ جائے گا' اللہ اسے آخرت کی عیش و عشرت سے محروم کر دے گا' اور جو آخرت کے عیش و آرام کو مدنظر رکھے گا' وہ دنیا میں عیش کے راستوں سے جدا ہو کر زندگی گزارے گا۔

دنیا کے غم:

میرے نبی نے فرمایا:

من کان همه طلب الدنیا...... فرق الله علیه شمله...... و جعل غنه فی قلبه...... اتته الدنیا و هی راغمة......

جو دنیا ہی کے پیچھے پڑ جاتا ہے' اسی کی زیب و زینت کو مقصد بنا لیتا ہے' اللہ اسے دنیا کے بارے میں پریشان کر دیتا ہے۔ اس کے رزق کو بکھیر دیتا ہے' اس دل

میں دنیا کی پریشانیاں ڈال دیتا ہے' اسے دنیا میں تھکا دیتا ہے' آخرت اس سے دور چلی جاتی ہے' جب کہ دنیا میں مقدر کے علاوہ کچھ نہیں ملتا۔

آخرت کے غم:

جو آخرت کے لئے روتا دھوتا ہے' جس کے آنسو دنیا کی چیزوں کے لئے نہیں بہتے' وہ اپنی آخرت کو یاد رکھتا ہے' بے چین ہو کر بستر سے اٹھ بیٹھتا ہے' عیش و آرام اسے بھول جاتے ہیں۔ قبر کی تاریک کوٹھڑی اسے یاد آتی ہے' اسے دنیا کے عیش کی پرواہ نہیں' وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر قبر کی تنہائیوں کو سوچتا ہے' اپنی ہڈیوں کے شکستہ ہونے اور اپنے جسم میں کیڑوں کے چلنے پر غور و فکر کرتا ہے۔ حشر میں اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری کو سوچتا ہے' یہ غم اس کی نیند اڑا دیتا ہے' اس کے دل کو دنیا سے غافل کر دیتا ہے۔ جب کہ یہ غم اس کے مقدر کی روزی نہیں چھینتا۔ جو میرے نام کا مقدر ہے' اسے دنیا کی کوئی طاقت مجھ سے نہیں چھین سکتی۔

الا و ان جبرائیل...... نفث فی روعی......ان نفسالن تموت حتی تستکمل رزقها......

حضورﷺ نے فرمایا: کوئی اس وقت تک مر نہیں سکتا' جب تک وہ اپنی روزی نہ کھا لے۔

میری بہنو! یہ میرے رب کی سنت ہے' آخرت کا غم لگے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا میں چین عطا فرما دے گا' دنیا کا غم لگے گا تو آخرت کا غم دل سے نکل جائے گا۔ اللہ سے محبت کرے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا کی محبت دل سے نکال دے گا اور دنیا سے محبت کرے گا تو اللہ اپنی محبت اس سے چھین لے گا۔

☆ **من اشتاق الی الجنة.** جسے جنت کا فکر لگ جاتا ہے' وہ نیکیوں کی دوڑ لگاتا ہے۔

☆ **من اشفق عن النار لها عن الشهوات.** جسے جہنم کا خوف لگ جاتا ہے' وہ دنیا کے عیش و عشرت سے ہٹ کے چلتا ہے۔

☆ **یامعاذ! ایاك و التنعم ......فان عبادالله...... لیسوا بالمتنعمین......**

اے معاذؓ! عیش پرست نہ بننا' کیونکہ اللہ کے بندے عیش پرست نہیں ہوتے۔

یہ دنیا ایک گزرگاہ ہے گزر کے آگے جانا ہے کوئی آج گیا کوئی کل گیا یہ سب حرص و ہوس کا سامان یہیں رہ جائے گا۔

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا
جب لاد چلے گا بنجارا

عارضی قیام گاہ!

دنیا کا ساز و سامان بناتے بناتے ہم تھک جاتے ہیں جب اس سے نفع اٹھانے کا وقت آتا ہے تو موت دروازے پر دستک دینے لگتی ہے اور زندگی سمیٹنے والا آ کر سمیٹ کر لے جاتا ہے سب سامان دھرے کا دھرا رہ جاتا ہے۔

ثابت ہوا کہ یہ جی لگانے کی جگہ نہیں ہے یہ تو اپنی آخرت بنانے کا وقت ہے اس لئے اپنی قبر کو یاد کیا جائے حشر کے روز جب اللہ تعالیٰ کے سامنے ہم کھڑے ہوں گے اُس وقت کو یاد کیا جائے۔

حضرت ربیع ابن خثیمؒ کا واقعہ:

حضرت ربیع ابن خثیمؒ بڑے بزرگ گزرے ہیں۔ کچھ لوگ ان سے حسد کرنے لگے۔ ایک فاحشہ عورت جو کہ بڑی خوبصورت اور حسن و جمال کی مالک تھی۔ حاسدین نے اسے ہزار درہم دے کر کہا کہ تو ربیع کو گمراہی پر لے آ۔ سب سے بڑے فتنے کی ابتداء تو عورت ہی سے ہوتی ہے بالخصوص جب مرد اور عورت کا آزادانہ اختلاط ہو۔ جب کہ مال ویسے ہی انسان کو اندھا کر دیتا ہے جیسا کہ آج ہم لوگ اندھے ہو چکے ہیں۔ چنانچہ اس عورت نے:

لبست باحسن ما عندھا ما قدرت......

اس عورت نے سب سے عمدہ لباس زیب تن کیا اچھی خوشبو لگائی اور بہترین بناؤ سنگھار سے اپنے آپ کو آراستہ کیا۔

حضرت ربیع ابن خثیمؒ رات کو نماز پڑھ کر جب مسجد سے نکلے تو...... فبرزت له وهي سافرة...... ایک دم ان کے سامنے چہرہ کھول کر بڑے انداز سے چلتے ہوئے آ گئی۔
جب حضرت ربیعؒ کی نظر پڑی تو انہوں نے فوراً اپنا چہرہ جھکا لیا اور فرمایا: اے بہن! جس حسن پر تجھے ناز ہے، اور جس حسن کی بنا پر تو مجھے بھٹکانے آئی ہے، تو ذرا اس دن کو یاد کر۔

☆ **كيف بك لو حلت بك الحمة......**
☆ وہ دن یاد کر جب اللہ تجھے کسی بیماری میں مبتلا کر دے!
☆ تیرے چہرے کی رونق چھین لے!
☆ تو ہڈیوں کا ڈھانچہ بن جائے!
☆ پھر تیرا حسن کہاں جائے گا؟
☆ **كيف بك......؟** تیرا کیا حال ہوگا؟
☆ جب تجھے قبر کے گڑھے میں ڈالا جائے گا!
☆ اور تیرے اسی چمکتے دمکتے چہرے پر!
☆ جس پر آج تجھے ناز ہے!
☆ اس پر قبر کے کیڑے چل رہے ہوں گے!
☆ وہ تیری آنکھوں کو کھائیں گے!
☆ تیرے بالوں کو نوچیں گے!
☆ تیری ہڈیوں کو تیرے گوشت سے الگ کر دیں گے!
☆ تو ایک ڈھانچہ کی صورت میں پڑی ہوگی!
☆ اور تو وہ دن بھی یاد کر! جب تجھے قبر میں منکر نکیر اٹھا کر بٹھائیں گے!
☆ تجھ سے سوال کریں گے!
☆ تو بتا! آج کس حسن پر ناز کرتی ہے؟
☆ جو کل کو کیڑوں کا شکار ہونے والا ہے!

حضرت ربیع ابن خثیمؒ نے اس درد سے اس عورت سے بات چیت کی کہ وہ بے ہوش کر زمین پر گر پڑی۔

سچی توبہ:

جب اسے ہوش آیا تو اس نے ایسی توبہ کی کہ اپنے وقت کی بہت بڑی ولیہ عابدہ اورزاہدہ بنی۔ یہاں تک کہ اسکے پاس لوگ دعائیں کروانے آتے تھے۔

فیصلے کا دن:

میری بہنو! ہم تو دنیا میں ایسا پھنسے کہ موت بھی بھول گئی' اللہ کے سامنے کھڑا ہونا بھول گیا۔ حالانکہ وہ ایسا وحشت ناک منظر ہے جہاں سب بہن بھائی پیچھے ہٹ جائیں گے۔

یوم یفر المرء من اخیه...... وامه وابیه...... وصاحبته وبنیه......

لکل امرء منهم یومئذ شان یغنیه...... جس دن ماں بیٹی' باپ بیٹا' خاوند بیوی' جدا جدا ہوں گے' ایک دوسرے کے قریب بھی نہیں پھٹکیں گے۔ ہر آدمی کی پکار ہوگی: **نفسی' نفسی......!** یا اللہ! مجھے بچالے! مجھے بچالے! فرشتوں کے پہرے ہوں گے جہنم کی ایسی چیخ و پکار ہوگی جو دلوں کو ہلا دے گی۔ اسکے شعلے اور آگ کی لپٹ انسان کو وحشت میں ڈال دے گی۔ ترازو کے سامنے مجھے بھی لایا جائے گا' اور آپ کو بھی۔ پوچھنے والا رب ہے' اور جواب دینے والا یہ کمزور بندہ اور عورت ہوگی۔ عورت کا دل تو ویسے ہی کمزور ہوتا ہے' جب اللہ اسے براہ راست نام لے کر پوچھے گا......

اینما اعطیتك؟ اینما خولتك؟ اینما انعمت علیك......؟

بتا! کہاں گیا جو تجھے دیا تھا؟ کہاں گیا جو تجھے پہنایا تھا؟ کہاں گیا جو تجھے مال دیا تھا؟ رزق دیا! عقل دی؟ کیا کر کے آیا ہے؟ اس وقت ہر انسان پتے کی طرح کانپ رہا ہوگا' بڑے بڑے لوگوں کے پتے اس دن پانی پانی ہو جائیں گے۔

دہشت ناک منظر:

دائیں طرف دیکھے گا تو اپنے اعمال نظر آئیں گے' بائیں طرف دیکھے گا تو اپنے اعمال نظر آئیں گے' سامنے دیکھے گا تو جہنم کی چیخ و پکار ہو گی......

کلا اذا دکت الارض دکا دکا...... وجاء ربک والملک صفا صفا...... وجآء یومئذ بجہنم...... یومئذ یتذکر الانسان وانی لہ الذکریٰ...... یقول یالیتنی قدمت لحیاتی...... اے کاش! آج کے دن کے لئے میں کچھ کر لیتا! میں لوگوں کی نہ مانتا' اپنا ہاتھ چباتے چباتے کہنی تک کھا جائے گا!

یوم یعض الظالم علی یدیہ یقول یالیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا۔ یٰویلتیٰ لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا۔ اس دن ہاتھ چبانا کسی کام نہ آئے گا۔

دو آنسو:

دنیا کے دو آنسو اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتے ہیں' جہنم کی آگ بجھا دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

میں نے اپنے ایک امتی کو دیکھا جو جہنم میں گر رہا تھا' کہ اچانک اس کے آنسو آئے' جو دنیا میں اللہ کے خوف سے نکلا کرتے تھے۔ ان آنسوؤں نے اسے دھکا دیا' اور جہنم سے نکال کے ایک طرف کھڑا کر دیا۔

اس دن آنسوؤں میں کشتیاں بھی چلیں گی' تو کام نہ آئے گا۔

رحمتِ الٰہی:

اس دن کہے گا......

☆ **این المفر......؟** کہاں بھاگوں؟ کہاں چھپوں؟

رات کی تاریکی بھی نہیں' کوئی کوٹھڑی کمرہ بھی نہیں' کوئی پہاڑ اور غار بھی نہیں۔

☆ **قاعا صفصفا......** ایک چٹیل میدان ہے

☆ یومئذ تعرضون...... ایک ایک انسان سامنے کھڑا ہے
☆ لاتخفی منکم خافیۃ...... یہ چھپنا چاہے بھی تو چھپ نہیں سکتا۔ بھاگنا چاہے بھی تو بھاگ نہیں سکتا۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

☆ کلا لاوزر۔الی ربک یومئذ ن المستقر۔ آج تیرے پاؤں باندھے جاچکے ہیں۔
☆ ینبؤ الانسان یومئذ بما قدم واخر۔ آج میں تجھے بتاؤں گا کہ تو نے کیا کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ کتنا رحیم ہے' دنیا میں کس طرح پردے ڈالتا ہے' گناہوں کو چھپاتا ہے' نادانیوں سے درگزر کرتا ہے' ہماری آنکھ غلط دیکھتی ہے' فرشتہ آکر تھپڑ نہیں مارتا' ہمارے کان غلط سنتے ہیں' فرشتہ کانوں کو بند نہیں کرتا' ہمارے قدم غلط اٹھتے ہیں' فرشتے کی لاٹھی ہمارے پاؤں نہیں توڑتی۔ اللہ تعالیٰ مہلت دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے توبہ کا انتظار:

میری بہنو! آسمان وزمین کے فرشتے جب ہمیں دیکھتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا کھاتے ہیں' پھر بھی اسکی نافرمانی کرتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ سے اجازت مانگتے ہیں' زمین بھی پوچھتی ہے کہ یا اللہ! کروٹ لے لوں؟ سمندر کہتے ہیں یا اللہ! اجازت ہو تو ان پر چڑھ کر انہیں غرق کردوں؟ بہنو! پانی کی جو موج جنگلات کو بہا کرلے جاسکتی ہے' وہی موت بن کر انسانوں کو بھی لے جاسکتی ہے۔ فرشتے سوال کرتے ہیں' یا اللہ! اجازت دیدے' ہم انہیں غرق کردیں' انہیں تباہ وبرباد کردیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اگر تم نے پیدا کیا ہے تو پکڑ لو مہلت ہی نہ دو' اور اگر میں نے انہیں پیدا کیا ہے تو میرے اور میرے بندوں کے درمیان دخل اندازی نہ کرو۔ میں اپنے بندے کی توبہ کا انتظار کرتا ہوں......

ان اتانی نہارا قبلتہ...... ان اتانی لیلا قبلتہ...... شاید یہ بھٹکا ہوا

Scanned with CamScanner

آدمی دن کو توبہ کرے شاید کبھی رات کو کرلے میں اسکی توبہ قبول کرلوں گا۔

میری بہنو! اللہ تعالیٰ اتنا کریم ہے کہ کوئی شخص ساری زندگی اس کی نافرمانی کرتا رہے' آخری وقت میں بھی توبہ کرلے تو اللہ کی رحمت اسے اپنی آغوش میں لے لیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ماں باپ سے زیادہ رحیم وکریم ہے۔

رحمتِ خداوندی کا انوکھا واقعہ:

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک گویا تھا جو بربط بجایا کرتا تھا' یہ پرانے زمانے کا گانا بجانے والا آلہ تھا' اسلام میں گانے بجانے کی حرمت ہے' اسے سننا' سنانا سب گناہ کبیرہ ہے۔ وہ گویا چھپ چھپ کر یہ کام کیا کرتا تھا' اس نے یہ روزگار بنایا ہوا تھا۔ جب بوڑھا ہوگیا اور آواز بیٹھ گئی تو لوگوں نے اسے سننا چھوڑ دیا' کمائی کا ذریعہ جب ختم ہوگیا تو فاقوں نے آلیا۔ ایک روز جنت البقیع میں گیا اور بیٹھ کر رونے لگا' اور فریاد کرتے ہوئے کہنے لگا:

اے اللہ! جب تک میری آواز تھی' لوگ مجھے سنتے تھے' اب آواز ختم ہوگئی ہے تو کوئی نہیں سنتا۔ لیکن میں نے سنا ہے کہ تو سب کی' ہر حال میں سنتا ہے۔ اے اللہ! میری دعا قبول فرما کر میری مصیبت دور فرما۔

حضرت عمرؓ مسجد میں سو رہے تھے' القا ہوا کہ: میرا ایک بندہ مجھے پکار رہا ہے' اس کی مدد کو پہنچو! وہ مصیبت زدہ ہے۔ حضرت عمرؓ اٹھے اور دوڑتے ہوئے جنت البقیع میں پہنچے' وہ بوڑھا آپ کو دیکھ کر بھاگنے لگا۔ حضرت عمرؓ نے کہا: ٹھہرو! میں آیا نہیں ہوں' بلکہ بھیجا گیا ہوں۔ مجھے حکم ملا ہے کہ تیری مدد کو پہنچوں۔ بتا تیرے ساتھ کیا معاملہ ہے۔ تاکہ میں تیری مدد کرسکوں۔

وہ کہنے لگا: آپ کو کس نے بھیجا ہے؟

حضرت عمرؓ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے!

وہ رونے لگا! اور ایک بار پھر دعا کے لئے ہاتھ بلند کردیئے' کہنے لگا:

Scanned with CamScanner

اے اللہ! ساری زندگی میں تیرا نافرمان رہا' میری ہر مجلس اور ہر رات غفلت میں گزری۔ میرا ہر دن نادانی میں گزرا' جب میرے سارے سہارے ٹوٹ گئے اور میں نے اپنے آپ کو بے بس ولاچار پایا تو تجھے پکارا' تو نے پھر بھی میری آواز پہ لبیک کہی اور مجھے نہ بھلایا۔ اس درد سے فریاد کی کہ زوردار چیخ ماری اور جان نکل گئی۔

ویران دل:

اللہ پاک ہماری زندگی کا مقصود ہے' اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا' اللہ پر مرمٹنا' اللہ کے حکموں پر چلنا' اور اس کے نبی ﷺ کے طریقے کو اپنانا' یہی ہماری زندگی ہے۔ دنیا کی زیب وزینت اور روشنیاں اتنی بڑھ چکی ہیں کہ آنکھیں چندھیا گئیں ہیں۔ لیکن میری بہنو! دل اندھے ہیں' دنیا سے انسانیت گویا مٹ چکی ہے۔ انسان چل پھر رہے ہیں مگر صفات مٹ چکی ہیں۔ گھر بظاہر روشن ہیں مگر دل' کالی رات سے بھی زیادہ تاریک ہیں۔ ساری رات شہر دکتے ہیں' سڑکیں روشن ہیں' لیکن میرے اور آپ کے دل کی دنیا اجڑے ہوئے زمانہ گزر گیا' دل کے ہر کونے میں اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ آج زمینیں بظاہر سرسبز وشاداب ہیں' لہلہا رہی ہیں' حد نگاہ تک سبزہ ہی سبزہ ہے' لیکن دلوں کی زمین صحرا سے بھی زیادہ بنجر ہو چکی ہے' ویران ہو چکی ہے' شکستہ کھنڈر میں تبدیل ہو چکی ہے۔

☆ جس دل میں اللہ کی محبت نہیں ☆ جو دل اللہ کے لئے تڑپتا نہیں

☆ جو دل راتوں کو بستر سے مصلے پر نہیں پہنچتا ☆ جو دل جبینوں کو زمین پر نہیں لگاتا

☆ جو دل آنکھوں کے آنسو جاری نہیں کرتا!

وہ دل نہیں' بلکہ سخت پتھر ہے۔

اللہ کی محبت:

میری بہنو! آج بیوی نے خاوند کی محبت کا ذائقہ چکھا ہے' ماں باپ نے اولاد کی محبت کا ذائقہ چکھا ہے' اور ہم سب نے درہم ودینار' سونے چاندی' روپے پیسے کی محبت کا

ذائقہ چکھا ہے' لیکن نہیں چکھا تو اپنے رب کی محبت کا ذائقہ نہیں چکھا۔ اللہ کی محبت میں رونا' پریشان ہونا' تکالیف اٹھانا' امت کے دل سے یہ سب کچھ نکل گیا۔ امت بانجھ ہو گئی' سب کے دل کی دنیا اجڑ گئی' دل اندھے اور آنکھیں روشن ہیں' دل کالے اور گھر سفید ہیں۔

آج کی عورت:

وہ انسان چلے گئے جو راتوں کو اللہ کی یاد میں رویا کرتے تھے۔ آج ہماری راتیں مرداروں کی طرح گزرتی ہیں' ہمارا دن بیکار گزرتا ہے۔ آج کی عورت بیچاری مظلوم ہے' جسے سوائے کھانا پکانے اور بچے پالنے کے اور کوئی کام بتلایا ہی نہیں گیا۔

سرمایہءِ زندگی:

تبلیغ کی محنت کے ذریعے سے ہم بہنوں اور بھائیوں سے عرض کر رہے ہیں کہ تمہارا کام اپنے اللہ سے محبت کرنا ہے' اپنے اللہ سے تعلق بنانا ہے' نبی پاک ﷺ اور اللہ کی محبت ہی زندگی کا سرمایہ ہے۔ اسی کو سامنے رکھ کر چلنا ہے۔ باقی ساری چیزیں پیچھے رکھنی ہیں۔ لیکن کیا کریں؟ عورت صبح ناشتے سے بھی فارغ نہیں ہوتی کہ دوپہر کی ہنڈیا چڑھ جاتی ہے۔ وہ اترتی ہے تو شام کی چائے کی تیاری شروع ہو جاتی ہے' چائے سے فراغت ہوتی ہے تو رات کے کھانے شروع ہو جاتے ہیں' اور پھر تھکاوٹ سے چور ہو کر بستر پر دراز ہو جاتی ہے' رات بھی غفلت میں گزر رہی ہے' دن بھی غفلت میں گزر رہا ہے' صرف پیٹ کا ایندھن بھر رہے ہیں' جو پیشاب و پاخانہ ہی بن رہا ہے۔

حضور پاک ﷺ کے گھر میں دو دو مہینے چولہا نہیں جلتا تھا' روٹی کا کام ہی نہیں تھا' کوئی زیور نہیں تھا' کوئی اضافی کپڑا نہیں تھا' ایک جوڑے میں زندگی بسر ہوتی تھی' لیکن ان کے دل' اللہ کی محبت سے بھرے ہوتے تھے۔

ایک عورت کی حضور ﷺ سے محبت کا عجیب واقعہ:

نبی پاک ﷺ کے انتقال کے بعد ایک عورت حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی' اور حضور ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کرانے کی درخواست کی۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ نے حجرہ کھولا' وہ عورت قبر سے لپٹ کر رونے لگی' اس قدر روئی کہ اسی حالت میں اس کی جان نکل گئی۔

ہمارا پیغام:

تبلیغ کی محنت سے اللہ تعالیٰ ہم سب مردوں اور عورتوں کے دلوں کو بھی زندہ کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ساری دنیا تک یہ پیغام پہنچانے کے لئے بھیجا ہے۔ ہم اللہ ہی کے پیغام کو لے کر آپ کے پاس حاضر ہوتے ہیں۔ کھانا پکانا' بیوی بچے' خاوند' کاروبار اور نوکریاں' ان سب ضروریات کی حیثیت ثانوی ہے۔ ہمیں دنیا میں تاجر بنا کر نہیں بلکہ محمد ﷺ کی غلامی میں زندگیاں بسر کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ تمام عورتیں حضرت محمد ﷺ کی بیٹیاں ہیں' ہم سب اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ہاتھ بک چکے ہیں' اب ہماری اپنی کوئی مرضی نہیں' جو اللہ چاہے گا' ہم وہی کریں گے' جو اللہ کا حبیب کہے گا' اس کے مطابق زندگیاں بسر کریں گے۔

صحابہ کرامؓ کی اطاعت:

حضرت سعدؓ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' رنگ کے کالے تھے' عرض کرنے لگے:

یا رسول اللہ ﷺ! غریب آدمی ہوں' شادی کرنا چاہتا ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: عمرو ابن وہب سے کہو تمہیں لڑکی دے دے۔

عمرو ابن وہب' ثقفی قبیلے سے تعلق رکھتے تھے' ان کی بیٹی انتہائی خوبصورت تھی' کافی مالدار آدمی تھے' جب کہ حضرت سعدؓ فقیر اور رنگت کے کالے۔ جب پیغام لے کر پہنچے تو لڑکی کے والد سے بات چیت کی' انہوں نے بیٹی کے مستقبل کے بارے میں دل میں سوچا کہ میری امیر اور خوبصورت بیٹی' اس غریب اور بدصورت شخص کے ساتھ کیسے گزارا

کرے گی۔ لہٰذا انہوں نے رشتہ دینے سے انکار کر دیا۔ بیٹی نے یہ بات سن لی کہ والد نے نبی ﷺ کی طرف سے پیغام لے کر آنے والے شخص کو انکار کر دیا۔ جب والد اندر گھر میں گئے تو بیٹی نے کہا:

فرمانبرداری:

یا ابتا النجات النجات...... قبل ان یفدحك الوحی......

اے ابا جان! آپ نے کس کی بات ٹھکرا دی ہے؟ آپ فوراً جا کر ہاں کر دیجئے۔ قبل اس کے کہ اللہ کا عذاب ہم پر نازل ہو جائے۔ نبی کی بات کو ٹھکرانا' اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ آپ فوراً ہاں کیجئے۔ پیغام لانے والا جیسا بھی ہے' مجھے یہ رشتہ منظور ہے' اسلئے کہ انہیں نبی ﷺ نے بھیجا ہے۔

اس اللہ کی بندی نے نبی ﷺ کی محبت پر سارے جذبات قربان کر دیئے۔ یہ تھی اُس دور کی خواتین کے اندر کی دنیا' کس طرح اللہ اور اس کے حبیب ﷺ کی محبت سے بھرپور تھی۔

دعوت وتبلیغ کا مقصد:

ہم تمام بھائیوں اور بہنوں سے عرض کر رہے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمایا ہے' گویا ہم چھانٹے ہوئے ہیں:

ھو اجتبکم...... ہم چُنے ہوئے ہیں **بعثتم......** ہم بھیجے ہوئے ہیں۔

کس بات کے لئے؟ اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے لئے' کہ ساری انسانیت جہنم سے بچ جائے۔ آپ غور فرمائیں کہ جب ایک کافر مرتا ہے تو قبر میں جاتے ہی ننانوے سانپ اس سے چمٹ جاتے ہیں جو قیامت تک اس سے لپٹے رہتے ہیں' اسے ڈستے اور کاٹتے رہتے ہیں۔ یہ کتنے درد کی بات ہے' کہ کروڑوں مرد و عورتیں قبر میں پہنچ کر جہنم کی وادیوں میں دھکیلے جا رہے ہیں' اس سے بچانا ہماری محنت ہے' ہمارے ذمے ہے کہ خود بھی نکلیں اور اپنے گھر والوں کو بھی نکلنے پر مجبور کریں' مشکلات پر صبر کریں۔

فی سبیل اللہ نکلنے فضیلت:

میری بہنو! آپ کے گھر والے اللہ کے راستے میں نکلیں گے' آپ کو جب بھی ان کی یاد آئے گی' اور دل سے ٹھنڈی آہ نکلے گی' اس سے آپ کے جنت میں درجات بلند ہوں گے۔ آپ کی ہر آہ' اللہ کی بارگاہ میں تسبیح سے زیادہ محبوب ہوگی۔ جب دل اداس ہوگا تو یہ اداسی گناہوں کو ایسے دھوئے گی جیسے صابن میلے کپڑوں کو صفا کرتا ہے۔ اسی طرح اللہ کے راستے میں پھرنے والے کو اپنے بچے یاد آئیں گے اور وہ ان کی محبت میں ٹھنڈی آہ بھرے گا تو ایک ایک سانس کے ذریعے اللہ کی محبت اس کے دل میں اترتی چلی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ فرشتے سے پوچھے گا:

بتاؤ! یہ شخص اپنی محبوب بیوی اور بچوں کو چھوڑ کر کیوں پھر رہا ہے؟ اور یہ میری بندی اپنے محبوب شوہر کی جدائی کیوں برداشت کر رہی ہے؟ کیوں تکلیف سہہ رہی ہے؟

فرشتے کہیں گے: اے اللہ! تیرے لئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اچھا! تم گواہ رہو! میں نے دونوں کی بخشش کر دی اور دونوں کو معاف کر دیا۔

دنیا کی ناپائیداری:

اس دنیا میں کوئی بھی چیز پائیدار نہیں ہے......

☆ عش ما شئت...... فانک میت...... واحبب من شئت فانک مفارقہ...... جس سے بھی محبت کرو گے' ایک دن جدائی یقینی ہے' جب تک زندہ رہو' مگر ایک دن موت یقینی ہے۔

☆ ارتحلت الدنیا مدبرا...... دنیا پیٹھ پھیر چکی ہے!

☆ وارتحلت الآخرۃ مقبلا...... اور آخرت بڑھتی چلی آرہی ہے!

☆ افلا ترون الی اللیل والنہار...... یبلیان کل جدید...... ویقربان

Scanned with CamScanner

کل بعید...... ویاتین بکل موعود......

تم دیکھتے نہیں کہ دن اور رات کتنی تیزی سے گزر رہے ہیں' قبر کو قریب لا رہے ہیں اور زندگی کو دور لے جا رہے ہیں' دنیا کی عیش و عشرت سے ہمیں کھینچ کھینچ کر قبر کے گڑھے کی جانب لے کر جا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خود امت کو دعوت و تبلیغ کا کام سونپا ہے' اللہ کے یہ داعی بندے اپنے اللہ کو راضی کرنے کے لئے محمد ﷺ کی محبت میں دلوں پر پتھر رکھ کر نکلتے ہیں' اپنا گھر بار چھوڑتے ہیں' اپنے تمام جذبات قربان کرتے ہیں' عورتیں گھروں کے کام سنبھالتی ہیں۔ بے شک! عورتوں کی قربانی مردوں سے زیادہ ہے' کہ انہیں کبھی بچے تنگ کر رہے ہیں' کبھی دیگر ضروریات پریشان کر رہی ہیں۔ مرد تو چونکہ سفر میں ہوتے ہیں' لوگوں سے ملتے جلتے رہتے ہیں' دل لگا رہتا ہے' جب کبھی اکیلے ہوئے اور گھر کی یاد آ گئی' ورنہ مشغول رہتے ہیں۔ عورتیں بیچاری اکیلی ہوتی ہیں' ان کے دن رات پریشانی میں گزرتے ہیں۔

عورتوں کی افضلیت:

اللہ تعالیٰ نیک عورتوں کو ان کے نیک مردوں سے پہلے جنت میں داخل کرے گا اور فرمائے گا:

جاؤ! اپنے مردوں سے پہلے جنت میں داخل ہو جاؤ' اپنے آپ کو جنت کے لباس سے آراستہ کرو' بناؤ سنگھار کرو اور اپنے خاوندوں کا جنت کے دروازے پر استقبال کرو۔

اس مثال کو یوں سمجھیں جیسے ایک آدمی چھوٹی دوکان کرتا ہے' اسکا نفع بھی کم ہوتا ہے' ایک شخص فیکٹری چلاتا ہے' ظاہر ہے اس کا نفع بھی زیادہ ہوتا ہے۔ اسی طرح گھر میں بیٹھ کر نماز پڑھنے میں بھی اجر ہے لیکن اس کا نفع ایسا' جیسے چھوٹی سی دوکان کا ہوتا ہے۔ جب کہ اللہ کے راستے میں پھرنا اور لوگوں کو اللہ کی بات سمجھانا' محنت کرنا' ایسا ہے جیسے بہت بڑی فیکٹری یا کارخانہ ہو' جس کا نفع مستقل اور بہت زیادہ ہوتا ہے۔ تبلیغ کا کام کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ بغیر حساب کے جنت میں لے جائے گا۔

جنتی عورت اور حور:

جنت کی حوریں خادمہ بن کر جنتی عورتوں کو لباس پہنائیں گی' ایک میل لمبا چوڑا ان کا لباس ہوگا' جنت کی حوریں اسے اٹھا کر پیچھے پیچھے چلیں گی' جنتی عورت کے سر کے بال پاؤں کی ایڑی تک جائیں گے' جنہیں حوریں اٹھا کے چلیں گی۔ جنتی عورت کا ایک بال اگر دنیا میں پھینکا جائے تو سارا جہان روشن ہوجائے اور سارے جہاں میں خوشبو پھیل جائے۔ اس کے سر کی مانگ سے ایسی روشنی نکلے گی کہ سورج بھی اس کے سامنے شرما جائے گا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ دونوں سے فرمائے گا:

جنت عدن یدخلونها و من صلح من اٰبائهم وازواجهم وذریتهم و الملئکة یدخلون علیهم من کل باب...... سلم علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار۔ جاؤ! آج کے بعد کوئی جدائی نہیں' بیوی بچے' ماں باپ سب اکٹھے ہو گئے' کبھی جدائی نہ ہوگی۔

بچھڑنے کا گھر:

دنیا تو ہی ہے جدائی کا گھر۔ دنیا کے کاروبار اور اس کے دھندے' اولاد کو ماں باپ سے جدا کردیتے ہیں'۔ ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ ماں باپ اکیلے رہتے ہیں' جب کہ بچہ کمانے کے لئے کسی اور جگہ گیا ہوا ہے۔ بچی جوان ہوئی تو کوئی کہیں بیاہی گئی اور کوئی کہیں۔ اب ماں باپ اپنی ہی اولاد سے اجنبیوں کی طرح کئی سالوں بعد ملتے ہیں' سمجھ لیجئے کہ یہ دنیا ہے ہی سفر کی جگہ۔

والد صاحبؒ کا واقعہ:

میرے والد صاحبؒ کبھی کبھی روتے ہوئے فرمایا کرتے تھے: ہم نے تمہیں جنا' ہمارے کس کام آیا؟ ایک بیٹی فیصل آباد میں ہے' ایک لاہور میں' تو ہر وقت تبلیغ میں رہتا ہے

اور چوتھا ڈاکٹری میں، بھی کہیں اور بھی کہیں۔ ہم دونوں اکیلے رہ گئے۔

والد صاحبؒ کی باتیں سن کر کبھی کبھار مجھے بھی رونا آ جاتا' میں ان سے عرض کرتا: ابا جان! بس' چند دنوں کی بات ہے' پھر اللہ تعالیٰ ایسا اکٹھا کرے گا کہ جس کے بعد کبھی جدائی نہ ہوگی۔

جب ان کا انتقال ہوا تو ہمارے ایک ساتھی نے انہیں خواب میں دیکھا کہ جنت میں ایک گنبد نما بارہ دری ہے' جس میں وہ بیٹھے ہوئے ہیں۔

انہوں نے کہا: میاں صاحب! آپ کہاں چلے گئے؟

انہوں نے کہا: **فی جنت النعیم...... علیٰ سرر متقبلین......**

ہم تو جنت کے تختوں پر ہیں' آمنے سامنے بیٹھے ہیں۔

انہوں نے کہا: آپ ہمیں چھوڑ کر چلے گئے۔

کہنے لگے: نہیں نہیں! عنقریب ہم سب اکٹھے ہو جائیں گے۔

اکٹھے ہونے کی جگہ تو اللہ تعالیٰ نے جنت بنائی ہے۔ دنیا تو کاروبار میں بھی جدا کر دیتی ہے' اگر یہی جدائی دین کے لئے ہو تو کونسی بڑی بات ہے؟ اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ ہمیشہ کے لئے اکٹھا کر دیں گے۔

سفرِ اردن اور صحابہ کرامؓ کی قبریں:

میری بہنو! صحابہؓ پر جنت واجب تھی' پھر بھی گھروں کو چھوڑا' ان کی قبریں پہاڑوں اور ریگستانوں میں بنیں۔ کچھ عرصہ قبل ہماری جماعت اردن گئی' جہاں ہم نے صحابہ کرامؓ کی قبور پر حاضری دی۔ حضرت معاذ ابن جبلؓ اور عبدالرحمٰن ابن معاذؓ دونوں باپ بیٹا ایک پہاڑ کی چوٹی پر محوِ استراحت ہیں۔ شراحبیل ابن حسنہؓ ایک وادی میں سو رہے ہیں۔ ضرار ابن ازورؓ کی قبر ایک ٹیلے پر تھی۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ کی قبر ایک راستے کے کنارے پر تھی۔ ہم موتہ کے مقام پر گئے جو ایک میدان کا نام ہے۔ یہاں جنگِ موتہ لڑی گئی تھی۔ جس میں تین مشہور اور کبار صحابہ کرامؓ شہید ہوئے تھے۔ حضرت زیدؓ، حضرت جعفرؓ، حضرت عبداللہؓ۔

حضرت جعفرؓ:

جب ہم حضرت جعفرؓ کی قبر پر گئے تو ساری جماعت رونے لگی' ہم آنسو روکتے تھے مگر وہ رکنے کا نام نہ لیتے تھے۔ حضرت جعفرؓ کی شہادت کا سارا منظر آنکھوں کے سامنے گھوم گیا۔
آپؓ کی عمر تیس برس تھی' نوجوان بیوی اور چھوٹے چھوٹے چار بچے تھے' جب اللہ کے راستے میں نکلے اور اسلام کا پرچم اٹھایا' تو شیطان سامنے آ گیا اور کہنے لگا: جعفر! تیری جوان بیوی اور چھوٹے چھوٹے بچے ہیں' ان کا کیا بنے گا؟ حضرت جعفرؓ نے فرمایا:
ارے لعین! اب کیوں آ گیا؟ اب تو اللہ کے نام پر جان دینے کا وقت آ پہنچا ہے۔

یـا حبـذاالـجـنـة واقتـرابهـا
طيبة وبــارد شــرابهــا
والــروم روم قــدنــا عــذابهــا
كــافــرة بــعـيــدة انسـابهـا

یہ اشعار پڑھ کر آگے بڑھے' ایک ہاتھ کٹا' دوسرا ہاتھ کٹا' پھر دو ٹکڑے ہو کر زمین پر گر گئے اور جنت میں چلے گئے۔ چھوٹے چھوٹے بچوں اور جوان بیوی کو چھوڑ کر پہاڑوں میں سوئے ہوئے ہیں۔ آج سے چودہ سو سال پہلے اس جگہ قبر بنی جہاں کسی انسان کا گزر تک نہ تھا۔

حضرت زیدؓ:

اس کے بعد حضرت زیدؓ کی قبر پر حاضر ہوئے۔ ان کی قبر پر ایک حدیث پاک لکھی تھی' میں نے ساتھیوں کو ترجمہ سنایا تو سارے ساتھی رونے لگے۔
حضرت زیدؓ جب شہید ہوئے اور آپ ﷺ نے شہادت کی خبر سنائی تو ان کی چھوٹی بچی روتی ہوئی آئی اور حضور ﷺ کی گود میں گر گئی۔ آپ ﷺ نے اسے گود میں لیا اور آپ ﷺ بھی رونے لگے۔ حضرت سعد ابن عبادہؓ نے عرض کی:

یارسول اللہ! کس لئے رو رہے ہیں؟ آپ تو اللہ کے رسول ہیں؟
آپ ﷺ نے فرمایا: سعد!

ھذا شوق الحبیب الی الحبیب۔

اے سعد! یہ حبیب کا شوق ہے' حبیب کے لئے۔
آپ ﷺ نے حضرت زیدؓ کو بیٹا بنایا ہوا تھا۔

حضرت عبداللہ ابن رواحہؓ:

اس کے بعد حضرت عبداللہ ابن رواحہؓ کی قبر پر حاضر ہوئے۔ حضرت عبداللہؓ چار بیویوں کو چھوڑ کر اللہ کے راستے میں نکلے تھے۔ بڑے بڑے باغات چھوڑ کر گئے تھے' ان کی قبر پر عجیب نور تھا' آدمی اپنے آنسو روک نہیں سکتا تھا۔ ان کے بارے میں آتا ہے کہ جب آگے بڑھے تو بیویاں اور بچے یاد آنے لگے' ایک دم اپنے آپ کو جھٹکا اور یہ اشعار پڑھے:

اقسمت یا نفس لتنزلن
لتنزلن او لتکرھنہ
ان اجلب الناس و شدوا الرنہ
مالی اراک تکرھین الجنہ
قد طال ما کنت مطمئنۃ
ھل انت الا نطفۃ فی شنۃ
یانفس الا تقتلی تموتی
ھذا حمام الموت قد صلیت
و ما تمنیت فقد اعطیت
ان تفعلی فعلھما ھدیت

اے نفس! مجھے قسم ہے اپنے رب کی' میں تجھے قربان کروں گا!
تو چاہے یا نہ چاہے! تو مانے یا نہ مانے!

تجھے اپنے رب پر قربان کروں گا!
تجھے عرصہ ہوا بیوی بچوں میں رہتے ہوئے!
اب جنت کا شوق کر!
لوگ' اسلام کو مٹانے کے درپے ہیں!
تو بیوی بچوں کا شوق رکھتا ہے؟
اگر تو یہاں قتل نہ ہوا' پھر بھی موت تو آئے گی!
تو بھی وہی کام کر' جو تیرے ساتھیوں نے کیا۔

یہ کہہ کر چھلانگ لگائی اور دشمن کی صفوں میں گھس گئے' یہاں تک کہ ان کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے۔ وہ جگہ اب بھی محفوظ ہے' جہاں یہ تینوں کبار صحابہؓ شہید ہوئے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

ہاں' ہاں! میں دیکھتا ہوں کہ تینوں کے تینوں جنت کی نہروں میں غوطے لگاتے پھرتے ہیں' اور جنت کے پھل کھا رہے ہیں۔

میری بہنو!

تبلیغ کی محنت کو ہم لوگ بھول چکے ہیں۔ عورتیں منع کرتی ہیں کہ نہ جاؤ! مرد کہتے ہیں ٹھیک ہے' نہیں جاتے۔ عجیب بات ہے' جس کام کے لئے ہم دنیا میں آئے تھے' اسی کام سے پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ کوئی عورت اپنے خاوند سے نہیں کہتی فیکٹری میں مت جاؤ! اسی طرح کوئی خاوند یہ نہیں کہتا کہ میں کام پر نہیں جاتا' بیوی' بھی کہتی ہے' جلدی جاؤ اور خاوند بھی کہہ رہا ہوتا ہے' جلدی کرو' مجھے دیر ہو رہی ہے۔

قربانی کا صلہ:

میری بہنو! آپ اپنے حوصلے بلند کیجئے۔ آپ کے ذریعے سے آپ کے پورے خاندان میں دعوت و تبلیغ کی گاڑی چل سکتی ہے۔ ساری بہنیں اپنے خاوندوں کو ترغیب دیں' کہ کوئی بات نہیں' آپ اللہ کے راستے میں نکلیں' ہم صبر کریں گی' جنت میں

Scanned with CamScanner

اکٹھے ہو جائیں گے' جہاں ستر ستر برس ایک دوسرے کو دیکھتے ہی رہیں گے' مگر جی نہیں بھرے گا۔ یہاں دنیا میں تو ستر سال میں بڑھاپے آ جاتے ہیں' اور سارے جذبات ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں' سوائے لڑائی جھگڑوں کے' کچھ سوجھتا ہی نہیں۔ جب کہ جنت میں جیسے جیسے وقت گزرے گا' حسن اور شوق بڑھتا ہی جارہا ہے' جذبات بڑھتے ہی جارہے ہیں۔

عزت اور سعادت کا راستہ:

اس لئے میری بہنو! اپنے گھر والوں کو تیار کرو۔ اگر تم ایسا کرو گی تو کل محشر میں حضرت فاطمۃ الزہرا ؓ کے ساتھ کھڑی کی جاؤ گی۔ حضرت خدیجہ ؓ کے ساتھ کھڑی ہوگی۔ حضرت عائشہ ؓ کے ساتھ کھڑی ہوگی۔ آج کی عورت جو مال و زیور پر فدا ہورہی ہے' اگر صحابیات ؓ کا طریقہ اپنائے گی تو کل قیامت کے روز پیارے نبی ﷺ کی بیٹیوں اور ازواج مطہرات ؓ کے ساتھ کھڑی ہوگی' آپ کے بیٹوں اور بچوں کو نبی پاک ﷺ اور صحابہ ؓ کے ساتھ کھڑا کیا جائے گا' اس سے بڑھ کر عزت اور سعادت کیا ہو سکتی ہے؟ اس لئے دعوت و تبلیغ کے کام کو معمولی مت سمجھیں۔

بنیادی کام:

میری بہنو! آپ کے ذمے بنیادی طور پر دو کام ہوگئے۔ ایک تو اپنے گھر والوں کو ہمت کر کے اللہ کے راستے میں نکالو اور دوسرا اپنے گھروں میں......

☆ نماز کا اہتمام کرو ☆ پردے کا اہتمام کرو

☆ اپنے گھروں کو فضولیات سے پاک رکھو ☆ لہو و لعب سے پاک رکھو

☆ راتوں کو زیادہ نہ جاگیں' تا کہ تہجد میں آسانی ہو۔

روزانہ کے معمولات:

کام کے لئے راتوں کو جاگنا بڑی عجیب ترتیب ہے۔ ہم نے تو سنا ہے کہ اُلو رات کو جاگتا اور دن کو سوتا ہے۔ یہاں ساری قوم راتوں کو جاگتی اور دن کو سوتی ہے۔ دن گیارہ بجے ناشتہ ہوتا ہے' چار بجے دوپہر کا کھانا' جب کہ رات بارہ بجے رات کا کھانا کھایا جارہا ہے۔ اس غیر فطری ترتیب سے تو آپ کے بچے بیمار ہو جائیں گے۔ آپ خود بیمار ہو جائیں گی۔ اس لئے اپنے خاوندوں کی منت کرو' کہ بھئی! ہمیں اُلو مت بناؤ! بلکہ ہمیں اللہ کا بندہ اور بندی بناؤ۔ اپنے آپ کو سنت کے مطابق ڈھالو۔ دوپہر کو قیلولہ ضرور کرو۔ یہ حضور ﷺ کی مستقل سنت ہے۔ جلدی سوؤ اور جلدی اٹھو!

مبارک وقت:

آپ ﷺ نے فرمایا: صبح کے وقت میں' میری امت میں خیر و برکت رکھ دی گئی ہے۔

اپنے آپ کو ذکر و اذکار میں مشغول رکھو' اس سے عورت خوبصورت اور خوب سیرت ہوتی ہے......

☆ جمال تو وقتی خوبصورتی ہے ☆ حسن تو ڈھل جاتا ہے

☆ چیزیں پرانی ہو جاتی ہیں ☆ کپڑے پرانے ہو جاتے ہیں

مگر اعمال کا حُسن باقی رہتا ہے' اعمال کی بنا پر اللہ تعالیٰ جنت کی خوبصورتی عطا فرمائے گا۔ لہٰذا اپنے گھر والوں کے حوصلے اور ہمت بڑھاؤ۔

بہترین عورت:

حضور ﷺ انصار کی عورتوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ......

اللہ رحم کرے انصار کی عورتوں پر' انہوں نے کتنا حوصلہ پایا' بچوں کو پالا' خاوندوں کو اللہ کی راہ میں نکالا' بیوگی کو برداشت کیا' مہاجرین کی بھی خدمت کی' اور پھر خود بھی اللہ کے راستے میں نکلیں۔

خیر و برکت کے دروازے:

میری بہنو! اگر آپ بھی ایسا کروگی تو اللہ آپ کے لئے بھی خیر و برکت کے دروازے کھول دے گا' اپنے گھر والوں کو تیار کرو' اگر نہ مانیں تو ان سے روٹھ جاؤ' جیسے زیور اور کپڑوں کے لئے روٹھ جایا کرتی ہو' سرخی پاؤڈر کے لئے روٹھ جاتی ہو۔

ایک دلچسپ کارگزاری:

نیپال میں عورتوں کی جماعت گئی' تو وہاں سے ستر آدمی تبلیغ کے لئے یہاں پہنچے۔ میں نے پوچھا' بھئی! اتنے کیسے آ گئے؟ انہوں نے کہا کہ:

پہلے مردوں کی جماعت بھیجتے تھے تو ہم گھروں میں چھپ جاتے تھے' آپ نے عورتوں کی جماعت بھیجی' انہوں نے ہماری عورتوں کا ذہن بنایا' اب جب ہم گھروں میں گئے تو ہمارا کھانا پینا بند کر دیا گیا۔ ہم نے کہا' بھئی! اب خیر نہیں' مارے گئے۔ باہر نکلتے ہیں تو جماعت پکڑ لیتی ہے' گھر میں جائیں تو عورتیں بیٹھنے نہیں دیتیں۔ لہذا' اب تو نکلنا ہی پڑے گا۔

آپ بھی کم از کم ستر آدمی تیار کریں' اللہ کے لئے روٹھ کر دکھاویں' اللہ تعالیٰ ہمیشہ کی لڑائی ختم فرما دے گا' اور نبیوں کا پڑوس عطا فرما کر خود اپنے چہرے سے پردہ ہٹائے گا' اور ایک ایک کا نام لے کر پوچھے گا:

کیا حال ہے' میرے بندے؟ کیا حال ہے میری بندی؟

اس بلندی کے حصول کے لئے اپنے ارادے لکھوائیں۔

اللھم صل علی محمد و علی آلہ واصحابہ و بارک وسلم۔

اللہ کون؟

الحمد لله رب العالمين...... والصلوٰة والسلام على سيد المرسلين...... بسم الله الرحمن الرحيم...... يايها الناس ان وعد الله حق فلا تغرنكم الحيوٰة الدنيا...... ولا يغرنكم بالله الغرور......

و قال الله سبحانه وتعالى: يايها الانسان ماغرك بربك الكريم...... الذى خلقك فسواك فعدلك...... فى اى صورة ماشاء ركبك......

وقال النبى ﷺ: يا ابا سفيان! والله لتموتن...... ثم لتبعثن...... ثم ليدخلن...... محسنكم الجنة...... ومسيئكم النار...... فقد بلغته...... او كما قال ﷺ!

میرے بھائیو اور بہنو!

اللہ تعالیٰ اس ساری کائنات کا اکیلا خالق ہے:

ان ربكم الله الذى خلق السمٰوٰت والارض!

تمہارا رب وہ ہے جس نے زمین و آسمان بنائے اور کچھ بھی نہ تھا' سب کچھ بنایا۔ بغیر **Material** کے سب کچھ بنایا۔ ہوا کے بغیر ہوا بنائی' پانی کے بغیر پانی بنایا' آگ کے بغیر آگ بنائی' انسان کے بغیر انسان بنایا' درخت کے بغیر درخت پیدا فرمائے' مچھلی کے بغیر مچھلیوں کو بنایا۔

صفاتِ باری تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی ایک صفت مبدی ہے۔ مبدی کا مطلب ہے عدم سے وجود دینا' کچھ نہ سے سب کچھ بنادے۔ کائنات میں کچھ نہ تھا......

اولم یر الذین کفروا ان السموٰت والارض...... کانتا رتقا ففتقنھما......وجعلنا من الماء کل شیء حی......

تمہیں پتہ نہیں' کہ اس کائنات کا کچھ نہ تھا' سب کچھ ہم نے بنایا۔

مبدی کا مطلب یہ ہے کہ بغیر مادے کے تخلیق کرنا۔ جیسے لوہا' پہلے موجود نہ تھا کہ جس سے اللہ تعالیٰ نے لوہے کو بنا دیا۔ یا سونا پہلے تھا' پھر اس سے سونا بنایا' چاندی تھی' پھر اس سے چاندی بنائی۔ کچھ بھی نہیں تھا' صرف اکیلا خالق تھا......

الاول...... لیس قبلہ شئی۔ ایسا اکیلا' کہ جس سے پہلے کچھ بھی نہ تھا۔

الآخر......لیس بعدہ شئی۔ پھر ایک دن دوبارہ ایسا آ رہا ہے' جب کچھ بھی نہ رہے گا۔

یہ کیسے خوبصورت گھر بنے ہوئے ہیں؟ ان میں بسنے والی کیسی کیسی شکلیں ہیں' کچھ بھی نہ رہے گا' سب کچھ فنا ہو جائے گا۔

صفت بدیع:

اللہ تعالیٰ کی دوسری صفت بدیع ہے۔ بدیع کا مطلب ہے کسی نمونے کو دیکھ کے نمونہ تیار نہ کرے بلکہ اپنے علم سے ہر چیز کا نمونہ بناتا چلا جائے۔ پہلے اللہ تعالیٰ کے سامنے انسان کا کوئی Model یا کوئی تصویر وغیرہ نہیں تھی' جسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے انسان بنایا۔ آسمان کی کوئی تصویر نہیں تھی' کہ جسے دیکھ کر اللہ نے آسمان بنایا۔ اللہ کے سامنے پہلے زمین کی کوئی تصویر نہیں تھی کہ جسے دیکھ کر اللہ نے زمین بنائی۔ درخت' شیر' چیتے' کچھ بھی نہ تھا' ہر انسان کا رنگ و شکل' اعضاء' حتیٰ کہ اندر کا نظام بھی بالکل جدا جدا ہے۔

صفت معید:

اللہ تعالیٰ کی ایک صفت معید بھی ہے۔ معید وہ جو ان سب کو دوبارہ لوٹا دے۔

ایک وقت ہم پر ایسا تھا کہ ہم نہ تھے' نہ زمین تھی' نہ آسمان۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے ظاہر ہونے کو چاہا کہ میں پہچانا جاؤں۔ اللہ نے زمین و آسمان کو وجود بخشا......

رفع السموٰت...... آسمان کو اوپر اٹھا دیا!

والارض بعد ذالک دحٰھا...... زمین کو نیچے بچھا دیا۔

☆ زمین کا بچھ جانا بھی اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے!

☆ آسمان کا اٹھ جانا بھی اللہ ہی کا ارادہ ہے!

☆ دن کا روشن ہونا بھی اللہ کا ارادہ ہے!

☆ راتوں کا تاریک ہونا بھی اللہ کا ارادہ ہے!

تخلیقِ انسانیت:

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے انسان کے پیدا کرنے کا اعلان فرما دیا......

انی جاعل فی الارض خلیفۃ...... یعنی انسان آ رہا ہے۔

ہم کچھ نہ تھے اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے بتا دیا: **ھل اتیٰ علی الانسان حین من الدھر......لم یکن شیئا مذکورا......** اے میرے بندو! تم پہ ایک زمانہ ایسا آیا ہے کہ تم کچھ نہ تھے پھر اللہ نے وجود بخشا۔

اب آپ غور فرمائیں کہ دنیا میں ہمارے آنے میں ہمارا کوئی دخل نہیں کوئی چاہت نہیں۔ اللہ نے چاہا پیدا فرما دیا۔ پھر کس زمانے میں ہم نے آنا ہے؟ اس میں بھی ہمارا ارادہ تک شامل نہیں۔ اللہ نے آج کے دور میں پیدا فرمانا تھا پیدا کر دیا۔ آئندہ آنے والی نسلیں بعد میں آئیں گی ان کا بھی کوئی ذاتی ارادہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جس کو جہاں چاہا پیدا فرما دیا۔

مرد وعورت کا انتخاب:

پھر جس شکل میں چاہا پیدا فرما دیا۔ ہم مرد بیٹھے ہیں اُدھر عورتیں بیٹھی ہوئی ہیں۔ عورتوں نے درخواست نہیں دی تھی کہ ہمیں عورت بنایا جائے۔ ہم نے بھی کوئی درخواست نہیں دی تھی کہ ہمیں مرد بنایا جائے۔ الغرض! کسی نے کوئی درخواست نہیں کی تھی

Scanned with CamScanner

کہ ہمیں فلاں قبیلے یا خاندان میں پیدا کیا جائے۔ فلاں رنگ و نسل میں پیدا کیا جائے' فلاں ملک اور شہر میں پیدا کیا جائے۔ یہ سب آسمان والے کا ذاتی ارادہ ہے' جس میں ہماری چاہت کا کوئی عمل دخل نہیں۔

یایھاالناس ...... اناخلقنکم من ذکر و انثیٰ

اے انسانو! میں نے تم میں سے کسی کو مرد بنایا' کسی کو عورت۔

تمہاری چاہت سے نہیں' بلکہ اپنی چاہت سے۔

وجعلنکم شعوبا و قبائل...... پھر میں نے تمہارے خاندان اور قبیلے بنائے۔

تمہارے فیصلے سے نہیں' بلکہ اپنے فیصلے سے۔

☆ قریشی' اپنے ذاتی ارادے سے قریشی نہیں!

☆ پٹھان! اپنے ذاتی ارادے سے پٹھان نہیں!

☆ عرب' اپنے ذاتی ارادے سے عرب نہیں!

☆ ایرانی' ترکستانی' تورانی یہ سب کے سب خالق کائنات کے ارادہ سے بنے ہیں۔

خالق کون؟:

ایک گندے پانی کے قطرے پر اللہ جس کو جیسی شکل چاہتا ہے' دیتا چلا جاتا ہے۔

☆ ایک کو عورت بناتا ہے ☆ ایک کو مرد بناتا ہے

☆ ایک کو عربی بناتا ہے ☆ ایک کو عجمی بناتا ہے

☆ ایک کو خوبصورت بناتا ہے ☆ ایک کو بدصورت بناتا ہے

یہ سارے اللہ تعالیٰ کے ذاتی فیصلے ہیں' جو وہ آسمانوں پر کر رہا ہے۔ یہ نہیں کہ اس نے صرف ہمیں بنایا:

مچھر بھی وہی بنا رہا ہے' ...... مکھی بھی وہی بنا رہا ہے'

چیتا بھی وہی اُڑا رہا ہے' ...... عقاب بھی وہی اُڑا رہا ہے'

چیونٹی کو بھی وہی حرکت دے رہا ہے' ...... جبرائیل کو بھی وہی حرکت دے رہا ہے'

ایک ڈھیلے کا بھی اللہ ہی خالق ہے' ...... اور ہمالیہ کا پہاڑ بھی اللہ نے ہی بنایا ہے
ایک ذرے کا بھی اللہ خالق ہے' ...... صحرائے اعظم کا بھی اللہ ہی خالق ہے'
زمین کے ایک حصے کا بھی اللہ خالق ہے' ...... سات زمینوں کا بھی اللہ ہی خالق ہے'
ایک قطرہ بھی اللہ نے بنایا' ...... بحرالکاہل بھی اللہ نے ہی بنایا۔

الغرض! ساری کائنات' بحر و بر' ذرہ ذرہ' درخت کا ایک ایک پتہ' ہر چیز اللہ کے ارادے میں جکڑی اور بندھی ہوئی ہے۔

کائنات کا نظام کس کے تابع ؟

جبرائیل ومیکائیل اور عزرائیل علیہم السلام' اللہ کے سامنے سر جھکائے کھڑے ہیں۔ کائنات کا چپہ چپہ اللہ کے تابع ہے۔

الم تر ان اللہ یسجدلہ ......من فی السمٰوٰتِ ومن فی الارض......
تم دیکھتے نہیں کہ کائنات کی ہر چیز تیرے رب کے سامنے سجدے میں پڑی ہوئی ہے۔ تیرے رب کے سامنے جھکی ہوئی ہے۔

کسی میں یہ طاقت نہیں کہ اللہ کے سامنے ذرہ برابر بھی انحراف کر سکے۔ سورج کو جس دن سے چلایا ہے' چاند کو جس دن سے حرکت دی ہے' وہ حرکت میں ہیں۔ یہ ایسی حرکت ہے کہ جس میں حرکت دینے والا نظر نہیں آتا۔ میرا ہاتھ ہل رہا ہے' آپ کو معلوم ہو رہا ہے کہ میں اس کو ہلا رہا ہوں۔ یہ اتنا بڑا سورج' جو زمین سے بارہ لاکھ گنا بڑا ہے' اور چھ لاکھ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے حرکت کر رہا ہے' ایسا خودکار سسٹم کہ نہ اس میں ڈرائیور ہے' نہ کوئی سٹیرنگ' اور نہ ہی پٹرول سسٹم۔ بس ایک اللہ کا حکم آیا

☆**الشمس والقمر بحسبان**۔ تیرے رب نے سورج اور چاند کا حساب بنا کر ان کو چلا دیا

☆**لا الشمس ینبغیلھا ان تدرک القمر...... ولا اللیل سابق النھار......**
سورج چاند سے آگے نہیں ہو سکتا...... رات' دن سے آگے نہیں ہو سکتی۔

☆**وکل فی فلک یسبحون......** اپنے اپنے مدار میں یہ سب حرکت کر رہے ہیں۔

وسعتِ کائنات:

جیسے اللہ تعالیٰ نے کائنات کو اپنے قبضے میں رکھا' ہم پر بھی اللہ تعالیٰ تجلی ڈالتا' پھر کوئی عورت اور مرد نافرمان نہ ہوتا۔ کوئی مسلمان بے نمازی نہ ہوتا' کسی گھر میں گانا بجانا نہ ہوتا' کسی گھر میں سود اور جھوٹ نہ ہوتا' کوئی نافرمانی نہ ہوتی۔ اتنا بڑا سورج ہے کہ جتنی آگ زمین پر دس لاکھ ایٹم بم گرانے سے پھیلے گی' سورج اتنی آگ ایک سیکنڈ میں پھینک رہا ہے۔ یہ بھی محض اندازہ ہے' ممکن ہے اس سے کئی گنا آگ زیادہ ہو۔ سورج سے نکلنے والا ایک شعلہ تین لاکھ میل لمبا ہے' اس ایک شعلے کی انرجی کو اگر دنیا والے قابو کر لیں تو دس کروڑ سال تک کسی اور پلانٹ کے لگانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ دس کروڑ سال تک سورج کا ایک شعلہ سات براعظموں کو بجلی فراہم کر سکتا ہے۔ اللہ اتنی بڑی طاقت کو قابو کر رہا ہے' پھر زمین و آسمان کی وسعتیں اس سے بھی بڑی ہیں۔

زمین' پہلے آسمان کے مقابلے میں اس طرح ہے جیسے ایک بڑے صحرا میں چھوٹا سا چھلہ پڑا ہوا ہو۔ پھر پہلا آسمان' دوسرے آسمان کے مقابلے میں۔ دوسرا' تیسرے کے مقابلے میں' اسی طرح آخر تک' وسعت ہی وسعت ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ سے سوال:

موسیٰ نے ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا:

ثم استویٰ الی السماء و ھی دخان...... فقال لھا وللارض ائتیا طوعا او کرھا...... قالتا اتینا طائعین...... پھر ہم نے آسمان کی طرف توجہ فرمائی' زمین و آسمان کو بنا کر کہا' ہمارے تابع ہو جاؤ! انہوں نے کہا: جی ہم تابع ہیں۔

موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا:

یا اللہ! اگر زمین آسمان' آپ کے تابع نہ ہوتے' تو آپ کیا کرتے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے پاس ایک جانور ہے' جو میں ان پر چھوڑ دیتا' وہ ساتوں زمین و

آسمان کو نگل جاتا۔

ہم تو شیر کو دیکھ کر ڈر جاتے ہیں، وہ جانور کتنا بڑا ہوگا؟ اس زمین میں دس کھرب Glaxies حرکت کر رہی ہیں، جب کہ یہ تو بہت چھوٹی سی مخلوق ہے۔ آسمان کے اوپر تو اربہا ارب، بڑی بڑی مخلوقات ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی ایک عجیب مخلوق:

آپ ﷺ معراج پر تشریف لے گئے، دورانِ سفر آپ ﷺ جب چوتھے آسمان پر سے گزرے تو آپ نے ایک لشکر دیکھا، جس کا نہ اول نظر آ رہا تھا، اور نہ آخر۔ ان کے قد ہزاروں میل لمبی مسافت کے برابر تھے۔ آپ ﷺ نے حضرت جبرائیلؑ سے فرمایا: یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یارسول اللہ! میں آدمؑ کے زمانے سے وحی لے کر آنا شروع ہوا ہوں، اور آپ تک پہنچا ہوں، آتا جاتا رہتا ہوں، میں اس لشکر کو اسی طرح گزرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ مجھے آج تک اس کے اول اور آخر کا پتہ نہیں چل سکا۔ پھر یہ آیت تلاوت کی:

و ما یعلم جنود ربك الا ھو......

آپ کا رب ہی اپنے لشکروں کو جانتا ہے، ہم کہاں جان سکتے ہیں؟

ساتویں آسمان پر جنت ہے، جس کا ایک محل اتنا بڑا ہے کہ جس میں سات زمینیں رکھی جائیں تو ایک بکری کی طرح نظر آئیں گی۔ اسی طرح جہنم ہے، جس کا ایک انگارہ ساتوں زمینوں سے بڑا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ زمین و آسمان تو اس جانور کا صرف ایک لقمہ ہے۔

موسیٰ دنگ اور حیران رہ گئے۔ اور پوچھنے لگے:

این تلك الدابة......؟ یا اللہ! وہ جانور تو نے کہاں رکھا ہوا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **فی مرج من مروجی......!** میری چراگاہوں میں چرتا ہے۔

اب آپ خود اندازہ کریں کہ وہ چراگاہ کتنی بڑی ہوگی، جہاں اتنا بڑا جانور چرتا پھرتا ہے؟

موسیٰ نے پھر پوچھا: **این ذالك المرج......؟** یا اللہ! وہ چراگاہ کہاں ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **فی علم من علومی......!** میرے علم کے غیبی خزانوں میں ہے۔
و ما اوتیتم من العلم الا قلیلا......! تمہیں تو میں نے تھوڑا سا علم دیا ہے۔ وہ میرے غیب کے خزانے ہیں، جہاں میں نے اس مخلوق کو رکھا ہوا ہے۔

ایک فرشتہ ایسا ہے، اگر ساتوں سمندروں کا پانی اس کے انگوٹھے کے ناخن میں رکھا جائے تو ایک قطرہ بھی نیچے نہ گرے۔ اس فرشتے کا نام صدلقن ہے۔ جو رب اتنے بڑے فرشتے کو لگام دے سکتا ہے، کیا ساڑھے چار فٹ کی عورت اور چھ فٹ کے مرد کو لگام نہیں دے سکتا؟

اللہ تعالیٰ کی قدرت وطاقت:

ولو شئنا لآتینا کل نفس ھدٰھا...... میں چاہتا تو تم سب کو سیدھا کر دیتا۔

☆ جس کے سامنے سورج زیر ہو!
☆ جس کے سامنے چاند مسخر ہو!
☆ ہوائیں جس کے تابع ہوں!
☆ سمندر جس کے اشارے سے چلتے ہوں!
☆ مدوجزر جس کی چاہت سے وجود پکڑتا ہو!
☆ دن جس کے ارادے سے چڑھتے ہوں!
☆ رات جس کے ارادے سے ڈھلتی ہو!
☆ موسم جس کی چاہت سے بدلتے ہوں!
☆ بادل جس کے ارادے سے گرجتے اور برستے ہوں!
☆ زمین جس کی چاہت سے پھٹتی ہو!
☆ دانہ جس کی مشیت سے اُگتا ہو!
☆ جو جس کے ارادے سے نکلتی ہو!
☆ کونپلیں جس کے ارادے سے تانبتی ہوں!

Scanned with CamScanner

☆ تنے سے شاخیں نکلتی ہوں!
☆ شاخوں پر ڈالیاں لگتی ہوں!
☆ ڈالیوں میں پھول کھلتے ہوں!
☆ پھولوں پر خوشے لگتے ہوں!
☆ خوشوں میں گوشے لگتے ہوں!
☆ گوشوں میں پھل بنتے ہوں!
☆ پھلوں میں رنگ' خوشبو اور مختلف ذائقے بنتے ہوں!
☆ کسی پھل میں کڑواہٹ اور کسی میں مٹھاس بھری جاتی ہو!

جو رب اتنی ساری کائنات کا اکیلا حاکم ہو' چھوٹے سے انسان کو سیدھے راستے پر نہیں چلا سکتا؟

خالق کائنات کی بادشاہی:

☆ ہوا چلے تو پوچھے: یا اللہ! کتنی چلوں؟
☆ سورج ڈوبے تو پوچھے: یا اللہ! نکلوں' کہ نہ نکلوں؟
☆ رات آئے تو پوچھے: یا اللہ! ڈھلوں کہ نہ ڈھلوں؟
☆ دن آئے تو پوچھے: یا اللہ! غروب ہوں کہ نہ ہوں؟
☆ موسم آئے تو پوچھے: یا اللہ! بدلوں' کہ نہ بدلوں؟
☆ زمین آئے تو پوچھے: یا اللہ! کھڑی ہو جاؤں کہ چلتی رہوں؟

فرشتے جس کے سامنے دم نہ مار سکیں......

☆ **عنت الوجوه......!** سر' جس کے سامنے جھک جائیں!
☆ **خشعت الاصوات......!** آوازیں جس کے سامنے پست ہو جائیں!

ساتوں آسمان جس کے سامنے لرز رہے ہوں' تھرا رہے ہوں' کائنات کا ذرہ ذرہ جس کے سامنے سر جھکائے کھڑا ہو' چپہ چپہ جس کی تسبیح پڑھ رہا ہو' ایک ایک اینٹ' میرے اللہ کی

قسم! اللہ کی تعریف میں لگی ہوئی ہے' جب کہ ہم ان اینٹوں سے بنے مکانات میں بیٹھ کر اللہ کی نافرمانیاں کرتے ہیں۔ اس کا ایک ایک ذرہ سبحٰن اللہ! کہتا ہے۔ الحمدللہ! کہتا ہے۔

الملك القدوس	السلام المؤمن
المهيمن العزيز	الجبار المتكبر
الخالق البارى	المصور الغفار
القهارالوهاب	الرزاق الفتاح
العليم القابض	الباسط الحافظ
الرافع المعز المذل	السميع البصير
الحكم العدل	اللطيف الخبير
العلى العظيم	الكبير المتعال
الواجد الماجد	الواحد الاحد
الصمد القادر	المقتدرالمنتقم
المقدم المؤخر	الاول الآخر
الظاهرالباطن	وهو بكل شئى عليم!

اتنی بڑی عالیشان صفات کی مالک ذات کے لئے کیا مشکل ہے کہ ساری عورتیں تہجد گزار بن جائیں' کوئی عورت بے پردہ نہ ہو' کوئی مرد آوارہ نہ ہو' ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کے لئے کیا مشکل ہے؟

ہم آزاد نہیں ہیں:

اللہ تعالیٰ نے انسان کے سوا کسی چیز کو امتحان میں نہیں ڈالا' سب کی چھٹی ہے۔ سورج ایک دن ٹوٹے گا' پھر کبھی نہ بنے گا۔ چاند ایک دن ٹوٹے گا' پھر کبھی نہ بنے گا۔ ستارے جھڑیں گے' پھر کبھی نہ بنیں گے۔ یہ دن رات کا نظام معطل ہوگا' پھر کبھی بحال نہ

ہوگا۔ یہ کائنات ایک دن زیروزبر ہوگی' دوبارہ اسے وجود نہ ملے گا۔ مگر یہ قسمت کا مارا انسان' مرد ہو یا عورت' بے چارہ پھنس گیا ہے۔

ایک آدمی مجھ سے کہنے لگا: جب اتنے لمبے چوڑے حالات آنے والے تھے تو اللہ نے ہمیں پیدا ہی کیوں کیا تھا؟ میں نے کہا: یہ سوال اب بحث سے خارج ہو چکا ہے۔ اب اگلا سوال پیدا ہو رہا ہے کہ اب اس امتحان میں پاس کیسے ہوں گے؟ جیسے ایک آدمی کنویں میں گر گیا' وہ شور مچانا شروع کر دے کہ میں گرا کیوں ہوں؟ میں گرا کیوں ہوں؟ کیا اس طرح وہ کبھی نکل سکے گا؟ اب اس آدمی کے سامنے سوال یہ ہوگا کہ کنویں سے نکلے گا کیسے؟

میرے بھائیو اور بہنو!

ہم بھی انسان پیدا ہو کے پھنس گئے ہیں۔ میرے رب کی قسم! ہم آزاد نہیں ہیں۔ ہم تو سوتے ہیں' مگر ہماری نگہبانی کرنے والا کبھی نہیں سوتا۔ ہم غافل ہو جاتے ہیں' مگر وہ غافل نہیں ہوتا۔

اللہ دیکھ رہا ہے:

ولاتحسبن الله غافلا عمايعمل الظلمون......!

میرے نافرمانوں کو بتا دو! کہ تم غافل ہو جاتے ہو' مگر میں تم سے غافل نہیں ہوتا۔ میں دیکھ رہا ہوں! تم کہاں چھپو گے! بے شک دروازے بند کر لو! چٹخنی لگا دو' پردے گرا دو' لائٹیں بجھا دو' کہ اب کوئی نہیں دیکھ رہا۔

نہیں نہیں! ایک ذات ہے' جو سات زمینوں کی تاریکی میں بھی دیکھ رہی ہے' مگر تو زمین کے اوپر بند کمرے میں منہ کالا کرنے لگا ہے؟ وہ اللہ سات زمینوں کے اندر کیڑے کی حرکت دیکھتا ہے' اس کے قدموں کی آہٹ سنتا ہے' اس کے دل کی دھڑکن ناپتا ہے' اور اس کی ضرورت کو زیر زمین پوری کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ بھولتا نہیں:

ہمیں غافل نگہبان سے واسطہ نہیں۔ عاجز سے واسطہ نہیں' کہ وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا......

☆ وماھم بمعجزین......! تم میں طاقت ہے تو مجھے عاجز کر کے دکھاؤ!

چلو! مجھے دھوکہ ہی دے کر دکھاؤ! کہ کسی سے قائل بدلی کرلو اور کہو کہ میں نے تو کیا ہی نہیں......

☆ لایضل ربی و لاینسیٰ۔ تیرا رب بھولتا نہیں' تیرا رب غلط فیصلے نہیں کرتا!

☆ لاتاخذہ سنۃ۔ اونگھتا نہیں۔

☆ و لانوم۔ سوتا نہیں۔

☆ وماکان ربک نسیا۔ بھولتا نہیں۔

☆ لایؤدہ حفظھما۔ تھکتا نہیں۔

☆ کھاتا نہیں' کھلاتا ہے۔

☆ سوتا نہیں' سُلاتا ہے۔

☆ پیتا نہیں! پلاتا ہے۔

☆ مرتا نہیں! مارتا ہے۔

☆ حی قبل کل حی! .... ہر زندہ سے پہلے زندہ ہے۔

☆ و حی بعد کل حی! .... ہر زندہ کے بعد زندہ ہے۔

☆ و حی لیس کمثلہ حی! .... ایسا زندہ کہ کوئی اس جیسا زندہ نہیں۔

☆ وحی لایشبھہ حی! .... ایسا زندہ کہ کوئی زندہ اس کا مثل نہیں۔

☆ لاشریک لہ! .... شریک سے پاک ہے۔

☆ لم یتخذ صاحبۃ! .... بیوی سے پاک ہے۔

☆ ولاولدا! .... بیٹے سے پاک ہے۔

Scanned with CamScanner

اللہ تعالیٰ کا حسب ونسب:

اہلِ عرب کو دس دس' بیس بیس پشتوں کے نام از بر ہوتے تھے۔ میرا باپ دادا اور فلاں فلاں۔ ساری نسلوں کے نام جانتے تھے۔ یہاں تک کہ گھوڑوں کی نسلوں کے نام بھی جانتے تھے۔ ایک دن حضور ﷺ سے کہنے لگے: **ماذا انسب لنا ربك......؟** ہمیں تو اپنے باپ دادا کا حسب ونسب معلوم ہے' تو اپنے رب کا نسب بتا؟ اِس سے پہلے کہ آپ ﷺ کچھ ارشاد فرماتے' اللہ تعالیٰ نے خود بیان فرما دیا۔

اللہ تعالیٰ غنی ہے:

جبرائیلؑ پلک جھپکنے میں عرش سے چل کر فرش پر پہنچ گئے اور عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! اللہ نے اپنا حسب ونسب بھیجا ہے۔ آپ انہیں سنا دیجئے!

قل ھو اللہ احد...... اللہ الصمد...... لم یلد ولم یولد...... ولم یکن لہ کفوا احد میرا رب اکیلا ہے۔ صمد کا ترجمہ' بے نیاز صحیح نہیں' اصل ترجمہ غنی ہے۔ صمد اسے کہتے ہیں جس کے بغیر کسی کا کام نہ بنے' اور جس کا کام سب کے بغیر بن جائے۔ اللہ بے نیاز ہوتا تو زمین وآسمان برباد ہو جاتے' وہ تو سب سے زیادہ ہمارا ناز اٹھاتا ہے۔ زمین تڑپنے لگتی ہے' کہ یا اللہ! میرے اوپر اتنے گناہ ہو رہے ہیں' کہ میرا سینہ جل گیا ہے۔ مجھے اجازت دیدے کہ میں پھٹ جاؤں۔ میں ان کو گھروں سمیت نگل جاؤں۔ سمندر اجازت مانگتے ہیں' یا اللہ! اجازت دیدے' ہماری لگام ڈھیلی چھوڑ دے' ہم انہیں غرق کر دیں۔ بعض دفعہ تو فرشتے بھی تڑپ جاتے ہیں۔ کئی گناہ ایسے ہیں کہ جب انسان ان کا ارتکاب کرتا ہے تو فرشتے ڈر کے زمین سے اوپر چلے جاتے ہیں کہ اب اللہ کے عذاب کو کوئی چیز نہیں روک سکتی۔ مگر پھر بھی اللہ تعالیٰ ہمارے ناز اٹھاتا ہے۔ آج گناہ ہر جگہ ہو رہے ہیں' پھر بھی اللہ تعالیٰ زمین کو چلا رہے ہیں' اس لئے اللہ تعالیٰ بے نیاز نہیں بلکہ صمد ہے۔

اللہ تعالیٰ کی چاہت:

عبدی انت ترید...... وانا ارید...... ولا یکون الا ما ارید......

بندے! ایک تو چاہتا ہے' ایک میں چاہتا ہوں۔ جو میں چاہتا ہوں' تم سب کے بغیر کردکھاتا ہوں۔ جو تم چاہتے ہو' وہ میرے بغیر نہیں ہوسکتا۔ ہم کہتے ہیں کہ: یا اللہ! ہم کیا کریں؟ ہماری بھی تو کوئی چاہت پوری ہو' ایسے کیسے گزرے گی؟

حدود اللہ:

فان سلمت لی فی ما ارید...... تو وہ کر' جو میں چاہتا ہوں۔

میں نے تیرے اوپر دیکھنا بالکل حرام نہیں کیا' دیکھنے سے بالکل منع نہیں کیا' تجھے دیکھنے کی اجازت ہے مگر ایک حد تک۔ اس حد سے آگے مت دیکھنا۔ میں نے تجھے سننے سے نہیں روکا۔ دین پر چلنا مشکل تب تھا جب اللہ تعالیٰ یوں فرماتے:

- ☆ اندھے ہو جاؤ' ...... دیکھو ہی نہیں!
- ☆ بہرے ہو جاؤ' ...... سنو ہی نہیں!
- ☆ بھوکے ہو جاؤ' ...... کھاؤ ہی نہیں!
- ☆ گونگے بن جاؤ' ...... بولو ہی نہیں!
- ☆ ننگے ہو جاؤ! ...... پہنو ہی نہیں!
- ☆ جنگل میں رہو' ...... گھر نہ بناؤ!

اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے لئے ایک حد مقرر فرمادی۔ بھئی! اتنا دیکھ سکتے ہو' اتنا نہیں۔ آپ سب کو معلوم ہے کہ کیا دیکھنا ہے اور کیا نہیں۔ کیا سننا ہے' کیا نہیں سننا۔ یہ بولو' یہ نہ بولو۔ یعنی سچ بولو اور جھوٹ سے بچو۔ صحیح بولو' غلط نہ بولو۔ اچھی بات کرو' غیبت نہ کرو۔ قرآن سنو' گانا مت سنو۔ یعنی وہ کرو جو میں چاہتا ہوں۔

کفیتک فی ما ترید...... پھر میں بھی وہ کروں گا جو تم چاہو گے۔

آخری لمحات کی جھلک:

دنیا میں کب تک دیکھیں گے؟ آخران آنکھوں پر چشمے چڑھیں گے' پھر آہستہ آہستہ چشمہ بھی ساتھ چھوڑ جاتا ہے' اس سے بھی نظر نہیں آتا۔ اور پھر ایک دن یہ شمع ہی بجھ جاتی ہے' اس کا نور ہی چھن جاتا ہے۔

ان کانوں سے کب تک سنیں گے؟ بالآخران کو آلے لگ جائیں گے۔ پھر وہ آلے بھی بیکار ہو جاتے ہیں' قریب سے گلا پھاڑ کر بولو' پھر بھی سنائی نہیں دیتا' اور ایک دن یہ ٹیلی فون کے تار بھی کٹ جاتے ہیں۔

زبان سے کب تک بولیں گے؟ کب تک چہچہائیں گے؟ آخر یہ نغمہ بند ہوگا' اور پھر یہ آواز ہمیشہ کے لئے خاموش ہو جائے گی۔

نغمہ ہائے غم کو بھی اے دل غنیمت جانیے
بے صدا ہو جائے گا یہ ساز ہستی ایک دن

فانی جسم:

یہ جسم کب تک رہے گا؟ کب تک اس کی خواہشات کی پیروی کریں گے؟ آخر یہ چمکتا جسم اور یہ رعنائی والا چہرہ جھریوں سے بھر جاتا ہے' حسن ایک بھولی بسری داستان بن جاتا ہے' اور وہ چہرہ جو کبھی دیکھتے دیکھتے آنکھ نیچی نہ ہوتی تھی' اسی چہرے کو دیکھتے ہیں تو کراہت سے نظریں پھر جاتی ہیں۔ وہ جوانی جس میں چلنے والا اکڑ اکڑ کر زمین پر پاؤں مارتا تھا' آج دو آدمیوں نے پکڑا ہوا ہے' اس کے پاؤں زمین پر نہیں لگ رہے' اور وہ گھسٹ گھسٹ کے لوگوں کے سہارے چل رہا ہے۔ کبھی اپنے جسم پر داغ نہیں لگنے دیتا تھا' آج بستر پر اس کا پیشاب نکل رہا ہے۔

فانی قوتیں:

اولاد بھی نفرت کر رہی ہے' بچے بھی دور بھاگ رہے ہیں' نوکروں سے کام کروایا جا رہا ہے' کہ ہمارے ڈیڈی ممی کا پیشاب سنبھالو۔ ہم تو صاف ستھرے لوگ ہیں۔ بتایئے' سب قوتیں کہاں چلی گئیں؟ کہاں چلی گئیں جوانیاں؟ کہاں چلے گئے راگ و رنگ؟ آخر ایک دن یہ ساز خاموش ہو جائیں گے' یہ آوازیں زیر زمین چلی جائیں گی' اور یہ جسم جس کو ہم ریشم سے ڈھانپتے ہیں' ایک دن یہی جسم مٹی کی چادر اوڑھ کر منوں مٹی تلے دفن کر دیا جائے گا' پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا:

كان لم يكن بيني و بينك خلة
ولا حسن و دمرة في التباذلي

یہ امی اور ابا' بیٹا اور بیٹی' چچا اور چچی' بھائی اور بہن' ایک ایسی بھولی بسری داستان بن جائیں گے کہ جن کا ایک ایک حرف ہمارے ذہن کی کتاب سے مٹا دیا جائے گا' بھلا دیا جائے گا۔ قبر کا نشان تک مٹا دیا جائے گا۔ کسی پوتے کو پتہ نہیں ہوگا کہ میرا دادا کہاں دفن ہے۔ آج تو بیٹوں کو بھی نہیں پتہ ہوتا کہ ہمارا والد کہاں دفن ہے؟ پوتا تو پھر بھی اگلی نسل ہے۔

زمیں کھا گئی' آسماں کیسے کیسے؟:

میں ایک ساتھی کی قبر پر فاتحہ پڑھنے میانی شریف قبرستان گیا' ایک قبر نے مجھے روک لیا' ایسی شکستہ اور ایسے برے حال میں کہ میں نے کہا:

شاید اس کو سب نے ہی بھلا دیا۔ کوئی یہاں آتا ہی نہیں۔ حالانکہ میرا اس سے کیا واسطہ؟ لیکن ایمانی رشتہ ہے' جو ہر مسلمان کا دوسرے سے ہے۔ میرے قدم رک گئے اور میں اس بوسیدہ قبر کو دیکھنے لگا' اور سوچنے لگا کہ یا اللہ! اس طرح بھی انسان مٹ جاتے ہیں؟ پھر میں نے ذرا قریب ہو کر اس پر نصب کتبے کو پڑھا' تو اس پر تحریر تھا: رستم ہند!

میرے آنسو نکل پڑے کہ اتنے بڑے انسان کی قبر ہے؟ تاریخ پیدائش 1844 اور تاریخ وفات 1908ء درج تھی۔ مجھے اپنے ساتھی کی فاتحہ بھول گئی اور میں نے اس کی قبر پر فاتحہ شروع کر دی' کہ نا معلوم! یہ بیچارہ کس حال میں پڑا ہوگا؟

اللہ تعالیٰ سے وفا:

میرے بھائیو اور بہنو! ہم کب تک اپنے جسم و جان کے ساتھ وفا کریں گے؟ اللہ تعالیٰ سے ہی وفا کرلیں۔ وفا کرنا انسان کی سرشت ہے' بے وفائی کرنا بھی انسان کی سرشت ہے۔ انسان بے وفا بھی ہے' باوفا بھی۔ اگر اللہ تعالیٰ سے وفا ہو جائے گی تو نفس و شیطان کے بے وفا بن جائیں گے' پھر مزے ہی مزے ہوں گے۔ اور اگر اللہ سے بے وفا ہو گئے تو نفس و شیطان کے وفادار بنیں گے' جو کہ مصیبت ہی مصیبت ہے۔

مصنوعی چمک:

آج ہر گھر بجلی کے قمقموں سے روشن ہے' لیکن دل' کالی رات سے بھی زیادہ تاریک ہے۔ مصنوعی قہقہے گونجتے ہیں' مگر دل خون کے آنسو روتے ہیں۔ چہرے چمکتے ہیں' لیکن اندر ویرانی ہی ویرانی ہے۔ لباس زرق برق ہیں' مگر اندر سے خاک آلود ہیں۔ کوئی اندر اتر کر دیکھ نہیں سکتا' کہ آج کی دنیا اور انسانیت اندر سے کتنی دکھی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ہم اللہ سے بے وفا ہو گئے' حالانکہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں: **فان سلمت لی فی ما ارید** اے میرے بندے! اے میری بندی! میرے ساتھ سودا کرو۔

اللہ جی! کیسا سودا؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وقرن فی بیوتکن ولاتبرجن تبرج الجاهلية الاولیٰ...... واقمن الصلوٰة...... وآتین الزکوٰة...... واطعن الله ورسوله!

☆ گھروں کے کنول بن جاؤ!

☆ زینت کرو مگر اپنے گھر میں!

☆ نمازوں کو قائم کرو!

☆ قرآن کی تلاوت کرو!

☆ اللہ کے نام پر خرچ کرو!

☆ اور زکوٰۃ ادا کرو!

☆ اور میری بندیاں بن کر چلو۔

وانکرن مایتلیٰ فی بیوتکن من آیات اللہ والحکمة......

اپنے گھروں کو میرے قرآن کے نغموں اور میرے حبیب ﷺ کی باتوں سے آباد اور مزین کرو!

جنت کی ایک جھلک:

موسیٰ نے کہا' یا اللہ!

ارنی انظر الیک...... میں تجھے دیکھنا چاہتا ہوں' تیرا دیدار کرنا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **لن ترانی......** اے موسیٰ! تم نہیں دیکھ سکتے۔ **لا یرانی حی الا مات......** اِس دنیا میں مجھے جو آنکھ دیکھے گی' وہ ختم ہو جائے گی۔ **ولا رطب الا تفرق...... ولا یابس الا تدحدح......** کوئی خشک دیکھے گا تو پھٹ جائے گا' کوئی تر دیکھے گا تو خشک ہو جائے گا۔ **انما یرانی اھل الجنة...... الذین لا تنام اعینھم...... و لا تبلی ثیابھم...... ولا یفنی شبابھم۔** تو جنت میں آ جا' تجھے وہ آنکھ دوں گا جو میرا دیدار کر سکے گی۔ وہ ایسی آنکھ ہو گی' جس کے اندر سے نیند کو نکال دوں گا' جنت میں نیند نہیں ہو گی۔ حدیث شریف میں آتا ہے **النوم اخت الموت** نیند تو موت کی بہن ہے۔ جنت میں موت بھی ختم اور نیند بھی ختم۔ آدمی کو نیند تو تھکاوٹ کی وجہ سے آتی ہے' جنت میں نہ تھکاوٹ ہو گی اور نہ نیند ہو گی۔

ابو مسلم خراسانی بڑا ظالم گورنر گزرا ہے۔ حجاج ابن یوسف کی طرح تھا' وہ سارا سال نہیں سوتا تھا۔ نہ دن کو نہ رات کو۔ وہ کہتا تھا:

جوانی ہے' طاقت ہے' قوت ہے' محنت کا میدان کوئی نہیں' ہائے میں کیا کروں؟

نظریں جھکانے کا صلہ:

جنت میں اللہ تعالیٰ ایسی طاقت عطا فرمائے گا کہ نیند ختم ہو جائے گی۔ آنکھیں ہر وقت دیکھتی رہیں گی۔ دنیا میں دیکھنا حرام نہیں' بلکہ مردوں اور عورتوں سے کہا کہ اپنی نظریں نیچی رکھو!

☆ قل للمؤمنین یغضو من ابصارھم......

اے میرے بندے! نظریں جھکایا کرو!

☆ قل للمؤمنٰت یغضضن من ابصارھن......

اے میری بندیو! نظریں جھکا کر چلا کرو!

اس کے بدلے میں کیا ملے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کے بدلے تمہیں جنت کے نظارے دکھاؤں گا۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ: ایک جنتی' جنت میں بیٹھا ہوگا' اور اپنا ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے رکھا ہوگا' اللہ تعالیٰ اس کے سامنے جنت کا ایک منظر کھولے گا' ستر برس گزر جائیں گے اور اس کو اپنا پہلو بدلنا بھی بھول جائے گا۔

ستر سال میں یہاں دنیا میں کیا کیا انقلاب آ جاتے ہیں؟ جنت کا ایک دن' دنیا کے ہزار سال کے برابر ہوگا۔ ایک ہفتہ سات ہزار سال میں پورا ہوگا' لیکن وہاں وقت کے گزرنے کا احساس تک نہ ہوگا۔ اسلئے کہ ٹائم آف ہوگا' مگر اللہ تعالیٰ کے حساب میں ہزار برس کا ایک دن ہوگا' جب کہ ہمیں لگے گا جیسے ایک منٹ گزرا ہو۔

میاں بیوی ایک دوسرے کو دیکھیں گے' خاوند ایسا حسین ہوگا کہ بیوی اپنے خاوند کو چالیس سال تک دیکھتی رہے گی مگر اس کے دیکھنے کا شوق پورا نہیں ہوگا۔ اسی طرح مرد بھی چالیس سال تک اپنی بیوی کو دیکھتا رہے گا' مگر اس کا جی نہیں بھرے گا۔

Scanned with CamScanner

اللہ تعالیٰ کا دیدار:

جب جنت والے جنت میں پہنچ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

میرے بندو! آؤ! آج میں اپنا ایک وعدہ پورا کر رہا ہوں آج ایک ملاقات ہو رہی ہے' جنت کی ایک وادی ہے:

جس میں درخت نہیں' جس میں نہر نہیں'
جس میں حور نہیں' جس میں قصور نہیں'
جس میں کوئی شے نہیں!

گھاس کا ایک فرش ہے مخمل کی طرح بچھا ہوا ہے' جو اللہ نے اپنے دیدار کی جگہ کے لئے بنایا ہے۔ اس میں انبیاء' شہداء اور صدیقین ہوں گے۔ عورتیں ایک طرف' مرد دوسری طرف ہوں گے۔ عورتیں حضرت فاطمہؓ کے ساتھ' مرد نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہوں گے۔ دونوں کا الگ الگ میدان لگا دیا گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ اعلان فرمائیگا: **ھل وجدتم ما وعدکم ربکم الا حقا؟** میرے بندو! وہ جو میں نے وعدے کیے تھے پورے کر دیئے یا باقی ہیں؟ اہل جنت کہیں گے: یا اللہ! سب پورے ہو گئے۔

فان سلمت لی فی ما ارید...... کفیتک فی ما ترید۔

تو میری مان لے! ...... میں تیری مان جاؤں گا۔

☆ جوانی چاہیے؟ ایسی دوں گا کہ کبھی بڑھاپا نہ دیکھو گے۔

☆ حُسن چاہیے؟ ایسا دوں گا کہ سورج کو انگلی دکھاؤ گے تو سورج غروب ہو جائے گا۔

☆ کپڑے چاہئیں؟ سو سو جوڑے باریک و مہین دوں گا' ہر جوڑے کا رنگ الگ ہو گا۔

خوشبو' مہک اور زیور دوں گا۔

میرے بھائیو اور بہنو!

اگر یہ سب کچھ حاصل کرنا چاہتے ہو تو حرام کی کمائی چھوڑنی ہو گی۔

اللہ کا وعدہ:

اللہ تعالیٰ ہم سے سودا کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

☆ حرام مت سنو غلط باتوں سے اپنے کانوں کو بند کرلو!

یا اللہ! اس کے بدلے کیا ملے گا؟

☆ میں تمہیں اپنا کلام سناؤں گا!

اہلِ جنت سے اللہ تعالیٰ پوچھے گا:

☆ کیا میرے تمام وعدے سچے ہو گئے؟

اہلِ جنت عرض کریں گے:

☆ یا اللہ! تمام وعدے پورے ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

☆ مگر ایک وعدہ باقی ہے۔

عرض کریں گے:

☆ **لم یثقل موازیننا؟** کیا آپ نے ہماری نیکیوں کو بڑھا نہیں دیا؟

☆ **ویزحزحنا عن النار؟** کیا آپ نے ہمیں دوزخ سے بچا نہیں لیا؟

☆ **و یدخلنا الجنان** اور تو نے ہمیں جنت میں نہیں پہنچا دیا؟

اب کون سا وعدہ ہے، جو باقی ہے؟

اہلِ جنت اسی حیرانی و پریشانی میں ہوں گے، کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہوگا۔ انسان گارے مٹی کا نمونہ ہے، اور یہ دنیا مچھر کے پر کے برابر ہے۔ مگر اس دنیا میں کیسے کیسے مناظر ہیں کہ آدمی انہیں دیکھ کر دنگ رہ جاتا ہے۔ ان مناظر کا بنانے والا، جب خود سامنے آئے گا تو کیا حسین منظر ہوگا۔ مگر اللہ کا دیدار وہی آنکھ کر سکے گی جو دنیا میں حرام سے رکی ہوگی۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ ایک ایک کا نام لے کر پوچھے گا:

کیا حال ہے؟ ٹھیک ہو؟ خوش ہو؟

صبرِ ایوب علیہ السلام:

حضرت ایوب علیہ السلام اٹھارہ برس بیمار رہے۔ جسم کا کوئی حصہ ایسا نہ تھا' جس میں درد اور داغ نہ ہو۔ ان اٹھارہ برس میں کوئی رات ایسی نہ تھی جو آنکھوں میں نہ کٹی ہو' جو تڑپتے ہوئے نہ کٹی ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے صحت دے دی۔ حضرت ایوب علیہ السلام کی تمام بیویاں اور اولاد' وفات پا گئی۔ صرف ایک بیوی زندہ رہی' جو آپ کی خدمت کیا کرتی تھی اور مانگ مانگ کر آپ کو روٹی کھلایا کرتی تھی۔

صلہءِ خداوندی:

اللہ تعالیٰ حضرت ایوبؑ کو جوانی واپس لوٹائی تو ان کی بیوی جب گھر آئی تو دیکھا کہ گھر میں ایک خوبصورت نوجوان بیٹھا ہوا ہے' جب کہ حضرت ایوب علیہ السلام اسے نظر ہی نہیں آ رہے' وہ پریشان ہوگئی' ادھر ادھر دیکھا مگر ایوب علیہ السلام کہیں نظر نہ آئے۔ گھر میں موجود نوجوان سے پوچھا:

یہاں میرا بیمار اور معذور خاوند تھا' وہ نظر نہیں آ رہا' وہ تو خود حرکت بھی نہیں کرسکتا تھا' آپ نے کہیں دیکھا ہو؟ حضرت ایوب علیہ السلام اپنی بیوی کی باتیں سن کر مسکرانے لگے اور فرمایا: میں ہی تیرا خاوند ہوں' اللہ تعالیٰ نے مجھے دوبارہ جوانی دیدی ہے۔

حقیقی خوشحالی:

ہم اللہ تعالیٰ سے وفا ہی نہیں کرتے' ہم تو پیسے کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ اللہ کے بندو! کبھی پیسے سے بھی کسی گھر میں سکھ آئے؟ کبھی اولاد کی کمی سے بھی گھرانے خوشحال ہوئے؟ حماقت کی انتہا ہے۔ دراصل جس گھر میں دین ہے' حقیقت میں وہی گھر خوشحال ہے۔ چاہے چھوٹا خاندان ہے یا بڑا! چاہے مالدار گھرانہ ہے یا غریب! جس گھر میں دین نہیں' وہ گھر جہنم کی آگ ہے۔

Scanned with CamScanner

مقام ایوب علیہ السلام:

ایک مرتبہ کسی نے حضرت ایوب علیہ السلام سے پوچھا:
آپ کو اپنی بیماری کے دن یاد آتے ہیں؟
فرمایا: بیماری کے دن، صحت کے دنوں سے اچھے تھے!
سائل نے کہا: توبہ توبہ وہ کیسے اچھے تھے؟ آپ کے تو انگ انگ درد کی شدت سے کراہتے رہتے تھے؟
فرمانے لگے: جب میں بیمار تھا تو روزانہ ایک مرتبہ عرش سے آواز آتی تھی، اللہ تعالیٰ پوچھتے: ایوب! کیا حال ہے؟
اُس آواز سے مجھے ایسی لذت اور راحت ملتی تھی کہ میرا ہر درد مجھے بھول جاتا تھا۔

مقامِ فکر:

جب عورت اور مرد کھلی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہوں گے تو کیا حال ہوگا؟ مگر افسوس کا مقام ہے کہ یہ شوق ہی مٹ گئے، کیا کریں؟ کیسے ان مردہ دلوں کو زندہ کریں؟

☆ پتھر بھی اتنا سنتے تو موم ہو جاتے!
☆ ہوائیں سنتیں تو چلتی ہوئی رک جاتیں!
☆ صحراؤں کو سنایا جاتا تو وہ سرسبز ہو جاتے!
☆ طوفانوں کو سنایا جاتا تو وہ بھی تھم جاتے!

مگر یہ کیسے شیطانی طوفان ہیں؟ یہ کیسے پتھر دل ہیں؟ کیسے ویرانے ہیں کہ اتنا کچھ سن کر بھی ویران ہیں۔ جنہیں:

☆ اللہ کی رغبت نہیں! ☆ جنت کے شوق نہیں!
☆ راتوں کا اٹھنا نہیں! ☆ دن کا اطاعت میں گزرنا نہیں!

آج ہم لوگ' دل کے پتھروں کو سجا رہے ہیں' ان کے سجنے سے بھی بھلا انسان سجتا ہے؟ انسان تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے سجتے ہیں۔ سونے اور چاندی سے انسان کی قدر و منزلت نہیں' بلکہ اس کا مقام تو تقویٰ اختیار کرنے سے بنے گا۔ مگر گراوٹ کی حد ہوگئی۔

میرے بھائیو! سوچو تو سہی! اللہ تعالیٰ سامنے ہوگا' پھر نام لے کر پکارے گا:

کیف انت؟ کیف انتِ؟

تو کیسا ہے؟ تو کیسی ہے؟

پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

میں تمہیں اپنا کلام سناتا ہوں۔ جب اللہ تعالیٰ پردہ گرائے گا اور کہے گا واپس چلے جاؤ! اہل جنت کہیں گے' ہم نہیں جاتے......

نہ ہمیں جنت چاہیے! نہ ہمیں کھانا چاہیے!

نہ پانی چاہیے! نہ حور چاہیے!

نہ قصور چاہیے! ہمیں کچھ نہیں چاہیے!

بس! تو اپنا دیدار کراتا رہ' ہم تجھے دیکھتے رہیں' تو ہمیں دیکھتا رہے۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جاؤ! اور آٹھویں دن آنا!

لیکن میرے بھائیو! اور بہنو! جو جنت الفردوس میں پہنچ جائیں گے' وہ صبح و شام اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا کریں گے۔

سیرتِ حضرت ابوبکر صدیقؓ:

حضور ﷺ نے فرمایا:

ان اللہ یتجلیٰ للناس عامۃ...... ولابی بکر خاصۃ!

اللہ تعالیٰ سارے جنت والوں کو دیدار عام کرائے گا اور صدیق اکبرؓ کو دیدار خاص کرائے گا۔ کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا سب کچھ صرف کر دیا' حتیٰ کہ اپنے جسم پر ٹاٹ کے کپڑے رہ گئے۔ غزوہ تبوک کے موقع پر اللہ کے رسول ﷺ نے اللہ کی

راہ میں خرچ کرنے کی صدا لگائی تو ہر آدمی اپنی وسعت کے مطابق مال و اسباب لے کر حاضر ہو گیا۔ حضرت عمر فاروق ؓ سوچنے لگے کہ میں اس وقت مالدار ہوں اور حضرت ابوبکر صدیق ؓ غریب۔ آج میرے پاس ابوبکر صدیق ؓ سے آگے بڑھنے کا موقع ہے' ورنہ پھر شاید کبھی آگے نہ بڑھ سکوں۔ چنانچہ حضرت عمر ؓ نے اپنے مال کے دو حصے کئے' آدھا مال گھر کے لئے چھوڑ دیا جب کہ باقی آدھا دربار نبوت میں پیش کر دیا۔

دوسری طرف حضرت ابوبکر صدیق ؓ ایک گٹھڑی لے کر حاضر ہوئے۔ مگر اللہ تعالیٰ اور اس کا حبیب جانتے تھے کہ کون کتنا لایا ہے اور کتنا گھر چھوڑ آیا ہے۔

حضور ﷺ کا عجیب سوال:

اگر سوال یہ ہوتا کہ اے ابوبکر ؓ! کیا لائے ہو؟ اور اے عمر ؓ! آپ کیا لائے ہیں؟ تو حضرت عمر ؓ جیت جاتے۔ اور سوال ہونا بھی یہی چاہیے تھا۔ جیسا کہ ہم لوگ جب مساجد میں چندہ کرتے ہیں تو دینے والے سے یہ نہیں پوچھتے کہ بھائی! گھر میں کیا چھوڑ کر آئے؟ بلکہ یہی پوچھتے ہیں کہ بھائی! کتنے دے رہے ہو؟ مگر اللہ کے رسول ﷺ نے سوال بدل دیا اور پوچھا: اے عمر ؓ! پیچھے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟

حضرت عمر ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آدھا مال لے کر آیا ہوں اور آدھا گھر کے لئے چھوڑ آیا ہوں۔ اسی طرح حضور ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق ؓ سے بھی پوچھا: پیچھے کیا چھوڑ آئے ہو؟ عرض کیا: پیچھے' اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو چھوڑ آیا ہوں' باقی سب کچھ ہی لے آیا ہوں۔ تفسیر عزیزی میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ گھر کی دیوار ٹٹول رہے تھے' بیٹی نے پوچھا: کیا کر رہے ہیں؟ فرمایا: ایک سوئی دیوار کے ساتھ لٹکائی تھی' کہیں وہ پیچھے گھر میں نہ رہ جائے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ اس بار بھی آگے بڑھ گئے۔ حضرت عمر فاروق ؓ فرمانے لگے:

اے صدیق! میں تجھ سے ساری زندگی آگے نہیں بڑھ سکتا۔

اللہ تعالیٰ کا سلام:

جس وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ گھر کا تمام سامان لے کر حاضر ہوئے تو جسم پر ٹاٹ پہنا ہوا تھا' یہاں تک کہ اپنا کرتا بھی اتار کر اللہ کی راہ میں دیدیا۔ صرف ایک ٹاٹ پہن لیا وہ بھی جگہ جگہ سے پھٹا ہوا تھا' جسے کانٹوں سے سی کر پیوند لگا لیے۔ اسی وقت حضرت جبرائیلؑ تشریف لائے اور کہنے لگے:

یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ کو سلام کہہ رہے ہیں۔

اِس امت میں دو افراد ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے سلام کہا:

☆ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ ☆ حضرت صدیق اکبرؓ۔

حضرت خدیجہؓ کو جب سلام آیا تو اُس وقت آپ کے گھر میں کچھ بھی نہ بچا تھا' تین تین دن سے فاقے چل رہے تھے' ایسے میں حضرت جبرائیلؑ تشریف لائے اور کہا:

یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ خدیجۃ الکبریٰؓ کو سلام کہہ رہے ہیں۔

اسی طرح جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کا گھر خالی ہوا تو انہیں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خاص انعام عطا کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل امینؑ کی وساطت سے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے مزید استفسار کرتے ہوئے پوچھا کہ: اس بھوک' افلاس اور پیاس میں مجھ سے راضی تو ہو؟ اس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ زاروقطار رونے لگے اور فرمایا:

انا عن رب راض...... میں اپنے رب سے راضی ہوں۔

لمحہ فکریہ:

آج ہمارے گھروں میں یہ فضا نہیں ہے کہ ہم یہ سوچیں بھی کہ ہمارا رب ہم سے کس طرح راضی ہوگا؟ ہمارے بچوں کی تربیت اس طرح نہیں ہوئی کہ وہ بھی یہ سوچ سکیں کہ ہم اپنے اللہ کو کس طرح راضی کریں۔ ماں باپ نے ڈنڈا پکڑا ہوا ہے کہ پڑھو پڑھو! کمانے والے بنو! نہیں کماؤ گے تو بھوکے مرو گے! الغرض' ساری توانائیاں گھر بنانے اور

اپنے ظاہر کو سنوارنے سجانے میں صرف ہو رہی ہیں۔ اللہ کو راضی کرنے والے غم کی محنت ہی ختم ہو گئی۔ نماز پڑھی' تو بھی ٹھیک ہے اور اگر نہیں پڑھی' تب بھی ٹھیک۔ نہ پڑھنے کی خوشی' نہ چھوٹنے کا غم۔ قرآن کی تلاوت ہو جائے تو کوئی خوشی نہیں' رہ جائے تو غم نہیں۔ یہ کیسی مردہ دلی ہے؟ دس روپے کا نفع ہو تو سب خوش ہو جاتے ہیں' دس روپے کا گھاٹا پڑ جائے تو سب غمگین ہو رہے ہیں۔ گھر میں بچہ بیمار پڑ جائے تو سارا گھر پریشان' کوئی خوشی کی بات آ جائے تو سارا گھر خوشیوں سے بھر جاتا ہے۔

عارضی خوشی:

میرے بھائیو اور بہنو! بھلا یہ بھی کوئی خوشی اور غم کی چیزیں ہیں؟ ایک نماز چھوٹ جاتی تو ہم تڑپ جاتے کہ ہائے اللہ! میری نماز گئی۔ مگر یہاں تو مہینوں گزر جاتے ہیں فرض نمازوں کو چھوڑے ہوئے۔ درد و غم' بے چینی اور بے قراری جو اللہ کے لئے ہونی چاہئے تھی' وہ پیسوں کے لئے ہونے لگی۔ اللہ کے بندو! اللہ کی ذات کو مقصد بنائیں۔ مردوں اور عورتوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے راستہ متعین کر دیا ہے' کہ اے میرے بندو اور بندیو! مجھے سامنے رکھ کے چلو۔ میں تمہارا خالق اور مالک ہوں' میں ہی تمہارا معبود ہوں' تم مجھے راضی کرو۔ اللہ پہ فدا ہونا اور اللہ کو راضی کرنا ہمارا مقصدِ زندگی ہونا چاہیے۔

☆ کچھ ملے گا تو شکر کریں گے' نہیں ملے گا تو صبر کریں گے۔
☆ عزت آئے گی تو شکر کریں گے' ذلت آئے گی تو صبر کریں گے۔
☆ شہرت ملے گی تو شکر کریں گے' گمنامی ملے گی تو صبر کریں گے۔
☆ صحت آئے گی تو شکر کریں گے' بیماری ملے گی تو صبر کریں گے۔

لیکن سب کچھ اُس وقت ممکن ہو گا جب ہم اللہ تعالیٰ کو مطلوب بنا کر چلیں گے' ہمارا زمین و آسمان میں کسی سے کوئی مطالبہ نہیں' سوائے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ذات کے۔

Scanned with CamScanner

اللہ سے معافی مانگ لیں:

اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا تو بہت آسان ہے۔ کتنی ماؤں کی اپنے بچوں سے لڑائیاں ہوتی رہتی ہیں۔ ماں کو منانا پڑے تو اولاد کو دانتوں کے پسینے آجاتے ہیں۔ ماں پہلے اچھی طرح اپنا غصہ نکالتی ہے' کہ تو نے میرے ساتھ یہ کیا' وہ کیا' تب کہیں جا کے اس کا غصہ ٹھنڈا ہوتا ہے۔ اسی طرح باپ ناراض ہوجائے تو منانے کے لئے اولاد کو کتنا زور لگانا پڑتا ہے۔ میاں بیوی آپس میں ناراض ہوجائیں تو منانے کے لئے کیا کیا جتن کرنے پڑتے ہیں؟ پھر کہیں جا کے صلح ہوتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ دل سے داغ مٹتا ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ جو کہ مالک' رازق' خالق' قہار رزاق' ذوالجلال والاکرام......

☆ خالق ہے' مخلوق نہیں!
☆ رازق ہے' مرزوق نہیں!
☆ غالب ہے' مغلوب نہیں!
☆ ناصر ہے' منصور نہیں!
☆ حافظ ہے' محفوظ نہیں!
☆ مالک ہے' مملوک نہیں!
☆ قادر ہے' مقدور نہیں!

☆ **اعز من کل عزیز** ساری عزتوں سے بڑی عزت والا!
☆ **اکبر من کل کبیر** سارے بڑوں سے بہت بڑا!
☆ **اعظم من کل عظیم** تمام عظمت والوں سے بڑی عظمت والا!

اس گندے مٹی کے گارے سے بنے انسان کی توبہ کا انتظار کر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تو ایک دفعہ توبہ کر! میں دس دفعہ معاف کردوں گا۔ اس لئے ہم سب توبہ کرلیں کہ اے اللہ! میری توبہ! **لوجد الله توابا رحیما!** تم توبہ کرو' پھر دیکھو! میں کیسے معاف کرتا ہوں؟

توبہ کے فضائل:

میرے بھائیو اور بہنو! اللہ پاک کی ذات منفعل ہے۔ اسکا مطلب ہے کسی واقعے سے دل پر اثر نہ لینا۔ اللہ کی ذات اثر سے پاک ذات ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ نہیں کہتے:

اچھا! اب آئے ہو توبہ کرنے! جب منہ میں دانت نہیں رہے اور آنکھوں میں بینائی نہیں رہی۔ نہیں، نہیں! بلکہ زندگی کی آخری سانس میں سچی توبہ کرلے تو قبول ہے، مگر شرط یہ ہے کہ کوئی توبہ کرے تو سہی۔ اے اللہ! مجھے معاف کردے!

یہ جملہ اللہ تعالیٰ کو ایسا پسند ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

تم اگر سارے فرمانبردار بن جاؤ، اور تم میں کوئی گناہ گار نہ رہے، اللہ تم سب کو موت دے کر ایسی قوم لائے جو گناہ کرے، پھر توبہ کرے۔ لوجد الله توابا رحیما

تم اللہ کو مہربان پاؤ گے!

جب آدمی توبہ کرتا ہے تو آسمان پہ روشنی ہوتی ہے، جیسے شادی پر قمقمے جلتے ہیں۔ پتہ چلتا ہے کہ یہاں کوئی خوشی ہے۔ اسی طرح آسمان پر چراغاں ہوتا ہے۔ فرشتے پوچھتے ہیں: یہ چراغاں کیسا ہے؟ چنانچہ ایک فرشتہ ساتوں آسمانوں میں اعلان کرتا ہے: فلاں مرد و عورت نے آج توبہ کرلی ہے، اللہ نے اس خوشی میں آسمان سجائے ہیں۔

اللہ کے بندو! خوشی اور چراغاں تو ہمیں کرنا چاہیے کہ ہماری توبہ قبول ہوئی، دنیا اور آخرت کی مصیبتیں ٹل گئیں، مگر خوشی، اللہ تعالیٰ منا رہے ہیں، جس کو ہماری توبہ کی پرواہ نہیں۔ ہم توبہ کریں تو وہ غنی، ہم نماز پڑھیں تو وہ غنی، نہ پڑھیں، پھر بھی وہ غنی۔

- ☆ ہماری اطاعت ...... اُس کو اونچا نہیں کرتی!
- ☆ ہماری نافرمانی ...... اُس کو پست نہیں کرتی!
- ☆ ہماری فرمانبرداری سے ...... اُس کی عزت زیادہ نہیں ہوتی!
- ☆ ہماری نافرمانی سے ...... اُس کی عزت کم نہیں ہوتی!

لیکن پھر بھی وہ چراغاں کرتا ہے، کہ دیکھو! میرا بندہ میرے پاس توبہ کے لئے آ گیا۔

Scanned with CamScanner

اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت:

میرے بھائیو! آپ کا کوئی ملنے والا عزیز' ملنے آئے تو آپ آگے بڑھ کر اس کا استقبال کرتے ہیں' ہاتھ ملاتے ہیں' اور زیادہ قریب ہو تو معانقہ کرتے ہیں' پھر اُس کو اپنے پاس لاتے ہیں۔ اللہ کی قسم! وہ زمین آسمان کا بادشاہ بھی یہی کچھ کرتا ہے

اللہ فرماتے ہیں: **من اقبل الی تلقیته من بعید......**

جو میری طرف کو آیا' چاہے سارا دامن داغدار کر کے آئے' بس جب وہ میری طرف آنے ہی لگتا ہے تو میں بڑھ کر اس کا استقبال کرتا ہوں۔

لوگ طعنے دیں گے کہ' نو سو چوہے کھا کے بلی' حج کو چلی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نو کروڑ کھا کر توبہ کر لے' پھر بھی قبول ہے۔ ہم سے کوئی روٹھ جائے تو ہم کہتے ہیں' ہماری بلا سے۔ پہلے سلام کرے گا تو کریں گے' نہیں کرے گا' تو نہیں کریں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرتے' اللہ فرماتے ہیں: **ومن اعرض عنی نادیته عن قریب......** اور جو مجھ سے روٹھ جاتا ہے' میں اس کے پیچھے جاتا ہوں۔

جیسے ماں شفقت سے بچے کو پکڑتی ہے کہ اِدھر آ جا میرا بچہ! اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندے اور بندی کے کندھے پہ ہاتھ رکھتا ہے' اور کہتا ہے' اِدھر آ جا! اُدھر تیرے لئے ہلاکت کے سوا کچھ نہیں۔ اِدھر میں تیرا انتظار کر رہا ہوں۔ اللہ فرماتے ہیں:

☆**ان ذکرتنی ذکرتك.** اگر تو مجھے یاد کرتا ہے' میں تجھے یاد کرتا ہوں!

☆**ان نیستنی ذکرتك.** اگر تو مجھے بھول جاتا ہے' میں پھر بھی تجھے یاد رکھتا ہوں!

☆**طوالینی واوالیق.** اگر تو مجھ سے دوستی لگاتا ہے' میں تجھ سے بڑھ کر دوستی لگاتا ہوں!

☆**تصافینی واصافیك.** اگر تو مجھ سے کھرا معاملہ کرتا ہے' میں تجھ سے بڑھ کر معاملہ کرتا ہوں۔

☆**تعرض عنی وانا مقبل الیك......** تو مجھ سے روٹھ جاتا ہے' میں پھر بھی تیرا پیچھا کرتا ہوں کہ میری طرف آ جا!

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مہمان آیا' مگر تھا کافر۔ انہوں نے پوچھا: مسلمان ہو! کہا: نہیں! ابراہیمؑ نے کہا: میں کافر کو روٹی نہیں کھلاتا۔ وہ اٹھ کے چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے جبرائیلؑ کو بھیجا' فرمایا: اے ابراہیم! نافرمان تھا' تو میرا تھا' ستر سال سے میں نے تو اس کی روٹی بند نہیں کی' تمہیں ایک وقت کی کھلانی پڑی تو بند کر دی۔ جاؤ! اس کو واپس بلاؤ' اور روٹی کھلاؤ! جو رب کافر پہ ایسا مہربان ہو' وہ حضورﷺ کی اُمت پر کیسے مہربان نہ ہوگا' مگر ہم توبہ تو کریں۔

توبہ کا عجیب واقعہ:

بنی اسرائیل میں ایک آوارہ اور بدحال نوجوان تھا' لوگوں نے اسے شہر سے نکال دیا' وہ نوجوان ویرانے میں جا پڑا' وہاں نہ کوئی سنگی نہ ساتھی' نہ دوست نہ احباب۔ مصیبتوں میں گھرا اور بیمار پڑ گیا۔ جب تمام امیدیں ٹوٹ گئیں اور مرنے لگا تو آسمان کی جانب دیکھ کر کہنے لگا:

لوعلمت ان عذابی یزید فی ملکک......

اے اللہ! اگر مجھے یہ پتہ ہو کہ مجھے عذاب دینے سے تیرا ملک بڑھ جائے گا اور مجھے معاف کرنے سے تیرا ملک گھٹ جائے گا' تو میں تجھ سے کچھ نہیں مانگتا۔ اگر عذاب دینے سے ملک بڑھتا ہے' تو عذاب دے دے' اور اگر معاف کرنے سے ملک گھٹتا ہے تو معاف نہ کر۔ اس نے دعا کی: اے اللہ! مجھے ماں باپ نے چھوڑ دیا' دوست احباب نے چھوڑ دیا' میں اس جنگل اور ویرانے میں مر رہا ہوں' میرا کوئی نہیں ہے' تو ہی میرا بن جا' کیونکہ تیرے سوا میرا کوئی سہارا نہیں۔ میری آخری توبہ ہے' اے اللہ! مجھے معاف کر دے۔ یہ کہا اور اس کی جان نکل گئی۔

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ:

میرا ایک دوست' جنگل میں مر گیا ہے' اس کا جنازہ پڑھو' اسکے کفن دفن کا انتظام کرو۔ اور سارے شہر میں اعلان کر دو کہ جتنے بھی نافرمان ہیں' ان میں سے جو بھی اسکے

جنازے میں شریک ہوگا' میں اس کو بھی معاف کردوں گا۔ چنانچہ سارا شہر اُمڈ پڑا۔ جب لوگوں نے دیکھا کہ یہ تو وہی نافرمان نوجوان ہے' تو کہنے لگے: اے اللہ کے نبی! آپ کیا اعلان فرمارہے ہیں؟ اس کو تو اس کی سرکشی' بدکرداری اور آوارگی کی بنا پر ہم نے شہر سے نکال دیا تھا' اور آپ کا رب کہہ رہا ہے کہ یہ میرا ولی اور دوست ہے۔؟ موسیٰ نے پوچھا: اے اللہ! یہ تیرے بندے اس کے بارے میں کیا کہہ رہے ہیں؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ لوگ بھی سچے ہیں' میں بھی سچا ہوں۔ یہ واقعی ایسا ہی تھا' جیسے انہوں نے کہا۔ مگر جب میں نے اس پر موت کی تکلیف مسلط کی:

☆ فرنی یمینا — اس نے دائیں دیکھا!

☆ فرنی یسارا — پھر اس نے بائیں دیکھا!

اسے کوئی سہارا نظر نہیں آیا' اس نے آگے دیکھا' پیچھے دیکھا' مگر کوئی آسرا نظر نہیں آیا۔ پھر اس نے بے بسی کی حالت میں مجھے پکارا' مجھے میری عزت کی قسم! اگر یہ اس وقت ساری دنیا کے انسانوں کی بخشش مانگتا تو میں سب کو معاف کردیتا۔ مگر اس نے تو صرف اپنے لئے ہی معافی مانگی۔

توبہ کا وقت.

میرے بھائیو اور بہنو! جو اللہ ایسے کو معاف کردے' کیا وہ حضور ﷺ کے امتی مردوں اور عورتوں کو معاف نہیں فرماسکتا؟ آپ سانس ٹوٹنے سے پہلے اس کے سامنے سر جھکادیں' مسئلہ حل ہوجائے گا۔ لیکن بات یہ ہے کہ اس کی کسے خبر ہے کہ سانس کب ٹوٹے گی؟ جوانی میں ٹوٹے یا بڑھاپے میں؟ لہٰذا اب توبہ کا وقت ہے' آج توبہ کا وقت ہے۔ یا اللہ! میری توبہ! پھر اللہ کی رحمت کو آتے دیکھنا۔

نبی پر تہمت لگانے کا انجام:

ہمارے لئے اللہ تعالیٰ نے اڑھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا ہے جب کہ بنی اسرائیل میں دس فیصد فرض کی گئی تھی۔ قارون جو کہ کھرب ہا کھرب مال کا مالک تھا' جب حساب لگوایا تو زکوٰۃ کی رقم کروڑوں میں بنی۔ اسے اپنے مال کے یوں چلے جانے کا غم کھائے جانے لگا۔ اس نے حیلہ کرتے ہوئے اُس وقت کے نبی حضرت موسیٰ پر تہمت لگانے کا منصوبہ بنایا۔ اور ایک فاحشہ عورت کو پیسوں کا لالچ دے کر اس مقصد کے لئے گواہی دینے پر آمادہ کرلیا۔ بھائیو! اور بہنو! جب ایمان نہ ہو تو انسان یک ہی جایا کرتا ہے۔

چنانچہ عین اس وقت جب حضرت موسیٰ علیہ السلام وعظ فرمارہے تھے' قارون کھڑا ہوا اور موسیٰ سے سوال کرنے لگا: اے موسیٰ! جو شخص شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرے اس کی کیا سزا ہے؟

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اُس کو پتھر مار مار کر مار دیا جائے۔

قارون کہنے لگا: یہ عورت کیا کہتی ہے؟

چنانچہ اُس عورت کو کھڑا کیا اور کہا کہ گواہی دے۔ مگر جب نبوت کے چہرے پر اس کی نگاہ پڑی تو وہ لرز گئی' اور کہنے لگی: مجھے کچھ نہیں کہنا' میں تو پہلے ہی بڑی نافرمان اور گناہ گار ہوں معصوم نبی پر تہمت لگانے کا اتنا بڑا گناہ لے کر مرنا نہیں چاہتی۔ اس عورت نے صاف صاف بتا دیا کہ قارون نے مجھے آپ پر تہمت لگانے کے لئے پیسے دیئے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سجدے میں گر گئے' اور کہنے لگے:

اے اللہ! تیرے نبی کے ساتھ یہ کیا ہو گیا؟

اللہ نے فرمایا: اے موسیٰ! زمین تیرے تابع ہے' جو تو کہے گا' یہ کر گزرے گی۔

حضرت موسیٰ بڑے جلالی نبی تھے' غصے کی حالت میں بال کھڑے ہو جاتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے زمین کو حکم دیا: نگل جا! اس کو۔

چنانچہ زمین پھٹی اور قارون کے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ سمجھ گیا کہ اب بچنا مشکل ہے۔

قارون کہنے لگا: اے موسیٰ! مجھے معاف کر دے۔

انہوں نے کہا: اور اندر لے جا!

گھٹنوں تک زمین میں چلا گیا۔

پھر کہنے لگا: اے موسیٰ! معاف کر دے۔

موسیٰ نے کہا: اور اندر لے جا!

چنانچہ کمر تک دھنس گیا۔ پھر معافی مانگنے لگا۔

آپ نے کہا: اور اندر چلا چلا!

وہ گردن تک زمین میں چلا گیا۔ پھر معافی مانگی۔

آپ نے کہا: مزید اندر چلا جا!

اسی طرح وہ موسیٰ علیہ السلام سے معافیاں مانگتا رہا اور زمین میں دھنستا چلا گیا' حتیٰ کہ سارے کا سارا زمین میں دھنس کر زندہ دفن ہو گیا۔

رحمتِ خداوندی:

اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام آیا:

اے موسیٰ! تم سے معافیاں مانگتا رہا۔ میری عزت کی قسم! اگر مجھ سے ایک دفعہ بھی معافی مانگتا تو میں معاف کر دیتا۔

ہماری بے رخی:

کیا ہم لوگ قارون سے بھی بُرے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے امتی ہیں۔ ہمیں تو بہت بڑا سہارا بھی ہے۔ لیکن اس سہارے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم بے غیرت ہو جائیں' اور سہارے کے آسرے پر جو جی میں آئے کرتے چلے جائیں۔

امتِ محمدیہ کی فضیلت:

اللہ تعالیٰ ہمارے چہرے خراب نہیں کر رہے' حالانکہ وہ کونسا جرم ہے جو چہروں کو خراب کرنے والا ہے اور اِس وقت نہیں ہو رہا۔ اگر ہم حضور ﷺ کے امتی نہ ہوتے تو یقیناً آج مردوں اور عورتوں کے چہرے مسخ ہو چکے ہوتے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے امتی ہونے کی لاج رکھتے ہوئے اور اپنی خاص رحمت سے ہماری اس طرح پکڑ نہیں فرماتے' ورنہ حضور ﷺ کا امتی ہونے میں بھی ہمارا کیا عمل دخل ہے؟

بنی اسرائیل کی توبہ:

موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں جن لوگوں نے بچھڑے کی پوجا کی' ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کی توبہ یہی ہے کہ انہیں قتل کر دو۔

لوگ کہنے لگے: کیسے قتل کریں؟

کہیں بیٹا' کہیں بیوی' کہیں ماں اور کہیں باپ ہے؟ کیسے قتل کریں؟

موسیٰ علیہ السلام سے ان کی قوم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کریں کہ ویسے ہی معاف کر دے۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام ستر آدمی لے کر کوہِ طور پر گئے اور اللہ تعالیٰ سے معافی کی درخواست کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

تیری امت کی توبہ قتل ہی ہے؟ مگر ایک امت بعد میں آنے والی ہے' جتنے بڑے مرضی گناہ کرے' ایک دفعہ بھی مجھ سے معافی مانگیں گے تو میں ان کے سارے گناہ معاف کر دوں گا۔

موسیٰؑ نے کہا: یا اللہ! وہ کونسی امت ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے حبیب ﷺ کی امت!

موسیٰؑ کہنے لگے: یا اللہ! وہ امت مجھے دیدے!

اللہ نے فرمایا: نہیں! آپ کو نہیں دے سکتا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے جنت کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کا پانی ایسا ہے کہ ایک قطرہ انگلی کو لگائے تو سارا جہاں معطر ہو جائے۔ ایک گھونٹ پی لے تو کبھی پیاس نہ لگے۔ حضرت عیسیٰ نے عرض کی: یا اللہ! وہ پانی مجھے بھی پلا دے!

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تک میرا حبیب ﷺ نہ پئے وہ پانی سب پر حرام ہے۔ اور جب تک میرے حبیب ﷺ کی امت نہ پئے وہ پانی ساری امتوں پر حرام ہے۔

امتِ محمدیہ کا پردے میں حساب:

قیامت کے دن حضور اکرم ﷺ فرمائیں گے:

یا اللہ! میری امت کا حساب میرے حوالے کر دیں، میں خود ان کا حساب لے لیتا ہوں، تا کہ ان کو کسی اور کے سامنے شرمندگی محسوس نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

جب آپ ﷺ خود حساب لیں گے اور ان کے گناہ آپ کے سامنے آئیں گے تو یہ لوگ آپ کے سامنے شرمندہ ہوں گے۔ اس لئے میں آپ کے سپرد نہیں کرتا، بلکہ میں پردے میں آپ ﷺ کی امت کا حساب لے لیتا ہوں، کسی کو بھی نہیں بتاؤں گا کہ یہ دنیا میں کیا کرتے رہے ہیں؟ یہ جہنم میں بھی جائیں گے تو پردے میں جائیں گے۔

جہنم کی ایک جھلک:

جہنم کے سات حصے ہیں: سب سے اوپر **جہنم**، پھر **حطمہ**، پھر **لظیٰ**، پھر **سعیر**، پھر **سقر**، پھر **جحیم** اور پھر **ھاویہ**۔

☆ **جہنم** : ان مسلمانوں کے لئے ہے، جو توبہ کے بغیر مر گئے

☆ **حطمہ** : عیسائیوں کے لئے ہے۔

☆ **لظیٰ** : یہودیوں کے لئے ہے۔

☆ **سعیر** : آتش پرست مجوسیوں کے لئے ہے۔

☆ **سقر** : سورج کے پجاری چنگیزیوں کے لئے ہے۔

☆ **جحیم** : پتھروں کے پجاری مشرکین کے لئے ہے۔

☆ **ھاویہ** : منافقین کے لئے ہے۔

جہنم کی آگ:

جب اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ کو بھڑکاتا ہے تو ہاویہ کا پردہ اٹھتا ہے' اس میں سے جو آگ نکلتی ہے' اس کی تپش سے جہنم کی آگ بھی چیخنے لگتی ہے۔ جب حضور ﷺ کی امت کو جہنم میں ڈالا جائے گا تو ان کے چہرے کالے نہیں ہوں گے' ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں نہیں ہوں گی' ان کے پاؤں میں بیڑیاں نہیں ہوں گی' جب یہ گریں گے تو جہنم کا داروغہ کہے گا:

مالک! یہ کون آ گئے؟

اللہ تعالیٰ حکم دے گا:

اے دربان! اِن کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں مت ڈالو! اِن ہاتھوں نے میرے نام پر صدقات دیئے ہوئے ہیں۔ اِن پاؤں میں زنجیریں مت ڈالو! یہ پاؤں میری مساجد کی طرف کئی دفعہ اٹھے ہیں۔ اِن کے چہروں کو مت جلانا! یہ ماتھا' کئی دفعہ میرے دربار میں ٹِکا ہے۔ اِن کے دل کو مت جلانا! اس میں ایمان ہے۔

باقی تمام وجود کو آگ لپیٹ میں لے لے گی۔ جب پہلی دفعہ آگ قریب آئے گی تو یہ کہیں گے:

لا الٰہ الا اللہ! آگ پیچھے ہٹ جائے گی۔

پھر آگے بڑھے گی' وہ پھر کہیں گے:

لا الٰہ الا اللہ! وہ پھر پیچھے ہٹ جائے گی۔

دوزخ کا فرشتہ آگ سے کہے گا: پکڑتی کیوں نہیں؟

وہ کہے گی: **لیس لی سلطان علیٰ لا الٰہ الا اللہ!**
میرا لا الٰہ الا اللہ پر زور نہیں چلتا۔ میں کیسے پکڑوں؟

وہ کہے گا: اچھا' چلو اب پکڑو!

جب چوتھی مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہنے لگیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی زبان بند کر دے گا' بول نہیں سکیں گے۔ اللہ فرمائے گا: اگر تم دنیا میں اس کلمے کی لاج رکھتے تو آج یہ آگ تمہیں کچھ نہیں کہہ سکتی تھی۔ مگر تم نے میرے کلمے کی عزت کو پارہ پارہ کیا' اس لئے آج اس کی سزا تمہیں چکھنی ہی پڑے گی۔
یہ امت جہنم میں جائے گی بھی تو اپنی رعائیتوں کے ساتھ۔

توبہ کیا ہے؟:

میرے بھائیو اور بہنو! ہم توبہ کریں' اپنے مالک کے سامنے اپنے آپ کو پیش کر دیں۔ توبہ ہے کیا؟ یہی کہ اے اللہ! میری زندگی' حضرت محمد ﷺ کے طریقے پر آ جائے۔ جو اللہ! قارون کو معاف کرنے کے لئے بیٹھا ہو' وہ اس امت کو کیوں معاف نہیں کرے گا؟ بادشاہوں کے دربار تو رات کو بند ہوتے ہیں' مگر ہمارے رب کا دربار' تہجد میں بطور خاص کھلتا ہے۔ جیسے دنیاوی بادشاہوں کے دربار عام اور دربار خاص ہوتے ہیں۔ ہم جماعت میں دلی' بھارت گئے تو میں قلعہ دیکھنے چلا گیا' وہاں بھی شاہ جہان کے دو دربار تھے۔ سرخ پتھر سے بنا ہوا دربار عام اور سنگِ مرمر سے بنا ہوا دربار خاص۔

اللہ تعالیٰ کا دربارِ خاص:

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا دربار عام رات گئے تک کھلا رہتا ہے۔ مگر جب رات کے بارہ بجتے ہیں تو دربار خاص کھل جاتا ہے۔ جس وقت کہ لوگ' نیند کے مزے لے رہے ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ کا عرش' پہلے آسمان پر آتا ہے' اور دربار خاص کھل جاتا ہے۔ اعلان

ہوتا ہے کہ:

ہے کوئی میرا بندہ اور بندی!

☆ جو مجھ سے صلح کرنا چاہتا ہو!

☆ جو مجھ سے کچھ لینا چاہتا ہو!

☆ جو مجھے اپنا دُکھڑا سنانا چاہتا ہو!

☆ جو مجھ سے توبہ کرنا چاہتا ہو!

محمد بن حسین بغدادیؒ:

محمد بن حسین بغدادیؒ بازار گئے۔ ایک کنیز' لونڈی فروخت ہو رہی تھی' اسے خرید کر لے آئے۔ لوگوں نے کہا: پاگل سی ہے۔

انہوں نے کہا: کوئی بات نہیں۔

آدھی رات کے بعد آنکھ کھلی تو دیکھا' وہ لونڈی مصلے پہ بیٹھی اللہ سے لو لگا رہی ہے۔ آنسو بہہ رہے ہیں' سینہ گھٹ رہا ہے' اور اللہ سے کہہ رہی ہے:

اے اللہ! وہ محبت' جو تجھے مجھ سے ہے۔

اُلٹ کہہ گئی۔ حالانکہ کہنا یہ چاہیے تھا: اے اللہ! وہ محبت جو مجھے تجھ سے ہے۔ میں اس کے واسطے سے تجھ سے سوال کرتی ہوں۔ اِس پر انہوں نے ٹوکا کہ: اے لڑکی! تو کیا کہہ رہی ہے؟ یوں کہہ: وہ محبت جو مجھے تجھ سے ہے۔

کہنے لگی: چپ کرو! اگر اسے مجھ سے محبت نہ ہوتی تو مجھے یہاں نہ بٹھاتا' اور تجھے وہاں نہ سُلاتا۔ مجھ سے محبت ہے تب ہی تو مجھے نیند سے اٹھا کر مصلے پر کھڑا کر دیا۔

پھر کہنے لگی: اے اللہ! اب تو تیری محبت کا راز فاش ہو گیا' لوگوں کو پتہ چل گیا کہ ہم محب اور محبوب ہیں۔ اے اللہ! مجھے اپنا وصال دیدے۔ مجھے اپنا ملاپ دیدے' مجھے اپنے پاس بلا لے۔

یہ کہہ کر چیخ ماری' اور جان نکل گئی۔

فرماتے ہیں: مجھے بڑا غم ہوا' میں صبح اٹھ کر اس کا کفن لینے گیا' جب کفن لے کر پہنچا تو دیکھا کہ اس پر پہلے سے ہی سبز کفن چڑھا ہوا ہے' جس پر نورانی سطر سے لکھا ہے:

الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون۔

سن لو! اللہ کے دوستوں کو نہ دنیا میں غم ہے' نہ آخرت میں خوف ہے۔

کامیابی کا راز:

دنیا اور آخرت کی کامیابی کا راز اس میں ہے کہ ہم اپنے اللہ کی طرف رجوع کریں۔ وہ اس طرح کہ حضرت محمد ﷺ کے طریقے ہمارے مردوں' ہماری عورتوں اور ہماری اولاد کی زندگیوں میں آجائیں۔ جو بھی حضرت محمد ﷺ کی زندگی اپنائے گا' وہ اللہ کا محبوب بن جائے گا۔

چاہے مرد ہے   چاہے عورت ہے!
چاہے خوبصورت گھر میں رہتا ہے   چاہے جھونپڑی میں!

حسب ونسب کام نہیں آئے گا:

جہاں بھی کوئی رہتا ہے' اگر محمد ﷺ کی زندگی پر آگیا تو مزے ہو گئے۔ اور اگر آپ ﷺ کی زندگی نہ آئی تو برباد ہو گئے۔ دیکھئے! ابولہب' قریشی' ہاشمی' چچا اور سردار ہے۔ مگر حضور ﷺ والی زندگی چھوڑی' قرآن میں اعلان ہوا:

سیصلیٰ نارا ذات لھب...... ابولہب کو دوزخ کی بشارت دو!

سیدنا بلالؓ:

حضرت بلالؓ حبشی' کالے' بدصورت' غلام' مگر محمد ﷺ کی زندگی اپنائی تو اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ نے بشارت دی۔ یہ بات یاد رکھیں کہ جو شخص جہاں مرے گا' قیامت کے روز وہیں سے اٹھایا جائے گا۔ جہاں قبر ہے' وہیں اس کا حشر ہے۔ لیکن ایک انسان دنیا

میں ایسا بھی آیا ہے جو جہاں مرا وہاں سے نہیں اٹھے گا۔ وہ ہستی حضرت بلال حبشیؓ کی ہے۔ ان کی قبر شام میں ہے جب کہ ان کے حشر کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے دن قبریں پھٹیں گی، میں سب سے پہلے نکلوں گا، میرے دائیں طرف سے ابوبکرؓ نکلیں گے، میرے بائیں جانب سے عمرؓ اٹھیں گے، جب کہ میرے قدموں سے بلال حبشیؓ اٹھیں گے۔

آپ ﷺ نے مزید فرمایا:

حضرت بلالؓ اٹھتے ہی اذان دیں گے! اللہ اکبر! اللہ اکبر!

دنیا کا بھی مؤذن، آخرت کا بھی مؤذن!

آپ ﷺ نے فرمایا:

تمام لوگ میدانِ حشر کی طرف پیدل چلیں گے، میں براق پر سوار ہو کر چلوں گا، میرے آگے بلالؓ سرخ اونٹنی پر سوار ہو کر چلے گا۔

بلال حبشیؓ کو یہ عزت کہاں سے ملی؟ محمد مصطفیٰ ﷺ کے در سے ملی ہے۔

اصل قدر و قیمت:

میرے بھائیو اور بہنو! ہماری قیمت، سونے چاندی سے نہیں لگے گی، بلکہ محمدی بننے سے لگے گی۔ ہم جس قدر نبی ﷺ کے طریقوں کو اپنانے والے ہوں گے، ہماری قیمت بھی اُسی قدر زیادہ لگے گی۔ جو کھوٹا ہوگا، اسے جہنم کی آگ میں جلایا جائے گا۔

درِ مصطفیٰ ﷺ:

مشرکین مکہ کو دیکھیے! تین سو ساٹھ بتوں کو پوجتے تھے، شراب و زنا ان کی گھٹی میں شامل تھا، مگر جب توبہ کی اور حضور ﷺ کے در پر آئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اتنا اونچا مقام عطا فرمایا کہ فرشتے بھی ان کی پرواز کو نہ پہنچ سکے۔

جنت کا افتتاح:

جب جنت میں جانے کا وقت قریب ہوگا' ابھی جنت کا دروازہ بند ہوگا' افتتاح حضورﷺ سے کروایا جائے گا۔ آپﷺ نے فرمایا:

جنت میں داخلے کے لئے میرے لئے سرخ اونٹنی لائے جائے گی' میں اس پر سوار ہوں گا' اور اس کی نکیل نیچے ہوگی' ایسے میں اعلان ہوگا' کہ حضورﷺ کا ڈرائیور کون بنے؟ اونٹنی کی لگام پکڑ کر ساتھ چلنے کا قرعہ حضرت بلال حبشیؓ کے نام نکلے گا۔

دیکھیے! حضرت بلال حبشیؓ حضورﷺ کی اونٹنی کی نکیل پکڑے ہوئے جنت میں جا رہے ہیں۔ یہ عزت و مقام مرتبہ انہیں کہاں سے ملا؟ حضرت محمد مصطفیٰﷺ کی اتباع سے نصیب ہوا۔

حضرت خولہ بنت ثعلبہؓ:

وہ عورتیں جو کل تک پتھروں اور بتوں کی پجاری تھیں' کل تک جن کی کوئی عزت نہ تھی' حضورﷺ کی اتباع سے کتنے اونچے درجات تک پہنچ گئیں۔ انہی عالی مرتبت خواتین میں سے صحابیہ حضرت خولہ بنت ثعلبہؓ بھی ہیں۔ ان کے خاوند نے انہیں طلاق دے دی۔ یہ طلاق دورِ جاہلیت میں ہوئی۔ وہ اِس طرح کہ ان کے خاوند اوس بن صامتؓ نے ان سے یوں کہہ دیا تھا: تو میری ماں کی طرح ہے۔

جاہلیت میں یہ طلاق ہوا کرتی تھی' اور عورت ہمیشہ کے لئے اپنے خاوند کے لئے حرام ہوجایا کرتی تھی' اس سے کبھی بھی نکاح نہیں ہوسکتا تھا۔ جب کہ ابھی اس بارے میں اسلام کی طرف سے کوئی حکم بھی نازل نہیں ہوا تھا۔ حضرت خولہ بنت ثعلبہؓ بہت پریشان ہوگئیں' چھوٹے چھوٹے بچے' ڈھلتی ہوئی عمر' دوسری شادی کے قابل نہیں' اب زندگی کیسے گزرے گی؟ چنانچہ حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کنگھی کر رہی تھیں۔ حضرت خولہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہﷺ! بڑی مصیبت پیش آ گئی۔

آپ ﷺ نے پوچھا: کیا ہوا؟
کہنے لگیں: میرے خاوند نے مجھے کہہ دیا ہے کہ تو میری ماں کی طرح ہے۔ یہ تو جاہلیت کی طلاق ہے۔ آپ اس طلاق کو کینسل فرما دیں۔

ابھی چونکہ شریعت کا اس بارے میں حکم نازل نہیں ہوا تھا' اس لئے آپ ﷺ نے رواج کے مطابق فیصلہ دیتے ہوئے فیصلہ فرما دیا: حرمت علیه...... تو اپنے خاوند پر حرام ہوگئی۔

اس نے کہا:

☆ یارسول اللہ ﷺ ان ابو ولدی وہ میرے بچوں کا باپ ہے۔
☆ تفرق اعلی ماں باپ فوت ہو گئے ہیں۔
☆ افنا شبابی میری جوانی ختم ہوگئی۔

میں کس کے سہارے زندگی گزاروں گی؟ اگر آپ ﷺ نے یہ طلاق برقرار رکھی تو میری باقی عمر مشکل میں گزرے گی۔

آپ ﷺ نے پھر فرمایا: حرمت علیه...... تو اس پر حرام ہوگئی۔
اس نے پھر درخواست کی کہ: یارسول اللہ ﷺ! نظرِ ثانی فرمائیں۔

اللہ سے مانگنے کا انداز:

جب آپ ﷺ نے دیکھا کہ نہیں مان رہی' تو آپ ﷺ نے سر مبارک جھکا لیا' اور خاموش ہو گئے۔ جب اس نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اعراض فرما لیا ہے تو اس نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور کہنے لگی:

آپ ﷺ نہیں سنتے' میں آپ کے رب سے گلہ کرتی ہوں۔ یا اللہ! میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں' میرے پاس رہیں گے تو انہیں کہاں سے کھلاؤں گی؟ اور اگر

خاوند کو دیدیتی ہوں تو وہ کہیں دوسری شادی نہ کرلیں۔اس صورت میں میرے بچے رُل جائیں گے۔یا اللہ! اپنے نبی کی زبان سے میرے حق میں فیصلہ دلوادیں۔

اس اللہ کی بندی کی یہ ادا' اور اس کے مانگنے کا انداز اللہ تعالٰی کو اتنا پسند آیا کہ اللہ تعالٰی نے قرآن اتار کر قیامت تک کے لئے اعلان فرمادیا کہ میرے نبی کی زندگی اپنانے والی عورت' کتنا اونچا مقام حاصل کرسکتی ہے؟

قرآن پاک کا فیصلہ:

قد سمع الله قول التی تجادلك فی زوجها......

ہم نے یقیناً سن لیا' جو اپنے خاوند کا جھگڑا لے کے آپ ﷺ کی بارگاہ میں پہنچی' مگر آپ ﷺ نے اس کی بات نہیں سنی (یہ کلام درمیان میں محذوف ہے)

وتشتكی الی الله...... پھر اُس نے اپنے رب کو پکارا۔

کہ اے اللہ! آپ ہی سن لیجئے۔چنانچہ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں:

والله یسمع تحاورکما...... میں تم دونوں کا مناظرہ سن رہا تھا' آپ ﷺ انکار کررہے تھے' جبکہ وہ اقرار کروانا چاہتی تھی۔

ان الله سمیع بصیر...... آپ کا رب سنتا بھی ہے' دیکھتا بھی ہے۔

آج کے بعد میں اس طلاق کو ہمیشہ کے لئے باطل کرتے ہوئے اپنا فیصلہ خولہؓ کے حق میں دیتا ہوں۔البتہ ایسا کہنے والوں پر جرمانہ لگادیتا ہوں:

ایسی صورت میں خاوند' ایک غلام آزاد کرے' بیوی حلال۔

یا

ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلادے' بیوی حلال۔

حضرت محمد ﷺ کی غلامی میں آنے والے مرد اور عورت اتنا اونچا مقام حاصل کرسکتے ہیں۔

حضرت عمر فاروقؓ اور بڑھیا:

امیر المؤمنین حضرت عمرؓ ایک مرتبہ تشریف لے جارہے تھے' ایک عورت نے روک لیا اور کہا:

امیر المؤمنین! آپؓ ٹھہر گئے۔ وہ عورت کہنے لگی: ایک زمانہ تھا' تو عمری عمری کہلاتا تھا' پھر تو عمر بنا' پھر امیر المؤمنین بنا۔ اسی طرح کچھ اور باتیں بھی کیں۔ کافی لوگ جمع ہوگئے' جب وہ عورت چلی گئی تو ایک آدمی نے کہا:

امیر المؤمنین! آپ ایک بڑھیا کی خاطر رُک گئے؟

آپؓ نے کہا:

ارے ظالم! تجھے پتہ بھی ہے' یہ بڑھیا کون ہے؟ یہ وہ ہے جس کی پکار کو اللہ تعالیٰ نے عرش پہ سنا' تو عمرؓ فرش پہ کیسے نہ سنے۔؟ یہ خولہ بنت ثعلبہؓ ہے' جس کے لئے قرآن اتارا گیا۔

محسنِ انسانیت کا غم:

ہماری عورتوں نے سمجھ لیا ہے کہ جتنا اچھا کپڑا ہوگا' جتنا اچھا گھر ہوگا' جتنا اچھا زیور ہوگا' اتنی زیادہ ہماری عزت ہوگی۔ میرے بھائیو اور بہنو! یہ عزت تو خاک میں مل جائے گی۔ جسم کو قبر کے کیڑے کھا جائیں گے۔ ابدی کامیابی تو محمد ﷺ کے طریقوں میں ہے' پھر ہم ان طریقوں کو کیوں نہ اختیار کریں؟

ماں بھی قیامت کے دن کہے گی: چلا جا! میں تجھے کوئی نیکی نہیں دے سکتی۔

باپ بھی کہے گا: جا! میں بھی تجھے کوئی نیکی نہیں دے سکتا۔

حتیٰ کہ عیسیٰؑ جیسا اولوالعزم نبی بھی کہے گا:

میں اپنی ماں مریمؑ کا بھی سوال نہیں کرتا' اے اللہ! بس مجھے بچالے۔

مگر کائنات میں صرف ایک ہستی ایسی ہوگی جس کی جھولی قیامت کے روز بھی دوسروں کے

لئے پھیلی ہوگی۔ یا رب ! امتی امتی۔ اے اللہ! میری امت' اے اللہ! میری امت۔

جب دوزخ آئے گی تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: لاؤ جہنم کو!

چنانچہ دوزخ زوردار چیخ مارے گی' جس کی ہیبت سے بڑے بڑے فرشتے زمین پر جا گریں گے اور سب کہیں گے: **نفسی' نفسی......**

- ☆ ابراہیمؑ کہیں گے: **نفسی' نفسی!**
- ☆ موسیٰؑ کہیں گے: **نفسی' نفسی!**
- ☆ داؤدؑ کہیں گے: **نفسی' نفسی!**
- ☆ سلیمانؑ کہیں گے: **نفسی' نفسی!**
- ☆ یحییٰؑ کہیں گے: **نفسی' نفسی!**
- ☆ زکریاؑ کہیں گے: **نفسی' نفسی!**
- ☆ عیسیٰؑ کہیں گے: **نفسی' نفسی!**

مگر ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اُس روز بھی پکاریں گے:

امتی' امتی!

میرے بھائیو اور بہنو! اگر بے وفائی کرنی ہے تو اپنی ذات سے کرو' محمد مصطفیٰ ﷺ سے بے وفائی کیوں کرتے ہو' جو وہاں بھی نہ بھولیں گے۔

حضور ﷺ کی امت کے لیے بے قراری:

آپ ﷺ نے مسلسل پانچ گھنٹے عرفات کے میدان میں اپنی امت کے لئے دعا مانگی۔ اپریل کا مہینہ اور حجاز کی دھوپ ہے۔ خیمہ نہیں' سایہ نہیں۔ اونٹنی پر بیٹھ کر پانچ گھنٹے مسلسل دعا مانگی۔ ہم تو پانچ منٹ مانگیں تو ہاتھ تھک جاتے ہیں۔ کبھی آپ ﷺ بے قرار ہو کر رکاب میں پاؤں دے کر کھڑے ہو جاتے اور پورے ہاتھ اٹھا دیتے۔ صحابہؓ فرماتے ہیں:

آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی ہم دیکھ رہے تھے' آپ ﷺ کا احرام ڈھلک

ڈھلک کے نیچے گر رہا ہوتا تھا' اور آپ ﷺ بے قرار ہو کے تڑپ رہے ہوتے تھے:

ہائے! میری امت۔

کیا ہم نے ایسے نبی سے بے وفائی کرنی ہے؟ آخر کس کے لئے؟

☆ زبان کے چسکے کے لئے؟ ☆ کانوں کے چسکے کے لئے؟

☆ آنکھوں کے چسکے کے لئے؟

حضور ﷺ کا امتِ مسلمہ کے لئے آخری سلام:

حدیث شریف میں ہے کہ ایک ہفتہ قبل جب آپ ﷺ کی موت کے آثار نظر آنے لگے' آپ ﷺ کو معلوم ہو گیا کہ اب جانے کا وقت قریب ہے۔ صحابہ کرامؓ آپ ﷺ سے ملنے آتے' آپ ﷺ نے فرمایا:

میں تمہیں اپنا آخری سلام کہتا ہوں' اور جو تمہارے بعد آئیں گے' ان کو بھی میرا سلام کہہ دینا' اور ان سے کہنا کہ جو ان کے بعد آئیں ان کو بھی میرا اسلام کہہ دینا' اور جو ان کے بعد آئیں' ان کو کہنا کہ تمہارا نبی سلام کہہ کر گیا تھا۔

سبحان اللہ! ہم ابھی عالمِ ارواح میں تھے اور اللہ کا نبی ہمیں سلام کہتا ہوا دنیا سے رخصت ہو گیا۔

☆ آج کونسا گھر ہے جہاں اللہ کے نبی کے طریقے ذبح نہ ہو رہے ہوں؟

☆ کونسا مرد ہے جو اللہ کے نبی کا باغی نہیں؟

☆ کون سی عورت ہے جو اللہ کے رسول کی باغی نہیں؟ (الا ماشاء اللہ!)

خسارہ ہی خسارہ:

میرے بھائیو اور بہنو! ہم کس سے وفا کر رہے ہیں؟ جو وفاؤں کے قابل تھے' ان کو جفائیں دیں اور اور جو جفا کے قابل تھے' ان کے وفادار بن گئے۔ نہ دنیا رہی' نہ دین رہا۔ کتنے افسوس اور خسارے کی بات ہے۔

Scanned with CamScanner

بعد والوں کی فضیلت:

آپ ﷺ نے صحابہؓ سے کہا: میرا جی چاہتا ہے کہ اپنے بھائیوں کو دیکھوں!

صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں نہیں! تم تو میرے صحابی ہو۔ میرے بھائی وہ ہیں جو مجھے دیکھے بغیر میرا کلمہ پڑھیں گے۔

ایک صحابیؓ کہنے لگے: یارسول اللہ ﷺ! مبارک ہو اس کو جس نے آپ ﷺ کا دیدار کیا، آپ ﷺ پر ایمان لایا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: سات دفعہ مبارک ہے اس کو جس نے مجھے دیکھا نہیں، اور پھر بھی مجھ پر ایمان لایا۔

کتنے دکھ کی بات ہے، آپ ﷺ نے ہمیں سات دفعہ مبارک باد دی ہے، اور ہم پھر بھی اس کی نافرمانی کرتے ہیں؟

بے وفائی! آخر کس سے؟:

ہم کیا ظلم کیے جا رہے ہیں؟ یہ زمین کیوں نہیں پھٹتی؟ ہمیں اور ہمارے گھروں کو زمین کیوں نہیں نگل رہی؟ آپ ﷺ کی دعاؤں نے ہمیں بچایا ہوا ہے۔ آپ ﷺ کے راتوں کو تڑپنے نے ہمیں روکا ہوا ہے۔ رو رو کے آپ ﷺ کا سینہ پھٹنے لگتا تھا، پنڈلیوں سے خون بہنے لگتا، پیٹ سے پتھر بندھ جاتے تھے، ساری رات تڑپتے ہوئے درد کے ماروں کی طرح روتے تھے۔ دکھوں کے مارے ہوئے کی طرح روتے تھے، سانپ کے ڈسے ہوئے کی طرح تڑپتے تھے، کیا اُن کا تڑپنا اپنی ذات کے لئے تھا؟

Scanned with CamScanner

جفا کی انتہاء:

جس کے لئے جنت بنائی گئی' قیامت کے دن جس کے ہاتھ میں جنت کی چابی دی جائے گی' کہ اے میرے حبیبؐ! اسوقت تک سب کے لئے جنت حرام ہے' جب تک تو جنت میں نہیں داخل ہو جاتا۔ کیا اللہ کا نبی اپنی جنت کے لئے رو رہا تھا؟ نہیں نہیں' وہ ہمارے جیسے ظالموں کے لئے رو رہا تھا۔ ہم اسی سے بے وفائیاں کر رہے ہیں؟ خدارا! عقل کے ناخن لیں۔ ہوش کریں' آج سے اپنی سابقہ زندگی سے توبہ کریں۔

کیا جواب دیں گے؟:

کب تک اسی طرح چلتے رہیں گے؟ زندگی کا تار ٹوٹنے والا ہے۔ کل کو اس محسنِ انسانیت سے سامنا ہونا ہے' کیا جواب دیں گے۔ کیا ہماری بیٹیاں' حضرت فاطمہؓ سے بھی زیادہ قیمتی ہیں؟

سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کی حالت:

حضرت فاطمہؓ بیمار ہوئیں' آپ ﷺ حال پوچھنے تشریف لے گئے۔ فرمایا:

بیٹی! اندر آ جاؤں! عمران بھی ساتھ ہے؟

فرمانے لگیں: ابا جان! آپ کے ساتھ غیر محرم ہے' جبکہ میرے گھر میں تو پردہ کرنے کے لئے چادر ہی کوئی نہیں۔

ہماری شہہ خرچیاں:

آپ اپنے گھر کے پردے بیچیں تو ایک غریب بچی کی شادی ہو سکتی ہے' ایک قالین بیچ دیں تو غریب بچی کی شادی ہو سکتی ہے' مگر یہاں دو جہان کے سردار کی بیٹی ہے اور پردہ کرنے کے لئے چادر نہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اپنے کندھے سے چادر اتار کر اندر بھیجی' اور فرمایا: بیٹی! میری چادر سے پردہ کرلو۔ آپ اندر تشریف لائے' بیمار بیٹی کو گلے

سے لگایا' آنسو ٹپک پڑے۔ فرمایا: بیٹی! کیا حال ہے؟ حضرت فاطمہؓ نے کہا: یارسول اللہ! پہلے بھوک تھی' اب بیماری بھی آ گئی' نہ کھانا ہے اور نہ بیماری کے لئے دوا۔

نبی کے آنسو:

میرے بھائیو اور بہنو!

جو نبی طائف میں پتھر کھا کے بھی نہ رویا' بیٹی کے آنسوؤں نے پگھلا دیا' آپ ﷺ رونے لگے' پھر گلے سے لگا کر کافی دیر پیار کیا' پھر فرمایا: بیٹی! تو کیوں روتی ہے؟ اس ذات کی قسم! جس نے تیرے باپ کو نبی برحق بنایا' آج تین دن گزر چکے ہیں' تیرے باپ نے روٹی کا ایک لقمہ بھی نہیں چکھا۔ بیٹی تو بھوکی ہے تو میری حالت بھی تو تجھ سے مختلف نہیں۔

خوشخبری:

آپ ﷺ نے اسی موقع پر اعلان فرمایا: بیٹی! تجھے خوشخبری نہ سناؤں؟ چھوڑ اس بھوک و بیماری کو۔ تجھے اللہ تعالیٰ نے جنت کی عورتوں کی سردار بنا دیا ہے' تیرے لئے یہی عزت کافی ہے۔

روٹی' کپڑا' اور مکان:

میرے بھائیو اور بہنو!

ہم روٹی' کپڑوں اور گھروں کے لئے بکتے ہیں' اگر بکنا ہے تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ہاتھوں بکیں' جہاں کچھ مول بھی لگے۔ مگر ہم اِس زندگی کے لئے بک رہے ہیں' کہ قبر میں جاتے ہی پارہ پارہ کر دے' جہنم کے سانپ اور بچھو جاتے ہی نوالہ بنا لیں۔

ہماری حالت زار:

ہم حضورﷺ کی زندگی بھلا بیٹھے ہیں' کیسی پاکیزہ زندگی تھی؟ آپﷺ کو دیکھ کر فرشتے بھی رشک کرتے تھے۔آج ہمیں دیکھ کر شیطان بھی روتا ہے۔اُن کے حیا پر فرشتوں کو بھی حیا آتی تھی' آج ہماری عورتوں کو دیکھ کر شیطان کو بھی رونا آتا ہے۔

سفرِ آخرت کی تیاری:

آیئے! توبہ کریں' اپنے گھروں سے اللہ کی نافرمانی کو نکالیں۔یہ عمل کی چیز ہے' خالی کہنے سننے سے کچھ نہیں ہوگا۔ہم اگر مَر کے' مَر جاتے تو خیر تھی' مَرنے کے بعد پیشی بھی ہے۔یہاں دنیا میں معمولی سے مقدمے کے لئے بڑے سے بڑے وکیل کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں' معمولی سے درد کے لئے ماہر سے ماہر ڈاکٹر سے رجوع کیا جاتا ہے' مگر ہمیں معلوم ہی نہیں کہ ہماری زندگی کا مقدمہ بھی اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش ہونے والا ہے۔جو اللہ! ہماری آنکھ کی حرکت کو دیکھتا ہے' ہمارے کانوں کے سُنے ہوئے کو لکھتا ہے' راتوں کے اندھیرے اسکے لئے پردہ نہیں بن سکتے۔رات کی تاریکی' ہمیں اُس سے چھپا نہیں سکتی۔ہمیں اپنے مقدمے کی تیاری کرنی ہوگی۔

قیامت کا زلزلہ:

یاایھاالناس اتقو ربکم...... ان زلزلة الساعة شئ عظیم...... یوم ترونھا کل مرضعة عماارضعت...... وتضع کل ذات حمل حملھا...... وتری الناس سکریٰ...... و ماھم بسکریٰ......ولکن عذاب الله شدید......

اے لوگو! ڈرو اپنے رب سے' قیامت کا زلزلہ آ رہا ہے۔

☆ **ففروا الی الله......** دوڑو! اللہ کی طرف' اپنے مقدمے کی پیروی کرو۔

☆ **یوم ترجف الراجفة......** جب زلزلہ آئے گا۔

☆ تتبعها الرادفة...... زلزلے کے پیچھے زلزلہ آئے گا۔

☆ هل اتك حديث الغاشية ......وہ دن جو تمہارے اوپر چھا جائے گا' اسکی تمہیں کوئی ہوش ہے؟

☆ القارعة...... وہ آواز جو تمہارے پردے پھاڑ دے گی۔

☆ ماالقارعة...... وہ کیا آواز ہے؟

☆ وما ادرك ماالقارعة...... کچھ خبر ہے' وہ کیا آواز ہے؟

☆ الحاقة ما الحاقة......وما ادرك ماالحاقة......

☆ اذا زلزلت الارض زلزالها......واخرجت الارض اثقالها

☆ يوم تشقق السماء بالغمام ونزل الملئكة تنزيلا......

☆ يومئذ تعرضون لاتخفى منكم خافية......

عدالت میں حاضری:

یہ کتنی زبردست آیات ہیں' جو پتھروں پر پڑیں تو پارہ پارہ کردیں۔ یہ آیات ہماری طرف متوجہ ہیں۔ اے مرد! تیار ہو۔ اے عورت' تیار ہو! اور اپنے مقدمے کی پیروی کر۔ تمہیں بارگاہ میں آنا ہے' جہاں اللہ پاک کھڑا کرے گا' اس حال میں کہ جسم پر کپڑے کا ایک تار بھی نہ ہوگا' اور مقدمے کے فیصلے تک پاؤں ہل بھی نہ سکیں گے۔

ہماری دعوت:

تبلیغ کا کام' تحریک نہیں بلکہ ایمان ویقین اور اسلام سیکھنے کی محنت ہے۔ ہم نے نہ گھروں میں اسلام سیکھا اور نہ سکول وکالج میں۔ ہمیں الف انار' A Apple پڑھایا گیا۔ A اللہ ہم نے نہیں پڑھا۔ ہمیں کیا معلوم' ہمارا اللہ کون ہے؟ ہم نے تو شروع سے ہی مخلوق کو پڑھا' مخلوق ہی کے عشق میں مر گئے اور کل کونا کام اٹھائے جائیں گے۔

زندگی کا رُخ:

تبلیغ' زندگی کا رخ بدلنے کی محنت ہے۔ یہ بدلنے سے بدلے گا' توبہ کرنے سے بدلے گا۔ ہم اللہ کی راہ میں نکل کر اپنی زندگیوں کو بدل سکتے ہیں۔ اس لئے کہ اب کوئی نبی نہیں آئے گا' ہمارے نبی' آخری نبی ہیں' ہمارے حبیب' آخری ہیں' ہمارے رسول' آخری ہیں۔

☆ آپ ﷺ پر نبوت ختم! ☆ آپ ﷺ پر رسالت ختم!
☆ آپ ﷺ پر سرداری ختم! ☆ آپ ﷺ پر عزت ختم!
☆ آپ ﷺ پر شرافت ختم! ☆ آپ ﷺ پر قیادت ختم!

آپ ﷺ پر ساری عزتوں' شرافتوں اور ہر کمال کی انتہا ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمادیا کہ اس نبی کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اب اس نبی کا کلمہ پڑھنے والے مرد اور عورتیں میرا پیغام' قیامت تک پہنچاتے رہیں گے۔

ختمِ نبوت:

میرے بھائیو! اور بہنو! ہم آپ کو اس لئے اکٹھا نہیں کرتے کہ آپ ہمارے بیانات سن کر واہ واہ کریں۔ آپ کی واہ واہ' ہمیں قبر میں کوئی نفع نہیں دے گی۔ آپ ہمیں کندھوں پر بٹھائیں' یا پاؤں تلے روندیں' اس سے ہماری قبر کشادہ ہوگی اور نہ تنگ۔ ہمارا اپنا عمل ہوگا جو ہمیں اللہ کی بارگاہ میں سرخرو کرے گا۔ ہم اپنی ذمہ داری سمجھ کر آپ سب کو بلا رہے ہیں' ہاتھ جوڑ جوڑ کے کہہ رہے ہیں کہ اللہ کے واسطے! زیور کپڑے پہ نہ مرو' فیکٹری اور بل پہ نہ مرو' ختمِ نبوت کو بھی یاد کرو کہ آپ کا نبی' آخری نبی ہے۔ اس کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اسکے پیغام کو ساری دنیا میں عام کرنا' ہمارے مردوں عورتوں' بچوں اور بوڑھوں' سب کے ذمہ ہے۔

الا فلیبلغ الشاھد الغائب...... جاؤ! غائبین تک میری آواز پہنچاؤ!

Scanned with CamScanner

یہ حدیث متواتر ہے' یہ قرآن کی آیت کے برابر ہوتی ہے۔جس طرح قرآن کا منکر کافر ہوتا ہے' اسی طرح اس حدیث کا انکار کرنے والا بھی کافر ہے۔

عظیم لوگ:

ماؤں نے بچوں کی تربیت ہی کچھ ایسی کی تھی' بیویوں نے حقوق معاف کیے' ماں باپ نے اپنے حقوق معاف کیے' بیویوں نے اپنے سہاگ روانہ کیے' ماؤں نے اپنے سہارے روانہ کیے' بھائیوں نے سب رشتے ناتے توڑے' اللہ کا پیغام ہم تک پہنچانے کے لئے قافلے در قافلے نکل کھڑے ہوئے' چنانچہ نوے ہجری میں ہم تک (ضلع ملتان) اسلام پہنچ چکا تھا۔یقین نہیں آتا تو محمد ابن قاسم کے قافلے کے شہداء کی قبریں آج بھی قاسم بیلہ میں جا کر دیکھ لیں۔

☆ یہ بھی کسی کے لال تھے! ☆ یہ بھی کسی کے سہاگ تھے!

☆ یہ بھی کسی کا سہارا تھے! ☆ یہ بھی کسی کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھے۔

عرب کے نوجوان' ملتان کی سرزمین میں دفن ہو گئے' یہاں انہیں کیا چیز کھینچ لائی؟ کیا پیسہ لایا؟ یہاں تو کچھ بھی نہ تھا۔انہیں ختم نبوت کھینچ لائی' ان کے دلوں میں یہ بات اتر چکی تھی کہ ان کے نبی' آخری نبی ہیں' اس کا پیغام ہم ہی نے ساری دنیا میں پھیلانا ہے۔

ہماری ذمہ داری:

تبلیغ کو دنیا میں عام کرنے کی ایک ترتیب ہے۔گھر سے باہر اور گھر کے اندر یہ محنت کرنی ہے۔اپنے گھروں میں نمازیں زندہ کریں' کوئی بچی یا بچہ بے نمازی نہ ہو۔کوئی عورت بے پردہ نہ ہو۔ہر گھر میں قرآن کی تلاوت ہو۔ہر گھر میں اللہ پاک کا ذکر ہو۔ہر گھر میں حضور ﷺ کی سیرت کا تذکرہ ہو۔

اولاد کا حق:

خدارا! اپنی اولاد کے لئے بھی کچھ وقت نکالیں۔ صبح سکول بھیج دیتے ہیں، واپس آئے تو ٹیوشن والے کے حوالے کر دیئے۔ باپ کو کمانے سے اور عورتوں کو فنکشن سے فرصت نہیں۔ آپ کی اولاد ایسے پل رہی ہے جیسے جنگل کا درخت ہو۔ کوئی شاخ اِدھر جا رہی ہے تو کوئی اُدھر۔ ان کو باغ کا پودا بناؤ، جسے ہر طرف سے تراشا اور سنوارا جاتا ہے، تبھی وہ سیدھا اور خوبصورت بنتا ہے۔ اپنی اولاد کے لئے وقت نکالیں، یہ آپ کا قیمتی سرمایہ ہے۔

گاڑی نہیں، فیکٹری نہیں، بنگلہ نہیں، مل نہیں، کارخانے نہیں!

اصلی سرمایہ:

آپ کا سرمایہ آپ کی اولاد ہے، جو موت کے بعد بھی آپ کے کام آسکے گا۔ اور اگر اولاد کو یہی معلوم نہ ہو کہ ماں باپ کے مرنے کے بعد اس نے کیا کرنا ہے؟ تو یہ بڑی بربادی کی بات ہوگی۔ اپنی اولاد کا مستقبل بچائیں، ان کو آخرت کی تیاری کرائیں۔ جیسے امتحان قریب آتے ہیں تو والدین ڈنڈا پکڑ لیتے ہیں، اور بچوں کو تیاری کراتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے جو پیپر دیا ہے، اس کی تیاری کے لئے بھی اپنی اولاد کو اسی طرح تیاری کراؤ۔ اگر آپ اپنی یہ ذمہ پوری نہیں کریں گے تو قیامت کے روز آپ ظالم شمار ہوں گے۔ اولاد آپ کا گریبان پکڑے گی، اور فریاد کرے گی:

یا اللہ! ہمارے والدین، ہمارے لئے پیسہ اور جاگیر تو چھوڑ گئے، مگر ایمان والی زندگی ہمیں سکھا کر نہیں گئے۔

اولاد کی نگرانی:

اس لئے اولاد پر خصوصی توجہ دیں' ان کی نگرانی رکھیں کہ نماز پڑھی یا نہیں' قرآن کی تلاوت کی یا نہیں' ذکر کیا' کسی سے بداخلاقی تو نہیں کی' کسی کو گالی تو نہیں دی؟ اسی طرح بچیوں کو بچپن سے ہی پردے کا عادی بنائیں' تا کہ بڑی ہو کر وہ یہ سمجھنے لگیں کہ یکدم ان پر کیا پابندی لگ گئی ہے۔ اولاد اپنے آپ کو اللہ کی غلام سمجھنے لگے' انہیں معلوم ہو کہ انہوں نے یہ پابندیاں اللہ کے لئے سہنی ہیں' کون سے کام کرنے ہیں اور کن سے بچنا ہے۔؟

کرنے کے کام:

کرنے کے کاموں میں نماز' ذکر' تلاوت' حضور ﷺ کی سیرت اور صحابہؓ کی زندگیوں کا اہتمام سے مطالعہ۔ اس کے لئے میاں بیوی کو روزانہ وقت نکالنا ہوگا۔ یہ کام خود کرنے ہیں اور ساری دنیا میں اس کی محنت کے لئے نکلنا ہے۔

اللهم صل علی سیدنا محمد کما تحب و ترضیٰ!

رحمٰن کے تاجر

الحمد للہ نحمدہ ونستعینه ونستغفرہ ونؤمن به ونتوکل علیه......ونعوذ بالله من شرورِ انفسنا ومن سیات اعمالنا...... من یهده الله فلامضل له ومن یضلله فلاهادی له...... ونشهد ان لا اله الا الله وحده لاشریك له ونشهد ان محمدا عبده ورسوله......

اما بعد!

فاعوذ بالله من الشیطٰن الرجیم......بسم الله الرحمٰن الرحیم

انا عرضنا الامانة علی السمٰوٰت والارض والجبال فابین ان یحملنها واشفقن منها وحملها الانسان...... انه کا ن ظلوما جهولا۔

و قال النبی ﷺ!

الا فلیبلغ الشاهد الغائب ! او کما قال ﷺ!

میرے محترم بھائیو اور بہنو!

اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا میں بھیج کر ہماری زندگی کا ایک مقصد طے کیا ہے' مگر ہم اس بارے میں جاہل ہیں' ہمیں معلوم ہی نہیں کہ ہمارا مقصد کیا ہے؟ ہر ایک انسان نے اپنے اپنے علم کے مطابق اپنے مقصد کو طے کیا' اور اسے حاصل کرنا اپنا کام سمجھا اور اختیار کیا۔ہم اس مقصد کے پالینے کو کامیابی سمجھتے ہیں اور اس کے نہ ملنے کو ناکامی۔ فطری طور پر انسان کی چار صفات ہیں:

انسان ظالم ہے۔ جاہل ہے۔

ضعیف ہے۔ جلد باز ہے۔

جس میں یہ چار صفات پائی جاتی ہوں' کیا وہ کبھی کسی بھی چیز کے بارے میں صحیح فیصلہ کرسکتا ہے؟

ہم سب محتاج ہیں:

ہم اس قدر کمزور ہیں کہ پیٹ میں درد ہو تو ڈاکٹر کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ دیوار ٹیڑھی ہو جائے تو انجینئر کی طرف بھاگتے ہیں۔ کسی کیس کا سامنا کرنا پڑ جائے تو وکیل سے مشورہ کرتے ہیں۔ کپڑے کی ضرورت پڑے تو ہم درزی سے رجوع کرتے ہیں۔ اتنی چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جن میں ہم دوسروں پر انحصار کرتے ہیں' پھر یہ کتنی بڑی حماقت ہے کہ ہم زندگی کے بارے میں خود فیصلہ کر لیتے ہیں۔ حالانکہ صرف نظر کمزور ہو جائے تو خود عینک کا انتخاب نہیں کرتے' بلکہ پہلے ڈاکٹر کے پاس معائنہ کے لئے جاتے ہیں' ڈاکٹر کے بتائے نمبر کے مطابق عینک استعمال کرتے ہیں' اس کی بات پر اعتماد کر لیتے ہیں' کیونکہ وہ اپنے فن اور علم کا ماہر ہوتا ہے۔ الغرض! ہم معمولی سے کام کے لئے بھی دوسروں کی طرف رجوع کرتے ہیں' پھر زندگی جو کہ مختصر مگر انتہائی قیمتی چیز ہے' اس کے بارے میں خود کیسے فیصلہ کر لیتے ہیں؟ کئی لوگوں کے پاس روپیہ پیسہ بہت ہے' مگر وہ بھی محتاج ہیں' کچھ کے پاس کم اور کچھ کے پاس زیادہ۔ بہت سے ایسے بھی ہیں جن کے پاس آج کی روٹی ہے تو کل کے لئے نہیں ہے۔

افریقی لوگ:

اکثر افریقی لوگ' چوبیس گھنٹوں میں صرف ایک دفعہ کھانا کھاتے ہیں۔ ساری زندگی ایک جو کھاتے رہتے ہیں' بچپن سے موت تک چوبیس گھنٹے میں صرف ایک مرتبہ کھانے کی ترتیب پر زندگی گزار دیتے ہیں۔ نہ چائے' نہ کافی' نہ چاکلیٹ' نہ بسکٹ' ایک جو کے سوا کوئی خوراک نہیں۔

Scanned with CamScanner

ہماری بے بسی:

ہم سب فقیر ہیں۔زندگی بہت تھوڑی ہے۔ہم میں سے بہت لوگ ایسے ہیں جو زندگی بھر کماتے ہیں مگر اپنی کمائی سے خود نفع نہیں اٹھا پاتے۔کولھو کے بیل کی طرح کام میں جتے رہتے ہیں۔اور جب کھانے کا وقت آتا ہے تو موت آ لیتی ہے۔دنیا میں ننانوے فیصد لوگ اپنی کمائی سے نفع نہیں اٹھا پاتے۔

چنگیز خان:

دنیا میں چنگیز خان سے بڑا فاتح کوئی نہیں آیا۔پینسٹھ برس کی عمر تک برسرپیکار رہا' اور علاقے پہ علاقے فتح کرتا رہا۔آخر میں کہنے لگا:افسوس!زندگی تو لڑتے لڑتے گزر گئی' جب حکومت کرنے کا وقت آیا تو زندگی ختم ہونے کو ہے۔
چنانچہ اس نے پوری دنیا سے بڑے بڑے ماہر طبیب اکھٹے کئے' اور ان سے کہا:
مجھے کوئی ایسا نسخہ بتا دو' جس سے میری زندگی بڑھ جائے۔
ان اطباء میں ایک طبیب چائنی بھی تھا:اس نے کہا:
ہم تمہاری زندگی کا ایک سانس بھی نہیں بڑھا سکتے' البتہ تمہاری جو زندگی باقی ہے' اسے اچھے طریقے سے گزارنے کا طریقہ ضرور بتا سکتے ہیں۔
چنانچہ چنگیز خان 72 سال کی عمر میں دنیا سے رخصت ہوا' مگر حکومت صرف 7 برس کی۔یہی حال آج ہمارا بھی ہے۔کہ جب اپنے مال سے نفع اٹھانے کے قابل ہوتے ہیں تو آنکھوں پہ چشمے لگ چکے ہوتے ہیں' بال سفید ہو جاتے ہیں اور دروازے پہ موت کھڑی دستک دے رہی ہوتی ہے۔

ٹک! حرص و ہوس کو چھوڑ میاں
مت دیس بدیس پھرے مارا
قذاق اجل کا لوٹے ہے

دن رات بجا کر نقارا
کیا بدھیا بھینسا گول گھر
کیا گونی پلا سا بھارا
کیا گیہوں چاول موٹھ مٹر
کیا آگ دھواں اور انگارا
سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا
جب لاد چلے گا بنجارا

جب وہ کالی گاڑی میں ڈال کر لے چلیں گے تو سب ٹھاٹھ یہیں رہ جائے گا۔

زندگی کا سورج:

شیر شاہ سوری نے جب دلی کو فتح کیا تو کہنے لگا:

افسوس! میرے سر پہ حکومت کا سورج اُس وقت چمکا ہے، جب میری اپنی زندگی کا سورج غروب ہونے والا ہے۔

زندگی کا سفر:

دنیا میں تقریباً ننانوے فیصد لوگ ایسے ہیں کہ جب وہ اپنی محنت اور تجارت سے نفع اٹھانے کے قابل ہوتے ہیں تو اپنی زندگی کا سفر طے کر چکے ہوتے ہیں۔ سامنے اسٹیشن نظر آ رہا ہوتا ہے۔ ہماری اگلی نسل جس کے لئے ہم قدرے مطمئن ہوتے ہیں کہ چلو ہم نہ سہی، ہماری آنے والی نسل تو آرام سے زندگی گزارے گی، تو ہمارے اپنے ہی ہماری جان کے دشمن بن جاتے ہیں۔ آدمی ہمیشہ عروج میں ہی رہے، یہ تو ہو ہی نہیں سکتا، اللہ پاک اپنی قدرت سے ہمیں دکھاتے ہیں کہ کس طرح وہ فقیر کو غنی اور غنی کو فقیر بنا دیتے ہیں اور کس طرح وہ عزت کو ذلت اور ذلت کو عزت سے بدل دیتے ہیں۔

اولاد کی قسمت:

ہمارے ایک رشتہ دار نے بڑی دولت اکھٹی کی۔ ساری زندگی مال جمع کرنے میں گزار دی۔ اس نے اپنی بیٹی کی شادی کے موقع پر جہیز کی صورت میں اسے بے پناہ سامان دیا۔ حتیٰ کہ وہ کہا کرتا تھا:

میں نے اپنی بیٹی کو اتنا سامان دیا ہے کہ مرتے دم تک کسی کی محتاج نہ ہوگی۔

مگر قسمت کی ستم ظریفی دیکھئے کہ اس کی بیٹی کو طلاق ہوگئی۔ اس کی بیٹی کو سسک سسک کر مرتے ہوئے ہم نے خود دیکھا۔

نہ پیسہ کام آیا اور نہ ہی مال واسباب۔ ثابت ہوا کہ ماں باپ' اولاد کا مقدر نہیں بناتے' بلکہ اپنا مقدر اولاد خود اپنے ساتھ لاتی ہے۔ اگر بالفرض اولاد کے لئے جمع کر بھی لیا ہے تو اولاد کے پاس اس مال سے نفع حاصل کرنے کے لئے وقت ہی کتنا ہے؟ یہی پچاس یا ساٹھ سال۔ بھلا ساٹھ' ستر سال کی بھی کوئی زندگی ہے۔

ہم سب فقیر ہیں:

ہم سب اِس لحاظ سے بھی محتاج اور فقیر ہیں کہ ہمارے پاس دولت تو بہت ہے' مگر وقت بہت کم ہے۔ وقت گزرنے کا احساس ہی نہیں ہوتا۔ جس کے پاس دولت کم ہے' وہ سوچ سمجھ کر خرچ کرتا ہے' بجٹ بناتا ہے' پورے مہینے کا حساب لگا کر ایک ایک روپیہ سوچ وبچار کے بعد خرچ کرتا ہے۔ البتہ جس کے پاس دولت کی فراوانی ہوتی ہے' اسے سوچنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ مگر ہمارے پاس زندگی کے گنے چنے سانس ہیں' اگر آج کی انسانیت نے اس مختصر زندگی کو مال ودولت کی دوڑ میں ضائع کر دیا تو بہت بڑا نقصان ہوگا۔

دنیا کی مثال:

ایک دفعہ ایک فیکٹری میں جانا ہوا' میں نے دیکھا کہ ایک طرف سے خالی بوتلیں آ رہی تھیں' ان کے اوپر لگی مشین سے ان میں جوس بھرا جا رہا تھا' اسی ترتیب سے جوس بھرا جاتا اور بوتلیں آگے چلی جاتیں۔ بعض اوقات وقت کا فرق پڑ جاتا تو بعض بوتلیں خالی آگے گزر جاتیں' چنانچہ ایک آدمی اس بوتل کو اٹھا کر دوبارہ پیچھے لائن میں لگا دیتا' اس طرح وہ دوبارہ آتی اور بھر کے آگے چلی جاتی۔

یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے مجھے خیال آیا کہ یہ خالی بوتل تو دوبارہ بھر گئی' لیکن جو منٹ میرا ضائع ہو گیا' اسے کائنات کی کوئی طاقت واپس نہیں لا سکتی۔ وہ سانس' وہ لمحہ اور وہ گھڑی جو خالی چلی گئی اور اس میں اللہ کی اطاعت کا کوئی شربت نہ بھرا گیا تو کل قیامت کے روز اوقات کی یہ بوتلیں خالی ہوں گی۔ لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ ہم ایسی چیزوں کے لئے اپنی زندگیاں کھپائے جا رہے ہیں کہ جنہیں زندگی کا تار ٹوٹتے ہی دوسروں کے لئے چھوڑ جانا ہے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے دنیا کو دھوکہ کہا ہے۔ آدمی دنیا میں ایسا مصروف ہوتا ہے کہ سمجھتا ہے' جیسے یہاں سے جانا ہی نہیں۔ اگر آدمی مرض الموت میں مبتلا ہو اور غالب گمان یہ ہو کہ مَر جائے گا' اس صورت میں اگرچہ زندہ رہے اور بات چیت بھی کرتا ہو' تو شریعت کے مطابق اس صورت میں اس کا دو حصے مال پرایا ہو جاتا ہے۔ اب اگر وہ اپنے مال کے بارے میں کوئی فیصلہ یا تصرف کرنا چاہے تو صرف ایک حصہ پر کر سکتا ہے۔

اس لئے میرے بھائیو اور بہنو! ایسی چیز پر محنت کرتے چلے جانا' جسے موت کے وقت چھوڑ کر چلے جانا ہے' یہ کہاں کی عقل مندی اور دانش ہے؟۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے علم کے ساتھ ایک تجارت بتا رہا ہے' اور پورے قرآن میں ایک ہی جگہ اس کو بیان کیا ہے:

آپ لوگ اپنے علم کے مطابق تجارت کر رہے ہیں' اس میں گھاٹا بھی ہے' نفع بھی ہے' جھوٹ بھی ہے' سچ بھی ہے۔ اور آخری چیز یہ کہ اس میں دھوکہ ہی دھوکہ ہے۔ مر گئے' تو چھوڑ کر چلے گئے۔

خلفاء کی مثال:

ہشام نے 19 برس حکومت کی' مگر اس کے بیٹے مسجد کی سیڑھیوں پر بیٹھ کر بھیک مانگا کرتے تھے۔ عباسی خلیفہ القاہر باللہ' وہ بذاتِ خود مسجد کے دروازے پر بیٹھ کر بھیک مانگا کرتا۔ اس لئے بھائیو! یہ دنیا اور اس کا مال واسباب' سب دھوکہ ہے۔ دولت کے نشے میں کبھی مت رہنا۔ ایک دوسری تجارت کے بارے میں اللہ تعالیٰ بڑے خوبصورت انداز سے ہمیں بتا رہے ہیں۔

لفظ تجارت کی وضاحت:

لفظ تجارت' نفع پر دلالت کرتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے زراعت نہیں کہا' تجارت کہا ہے۔ نوکری کے بارے میں نہیں کہا۔ کہ حقیقت میں ساری دنیا تجارت کرتی ہے۔ اگرچہ ہم زمیندار کہلاتے ہیں مگر جب ہم اپنی کپاس' گندم یا مکئی فروخت کرنے لگتے ہیں تو ہم بھی تاجر بن جاتے ہیں۔ مزدور' مزدوری کرتا ہے' جب وہ مزدوری لیتا ہے تو تاجر بن جاتا ہے۔ وکالت کرنے والا اگرچہ وکیل کہلاتا ہے مگر جب وہ فیس لیتا ہے تو تاجر بن جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ بنیادی طور پر ہر انسان تاجر ہے۔ اس لئے تجارت کا لفظ تمام طبقات کو شامل ہے۔ قرآن کہتا ہے: **هل ادلكم؟**

جیسے اردو میں کوئی کہے: **مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔**

اس طرح کہنے سے سننے والا زیادہ متوجہ ہوتا ہے۔ اسی طرح ھل کا لفظ قرآن میں جہاں کہیں بھی استعمال ہوا ہے' وہاں کوئی خاص اور اہم بات بیان کی گئی ہے۔ مثلاً:

☆ **هل اتٰك حديث الغاشية......**

☆ **هل اتٰك حديث موسىٰ......**

☆ **هل اتٰك نبؤُ الخصم......**

قرآن کی تجارت:

تنجیکم من عذاب الیم......

میں تمہیں ایسی تجارت بتاتا ہوں جو تمہیں ہر دکھ‘ درد سے نجات دے دے گی۔ ایسی تجارت کا مطالبہ تو ہر شخص کرتا ہے‘ جس میں نفع ہی نفع ہو اور نقصان کا امکان تک نہ ہو۔ فرمایا:

تؤمنون باللہ ورسولہ...... وتجاھدون فی سبیل اللہ...... باموالکم وانفسکم...... ذلکم خیرلکم ان کنتم تعلمون...... اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ‘ اور اللہ کے راستے میں جان و مال کے ساتھ جہاد کرو‘ دین کو زندہ کرنے کے لئے قربانی دو۔

ایمان کی صفائی:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **یاایھا الذین اٰمنوا۔** اے ایمان والو! ایک تجارت مجھ سے کر لو۔ وہ یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ! جب خطاب پہلے ہی ایمان والوں سے ہے تو پھر اے ایمان والو! کیوں کہا گیا؟ ایک شخص لیٹا ہوا ہے‘ اسے کہا جائے کہ اٹھو! نماز پڑھو! یہ تو ٹھیک ہے‘ مگر نماز پڑھتے ہوئے کو کہنا: نماز پڑھو! بظاہر یہ تو بے معنی بات ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کو اس مقام پر کیا کہنا چاہیے تھا؟ اس کی مثال یوں سمجھیں کہ ایک آدمی گندے کپڑے پہن کر سامنے آئے تو آپ اسے کہتے ہیں‘ جاؤ! کپڑے پہن کر آؤ! حالانکہ کپڑے تو اس نے پہنے ہوئے ہیں۔ لیکن چونکہ اس کے کپڑے اس قابل نہیں کہ اس کے ساتھ مجلس میں بیٹھا جائے۔ اللہ تعالیٰ بھی یہ فرما رہے ہیں کہ تمہارا ایمان......

- ☆ غلط دیکھنے کی وجہ سے! ☆ غلط بولنے کی وجہ سے!
- ☆ غلط سننے کی وجہ سے! ☆ بازاروں میں گھومنے پھرنے کی وجہ سے
- ☆ دنیا میں رہنے کی وجہ سے!

خراب اور میلا ہو گیا ہے‘ اس لئے اس کی صفائی کر کے آؤ!

بے حیائی پر عتاب:

اللہ تعالیٰ نے پہلی قوموں کی جو پکڑ فرمائی' اوران پر عذاب نازل کیا' ان کا سب سے بڑا جرم' ان کا کفر قرار دیا گیا:

☆ الا ان عادا کفروا ربھم......

☆ ان فرعون علا فی الارض......

☆ قال انا ربکم الاعلیٰ......

☆ الا ان ثمود کفروا ربھم......

تمام قوموں کی پکڑ' کفر کی وجہ سے ہوئی۔ مگر لوطؑ کی قوم بھی اگرچہ کافر تھی' مگر اللہ نے انہیں ایک بار بھی کافر نہیں کہا' بلکہ انہیں بے حیا کہا گیا۔ بے حیائی کو کفر پر بھی مقدم رکھا۔ سب سے بڑا مجرم فرعون تھا' مگر اس پر ایک عذاب بھیجا کہ پانی میں ڈبو دیا گیا۔

☆ کسی پر پانی کا عذاب آیا!

☆ کسی پر ہوا کا عذاب آیا!

☆ کسی پر پتھروں کا عذاب آیا!

☆ کسی پر آگ کا عذاب آیا!

مگر لوطؑ کی قوم پر اللہ تعالیٰ نے پانچ عذاب بھیجے۔ ان کے علاوہ کسی قوم پر اللہ نے اتنے اکٹھے عذاب نہیں بھیجے۔ شعیبؑ کی قوم پر تین عذاب آئے' وہ کافر ہونے کے ساتھ ساتھ بددیانت بھی تھے۔ مگر لوطؑ کی قوم پر......

☆ زلزلہ آیا! ☆ فرشتے کی چیخ آئی!

☆ پتھروں کی بارش ہوئی! ☆ چہروں کو مسخ کر دیا گیا!

☆ اوپر کا حصہ نیچے اور نیچے کا اوپر کر دیا گیا!

یہ تمام عذاب بے حیائی کی وجہ سے بھیجے گئے۔

آج کا معاشرہ:

آج ہمارا معاشرہ اس سطح تک پہنچ چکا ہے کہ کسی وقت بھی اللہ تعالیٰ جھٹکا دے سکتا ہے۔ آپ میرے گھر کو گندا کرنا شروع کر دیں' آخر میں کب تک برداشت کروں گا؟ مجبور ہو کر میں ہاتھ اٹھاؤں گا۔ یہ زمین اللہ کی ہے' اللہ اسے کب تک خراب کرنے دے گا؟ یہ فضا' یہ پانی' یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ اسے آلودہ اور گندا کرنا' اللہ تعالیٰ کو کس طرح منظور ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نافرمانی کو باقی رکھ سکتا ہے' مگر بے حیائی کو برداشت نہیں کر سکتا۔

چند سال پہلے ترکی کے ایک شہر میں زلزلہ آیا' وہاں امریکہ اور یورپ کی طرح بے حیائی پھیل گئی تھی۔ اس شدت سے زلزلہ آیا کہ شہر کے تمام لوگ ہی ہلاک ہو گئے۔ اس لئے اللہ فرما رہے کہ اپنا ایمان صاف ستھرا رکھو! یہی میرے ساتھ تمہاری تجارت ہے۔

ہمارا حصہ:

میرے بھائیو اور بہنو! ہم تو اس تجارت میں رابطہ کا کام کر رہے ہیں' جس کے بدلے میں ہم صرف کمیشن لیتے ہیں' وہ یہ کہ آپ کی نیکیوں میں ہمارا بھی حصہ ہو جائے گا' باقی آپ کی اور اللہ کی ڈیلنگ براہ راست قائم ہو جائے گی۔

جان و مال کی قربانی:

اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا اور پھر اسے صاف ستھرا رکھنے کے لئے سیکھنا پڑتا ہے' اللہ کے راستے میں نکلنا پڑتا ہے۔ بـامـوالکم وانفسکم...... جان اور مال کے ساتھ! قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جان و مال دونوں کا ہمیشہ اکٹھے تذکرہ فرمایا ہے۔ مگر ہماری حالت بھی عجیب ہے۔ جن کے پاس پیسہ ہوتا ہے' وہ چندہ دینے میں دلیر ہوتے ہیں۔' اور کہتے ہیں کہ بھائی! چندہ لے لو! مگر ہماری جان چھوڑ دو۔ اسی طرح جن کے پاس پیسہ نہیں ہوتا' وہ جان لگانے میں شیر ہوتے ہیں۔ جب کہ اللہ تعالیٰ جان و مال' دونوں لگانے کا مطالبہ فرما رہے ہیں۔

عزت کا صدقہ:

ابوعقیلؓ نامی صحابی ساری رات ایک یہودی کے باغ کو پانی دیتے رہے۔ باغ کے مالک نے اجرت میں چھ کلو کھجوریں دیں۔ ابوعقیلؓ نے تین کلو گھر میں بچوں کو دیں' جب کہ باقی تین کلو جھولی میں ڈال کر مسجد میں لائے' جہاں حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے پہلے ہی ایک ہزار من کھجور دی ہوئی تھیں۔ غزوہ تبوک کا موقع تھا' کہاں تین کلو اور کہاں ایک ہزار من؟ لیکن آپ ﷺ نے وہ تین کلو کھجوریں تمام کھجوروں پر پھیلا دیں۔

ایک اور صحابیؓ کہنے لگے:

یا اللہ! تیرے نبی نے کہا ہے کہ جان و مال' دونوں لگاؤ۔ میرے پاس مال ہے ہی نہیں' تو اللہ کی راہ میں خرچ کس طرح کروں؟ صحابیؓ نے دل میں کہا کہ میرے پاس اور تو کچھ نہیں' البتہ جس کسی نے بھی کبھی میری بے عزتی کی ہے' میرا اس پر حق بن گیا۔ میں اپنے اس حق کو اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔

یہ صحابیؓ جب فجر کی نماز کے لئے مسجد آئے تو آپ ﷺ نے پوچھا:

رات کو کِس نے صدقہ بھیجا ہے؟ صحابہؓ خاموش رہے۔

آپ ﷺ نے دوبارہ پوچھا کہ: رات کو صدقہ کس نے کیا ہے؟

اس صحابی کے ذہن میں بھی یہ بات نہ تھی کہ میری بات ہو رہی ہے۔ چنانچہ تیسری بار آپ ﷺ نے پوچھا: رات کو عزت کا صدقہ کِس نے کیا ہے؟ تب وہ صحابیؓ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے:

یا رسول اللہ! میرے پاس پیسے نہ تھے' اس لئے میں نے اس طرح صدقہ کر دیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا مقبول صدقہ لکھ لیا گیا ہے۔

حضرت عثمان غنیؓ کی سخاوت:

حضرت عثمانؓ کا تجارتی قافلہ آیا' سو اونٹ لدے ہوئے تھے۔ مال خریدنے

کے لئے دوسرے چھوٹے تاجران کے پاس آئے' آپؓ نے بولی لگوائی:

تاجروں نے کہا: ہم دس روپے کی چیز بارہ روپے میں خرید لیں گے۔

حضرت عثمانؓ کہنے لگے: مجھے زیادہ پیسے لگ چکے ہیں' بولی اور بڑھاؤ!

وہ کہنے لگے: ہم پندرہ روپے میں خرید لیں گے۔

آپ نے پھر کہا: نہیں! مجھے زیادہ پیسوں کی آفر ہو چکی ہے۔

انہوں نے کہا: اس سے زیادہ ہم دے نہیں سکتے۔

تاجروں نے پوچھا' مدینے کے تمام تاجر تو ہم ہی ہیں جو سارے یہاں موجود ہیں' پھر ہم سے زیادہ بولی کس نے لگائی ہے؟ آپؓ نے کہا:

تم سے پہلے' اللہ تعالیٰ نے بولی لگا دی ہے۔ تم میری دس روپے کی چیز پندرہ میں خریدنا چاہتے ہو' اللہ تعالیٰ میری ایک روپے کی چیز دس روپے میں لیتا ہے۔ مدینے میں اس وقت قحط ہے' میں تم سب کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا یہ سارا قافلہ تجارت' بمعہ اصل سرمائے کے فقیروں کے لئے صدقہ ہے۔

چنانچہ سارا مال فقراء اور غرباء میں تقسیم فرما دیا۔

حضرت عثمانؓ کا جنت میں نکاح:

رات کو عبداللہ ابن عباسؓ نے خواب دیکھا کہ حضور ﷺ سفید گھوڑے پر سوار ہیں' سبز پوشاک پہنی ہوئی ہے' اور تیزی سے گزر رہے۔ انہوں نے گھوڑے کی لگام پکڑ لی اور پوچھا: یارسول اللہ! کہاں تشریف لے جا رہے ہیں؟ آپؐ سے ملنے کو جی چاہ رہا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: میں فارغ نہیں ہوں۔

عرض کیا: یارسول اللہ! کیا وجہ ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: آج صبح عثمانؓ نے جو اللہ کے ہاں صدقہ کیا تھا' وہ قبول ہو گیا ہے' اور اللہ نے جنت کی حور کے ساتھ ان کا نکاح کر دیا ہے۔ آج ان کا ولیمہ ہے۔ تمام انبیاء عثمانؓ کے ولیمے پر جا رہے ہیں۔

رحمٰن کے تاجر:

حضرت طلحہؓ کے بحری جہاز چلتے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا جب انتقال ہوا تو تین ارب دس کروڑ بیس لاکھ دینار کی نقدی چھوڑی تھی۔ ایک دینار ساڑھے چار ماشے سونے کا ہوتا تھا۔ دس ہزار بکریاں، ایک ہزار گھوڑے، ایک ہزار اونٹ اور سونے کی اینٹیں جن کو اولاد میں تقسیم کرنے لگے تو کاٹتے کاٹتے کئی آریاں ٹوٹ گئیں تھیں، زمینوں کی شکل میں جائیداد اس کے علاوہ تھی، اس کا تو حساب ہی نہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ ٹاپ لسٹ کے ان دس صحابہؓ میں سے تھے جن کو عشرہ مبشرہ کا خطاب ملا۔ یعنی دنیا میں ہی جنتی ہونے کی بشارت۔ یہی عبدالرحمٰنؓ ہیں جنہیں رحمٰن کے تاجر کا خطاب عطا ہوا۔

اللہ سے تجارت کا بدلہ:

اللہ تعالیٰ کے ساتھ تجارت کرتے ہوئے ہمیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانا ہے، پھر اس کے دین کو آگے دنیا میں پھیلانا ہے۔ اس کے بدلے میں ہمیں کیا ملے گا: ذالکم خیرلکم ان کنتم تعلمون......

چونکہ غیب کا سودا ہے، نہ ڈیلنگ کرنے والا نظر آرہا ہے، نہ نفع سامنے ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے تسلی دی کہ گھبرانا نہیں، بڑے نفعے کا سودا ہے:

یغفرلکم ذنوبکم...... تمہارے سارے گناہ معاف کردوں گا۔

ویدخلکم جنت تجری من تحتها الانهٰر ومسکن طیبة فی جنت عدن۔

اصلی گھر:

انسان جب کچھ پیسے کما لیتا ہے تو پھر گھر کی سوچتا ہے کہ عالی شان گھر بناؤں۔ گھر بنانے کے لئے دو چیزوں کا بنیادی خیال رکھتا ہے، ایک تو جگہ خوبصورت ہو، دوسرا نقشہ اچھا ہو۔ چنانچہ اللہ نے ہمارے اس سودے میں ہمارے گھر کے لئے جو جگہ

منتخب کی ہے وہ جنت ہے' جب کہ نقشہ بھی خود اللہ تعالیٰ نے ہی بنایا ہے۔ خود سوچیے کہ ہمارے سامنے تو مخلوق کے بنائے ہوئے نقشے ہیں' جو نقشہ خود خالق کائنات بنائے گا' وہ کیسا عالی شان ہوگا۔

مسکن طیبة فی جنت عدن...... گھر بھی اعلیٰ اور جگہ بھی اعلیٰ ہے۔

عالی شان گھر:

اللہ نے گھر ایسے بنائے ہیں جن کے نیچے کوئی ستون وغیرہ نہیں' اور اوپر زنجیر بھی کوئی نہیں۔ بادل کی طرح ہوا میں کھڑے ہوئے ہیں۔ ایک شخص نے پوچھا: اس گھر میں داخل کس طرح ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: **اشبه الطیر......** دیکھتے نہیں ہو کہ پرندہ نیچے بیٹھا ہوتا ہے مگر اڑ کر گھونسلے میں پہنچ جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں:

ذالك الفوز العظیم...... یہی اصل کامیابی ہے۔

یعنی گناہوں کا معاف ہو جانا' اللہ تعالیٰ کا راضی ہو جانا' اور جنت میں پہنچ جانا ہی اصل کامیابی ہے۔ مزید فرمایا:

واخریٰ تحبونها...... ایک بات اور ہے' جو تمہیں بہت اچھی لگتی ہے۔

نصر من الله وفتح قریب...... کچھ دنیا بھی دے' صرف جنت ہی نہ ہو۔

وبشر المؤمنین...... وہ بھی دے دوں گا۔

دنیا و آخرت کی کامیابی:

تم اپنی جان اور مال اللہ کی راہ میں لگاؤ' اور اسے آگے پھیلاتے رہو' اس پر اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت کی کامیابی عطا فرمائے گا۔ اس کے لئے ارادے فرمائیں' کہ کون اس عظیم کامیابی کو پانے کے لئے تیار ہے؟

یارب لك الحمد کما ینبغی لجلال وجهك وعظیم سلطانك!



Rs. 60/=